ملہمات
سیالوی
و
ل و آثار
حضر
ال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

DATA ENTERED

ملفوظات

بشمول

احوال و آثار

حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی علیہ الرحمۃ

ترتیب و تالیف

سردار علی احمد خاں

ناشرین

انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان

۱۷۔ بی شاہ عالم مارکیٹ' لاہور۔۸

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

تعداد ایک ہزار

طابع : اشرف پرنٹنگ پریس۔ ایبک روڈ۔ لاہور

کتابت : محمد زاہد

جدید سن اشاعت ۱۹۸۵ء

297.692
119050

Marfat.com

فہرست

۱۔ تعارف از حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ
۲۔ حمد باری تعالےٰ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ
۳۔ نعت رسول مقبولؐ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ
۴۔ منقبت حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ از حضرت قطب جمال ہانسویؒ
۵۔ منقبت درشان حضرت قطب جمال ہانسویؒ۔ از آرزو سہارنپوری
۶۔ احوال و آثار حضرت قطب جمال ہانسویؒ ۔ از سردار علی احمد خاں
۷۔ تذکرہ خواجگان سلسلۂ چشتیہ جمالیہ، از سردار علی احمد خاں
۸۔ شہر ہانسی کا تاریخی تذکرہ ، مرتبہ۔ سردار علی احمد خاں
۹۔ منظوم شجرہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ جمالیہ
۱۰۔ شجرہ خاندان حضرت قطب جمال ہانسویؒ
۱۱۔ جمال الدین احمد ہانسویؒ الخطیب مقالہ از پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب
۱۲۔ ملہمات عربی من تصنیف حضرت قطب جمال ہانسویؒ معہ فارسی و اردو تراجم
۱۳۔ انگریزی ترجمہ ملہمات ۔ از سردار علی احمد خاں

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے دور کی نسبتِ غلامی اس دنیا کی سرورلیوں پر غایت درجہ فضلیت رکھتی ہے اوران سے اقرب نسبت رکھنے والوں پر لاتعداد تاج شاہی ان کے قدموں کی خاک پینے کے آرزومند رہے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ ان کے در کی حاضری کو فخر و مباہات قرار دیتے رہے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا سب سے بڑا کمال، سب سے بڑی عظمت اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ شیخِ بحر و بر حضرت گنج شکرؒ کے محبوب اور اجل خلفائے کرام میں سے ہیں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی دہلویؒ سے سلسلہ نظامیہ، حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ سے سلسلہ صابریہ اور حضرت شیخ قطب جمال ہانسویؒ سے سلسلہ جمالیہ جاری ہوا۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ) ان سلاسل روحانی کے بزرگوں سے کروڑوں طالبانِ حق فیضیاب ہو کر مدارج علیا پر فائز ہوئے اور ہنوز سلسلۂ فیض جاری و ساری ہے حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ حضرت خواجہ گنج شکرؒ کا جمال ہیں

Marfat.com

اس جمال گنج شکر نے جہاں اپنی روحانی توجہات سے لاتعداد تشنگانِ علوم معرفت کی تشنگی کو دور کیا اور ہزاروں کو منزلِ مقصود پر پہنچایا وہاں بعد میں آنے والے صوفیا صافیہ کی رہنمائی کے لئے "ملہمات" کے نام سے عربی میں ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ یہ رسالہ فیض قبالہ نقل در نقل ہو اہل دل حضرات کے کتب خانوں کی زینت بنتا رہا۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۸۹۰ء میں فارسی اور اردو ترجمہ کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہوا تھا جو قلیل عرصہ میں "النادر کالمعدوم" کے مصداق ہو گیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد بیرسٹر عبدالشکور السلام صاحب (اولاد حضرت خواجہ قطب جمال) کی کاوش سے رسالہ ملہمات دوسری بار منظرعام پر آیا اور اب تیسری بار دودمانِ جمالیہ کے معارف پرور اور علم نواز فرد جناب جسٹس عبدالشکور السلام اور ہمارے فاضل محترم سردار علی احمد خان کی مساعی سے بمعہ انگریزی ترجمہ اور حالاتِ بابرکات حضرت قطب جمال اور تذکرہ خلفاء آں حضرت اور دیگر کئی اضافوں کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

انگلش ترجمہ اور حالات حضرت مصنف علیہ الرحمۃ جناب فاضل محترم سردار علی احمد خان کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ سردار صاحب مدظلہ مختلف زبانوں کے ماہر ہیں اور ان کی انگریزی کو تو حلقۂ ادبا میں بہت زیادہ سراہا جاتا ہے جناب سردار صاحب کا علمی اور ادبی ذوق نہایت شستہ ہے موصوف انگریزی اور اردو زبانوں میں کتابیں تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ اور معلومات

Marfat.com

افزا مضامین و مقالات بھی لکھتے رہتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک ان کی زندگی کا حسین ترین پہلو یہ ہے کہ وہ شیخ الاولیا حضور داتا گنج بخش رضؓ کے عاشق صادق ہیں۔ روزانہ کی حاضری ان کا معمول ہے۔ آپ تمام سلاسل کے صوفیہ کرام کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کے مزارات سے کسب فیض ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ سردار علی احمد خان کے علمی کارناموں کا تعارف اسی مختصر تحریر کے ذریعہ نہیں کرایا جاسکتا۔ ان کی چند ایک تصانیف کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ سفر نامہ حج (اردو) ۲۔ دی نقشبندیز (انگریزی) ۳۔ شہزادی جہاں آرا بیگم کے رسالہ "صاحبیہ" کا انگریزی ترجمہ بمعہ حالات زندگی۔ ۴۔ حضرت برہان الدین غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کا انگریزی ترجمہ ۵۔ نغمۂ بلبل (سروجنی نائیڈو کی نظموں کا منظوم اردو ترجمہ) ۶۔ برصغیر کے دلستان مصوری (اردو)

سردار صاحب کا شعری ذوق بھی بڑا بلند ہے آپ اردو، انگریزی اور فارسی میں لکھتے ہیں۔ ان کے کلام کا غالب نعت و منقبت پر مشتمل ہے۔

"ملہمات" کا پیش نظر ایڈیشن انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان لاہور کی طرف سے طبع و شائع ہوا ہے۔ انجمن کے جملہ اراکین ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب جسٹس عبدالشکور السلام نے کتاب کا پیش لفظ تحریر کرکے حق فرزندی ادا کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الخیر

خاک راہِ دردمنداں

۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ (حکیم) محمد موسیٰ عفی عنہ ـــــــ لاہور

Marfat.com

حمد باری تعالے

حمدے کہ ہمچو بحرِ کرم بے کراں بود | حمدے کہ شکر نعمت ہر دو جہاں بود
حمدے کہ چوں ز حیطۂ جاں سر بروں کشد | ہر تار موے بر تن ازاں صد زباں بود
حمدے کہ چوں زباں دہدش نور را بیاں | تحسین قدسیاں ہمہ نعم البیاں بود
بادا نثار یار کہ قدوس و کبریا | کاں مقصد مجاہدۂ قدسیاں بود
واں را کہ دیدہ بر تو بود ز آتش دروں | چوں ابر بر بساطِ جہاں درفشاں بود
در محنت فراق چو دل می رود ز دست | در لذت وصال بہ بیں تا چہ ساں بود
ہر مرہمے ز غیر تو دل را جراحت است | زخمے کہ از تو میرسد آرام جاں بود

ترا باشد سزا عز و خدائی | تو داری ملک ملک و بادشاہی
دہندہ برگ گل از باد و خاکے | پلنگ اندر نہندہ تارھائی
توئی فرد قدیم و حی و قیوم | توئی بے شبہ و بے چون و چرائی
نہ جنبان و نہ ساکن بر زمینے | نہ او رنگ و معلق در ہوائی
مقدس از زن و فرزند نسلے | منزہ از خور و خواب و زجائی
منم امیدوار و صلت تو | مبادا کز توم باشد جدائی
برائے لقمۂ جاں بادشاہا | بکوبیت می کنم دائم گدائی

مکن بیگانہ احمدؐ را چو ہم تو،
بخود دادی مرا اورا آشنائی

Marfat.com

نعت

وائے سیّد نیکو شیم، وائے خواجۂ عالی ہمم
وائے پیشوائے محتشم وائے مقتدائے محترم

اسم شریفت مصطفیٰ ذات لطیف مجتبیٰ
قول غریبت مرتضیٰ کفِ عطا یابش نعم

در لفظِ تو ذوق شکر از نورِ تو یک ذرّہ خور
بارائے تو روئے قمر ہمچو غبارے در ظلم

مصباح علم افروختی، عود رسالت سوختی
احکامِ شرع آموختی آنرا کہ از دیں زد رقم

عالم کہ از تو پر نور شد کفر و ضلالت دور شد
شہرے ہدیٰ محمود شد در وے چو بنہادے قدم

در ہر دو عالم سروری مر مہترے را درخوری
بر ذاتِ تو پیغامبری شد ختم با خیر الامم

احمد کہ ہست آں امّتت رمزے بگفت از تربیت
تا در حشر از مدحتت گوید نیاید ہیچ کم

فردا شفاعت کن ورا در حضرتِ پاکِ خدا
تا گردد از آتش رہا گو ہست ترساں دردم

نعت

بذکرِ خواجہ عالم زباں بیارائیم

دہان بستہ بمدحِ رسول بکشائیم

نوائے عزّ و جل چوں ستودہ سیّد را

مرا چہ زہرہ و یارائے آنکہ بستائیم

Marfat.com

در مدح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رح

زہے نفظِ دہان بو حنیفہ رح | چنیں شیریں بیان بو حنیفہ رح
مبین گشت علمِ فقہ و شائع | زِ الفاظِ دہانِ بو حنیفہ رح
کشادہ گشت قفل باب فتویٰ | زمفتاح بنانِ بو حنیفہ رح
عروس شرع زیور کرد ازاں زر | کہ حاصل شد ز کانِ بو حنیفہ رح
ندیدہ دیدۂ کس در فقاہت | دریں عالم بسانِ بو حنیفہ رح
دریدہ سینۂ جہل از درا بیت | سر نوکِ سنانِ بو حنیفہ رح
عقاب مبتدع بودہ لکد کوب | ز بازِ آشیانِ بو حنیفہ رح
بتقویٰ و دیانت بودہ برتر | ز ہفت اختر مکانِ بو حنیفہ رح
زجوئے بردباری گشتہ سیراب | نہالِ بوستان بو حنیفہ رح
بفضل و علم و حلم و زہد و تقویٰ | ہمہ دادہ نشان بو حنیفہ رح
بحق جوئی و دیں داری رسیدہ | بمقصد بس روان بو حنیفہ رح
بسے برداشت الوانِ حقائق | ابو یوسف رح زخوان بو حنیفہ رح
زبہر نعمتِ علمی بسے شد | محمد رح میہمان بو حنیفہ رح
زفر رح گنج معانی کرد حاصل | طبع دُر فشانِ بو حنیفہ رح
کجا مردے بہ صف علم آں گو | بکف گیرد کمانِ بو حنیفہ رح

Marfat.com

کرا باشد بسیار فضل و دانش
که گردد میزبان بوحنیفہؒ

کہ تا امروز بر خوانِ تعلّم
ہمی یابند نانِ بوحنیفہؒ

مسائل کے شدی حل گر مفسّر
نکردے ترجمانِ بوحنیفہؒ

سزد گر عاقلاں بر جاں نگارند
رموزاتِ بیانِ بوحنیفہؒ

مرا فخر است بر اہل زمانہ
کہ گشتم مدح خوانِ بوحنیفہؒ

خداوند از احمدؒ شادگرداں
بفضل خود روانِ بوحنیفہؒ

قرین رحمت و رضوانِ خود دار
بجاہ و ساکنِ جانِ بوحنیفہؒ

منقبت
حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ

اے جمالِ ہانسوی اے جانِ جانانِ فرید
زینت و آرائشِ بزمِ درخشانِ فرید

بادشاہِ ملکِ عرفان و معراج الاولیاءؒ
پیکرِ نورِ خفا، حق مظہر ذاتِ خدا

قدرت آئینہ ہے تیرا فطرت اک شانہ ترا
مضمر اک لفظ محبت میں ہے افسانہ ترا

تیری آنکھیں ایک مرکز کثرتِ انوار کا
تیرا دل ہے اک خزینہ وحدت الاسرار کا

تیری ہنسی میں ہیں انوارِ ازل جلوہ فگن
خواجہ ہند الولی کی زلف ہے سایہ فگن

کون ہے وہ جو فیض باطنی پاتا نہیں
تیری چوکھٹ سے تہی دامن کوئی آتا نہیں

طلعت بابا فریدالدینؒ ہے طلعت تری
ہے میرے فہم تصور سے کہیں رفعت تری

Marfat.com

حضرت قطب

جمال الدین احمد ہانسوی

کریم و عالی صفت حضرت جمال الدینؒ

عطا بہ ملتِ بیضا چو آیتِ یزداں

نام و نسب آپ کا اسم گرامی احمد اور لقب جمال الدین تھا۔ آپ ۵۸۳ھ میں غزنی شہر (افغانستان) میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین عرف شیخ محمد تھے جو دینی علوم کے علاوہ فن سپہ گری میں بھی مہارت نامہ رکھتے تھے۔ جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ہندوستان پر دوسرا حملہ کیا تو قاضی حمید الدین اس لشکر میں ایک پلٹن کے سالار تھے اور حضرت قطب جمال کے حقیقی ماموں سید نعمت اللہ شاہ ولیؒ بھی لشکر مجاہدین میں شامل تھے۔ انہیں شہادت نصیب ہوئی اور ہانسی کے قلعہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اب تک موجود ہے۔ ہانسی کی فتح کے بعد حضرت حمید الدین قاضیٔ شہر مقرر ہوئے۔ اور آپ نے یہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ حضرت قطب جمال پانچ برس کے تھے۔ کہ اپنی والدہ ماجدہ اور دیگر اہل خاندان کے

Marfat.com

ساتھ مستقل اقامت کیلئے ہانسی وارد ہوئے ۔

حضرت قطب جمال الدین ہانسوی کا شجرہ نسب یوں ہے:
حضرت جمال الدین احمد بن قاضی حمید الدین بن حضرت سلطان محمود عرف شیخ منظفر بن شیخ سلطان ابراہیم بن سلطان ابوبکر بن حضرت سلطان عبداللہ بن حضرت سلطان عبدالرشید بن حضرت سلطان عبدالصمد بن حضرت سلطان عبدالسلام عرف امام حماد بن حضرت ابوحنیفہ نعمان المشہور امام اعظم بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بن بہرام بن شاہ پور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن اردشیر بن بابک بن ساسان بن بہمن بن بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بن لہراسپ بن بہمن بن کیقباد بن داراب بن طہماسپ بن نمیرد بن کیخسرو بن سیاؤش بن رستم بن دستان بن سام بن نریمان بن عام بن علوان بن عجلاق بن عاد بن عوض بن آرام بن حضرت نوح نبی اللہ علیہ السلام
(بحوالہ دیوان خلیل)

حضرت جمال الدین احمد قطب ہانسوی کا حسباً سلسلہ (نانہالی) حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلی کے علاوہ حضرت سید جلال الدین جہانیاں جہانگشت بخاری اوچی سے بھی ملتا ہے اور ناتہالی سلسلہ کی ایک لڑی حضرت بابا فریدالدین گنج شکر فاروقی اجودھنی سے بھی جاملتی ہے ۔ حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی کے نانا حضرت مخدوم سید احمد گیسو دراز غزنوی تھے

جو ایک خدا رسیدہ بزرگ اور درویش کامل تھے ۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ موصوف کی دو بیٹیاں تھیں ان میں سے ایک بی بی حافظہ جمال صاحبہ تھیں جن کے بطن نوری سے حضرت شیخ شرف الدین عرف بو علی شاہ قلندرؒ پانی پتی پیدا ہوئے تھے دوسری صاحبزادی سائرہ بی بی نامی تھیں ۔ جو حضرت قطب جمال کی والدہ تھیں ۔

بچپن اور جوانی

حضرت جمال الدین احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی بچپن سے ہی بڑے ذہین و فطین تھے آپ کے والد بزرگوار آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے تھے ۔ علوم مروجہ (یعنی تفسیر قرآن مجید، احادیث، فقہ، تاریخ، صرف و نحو اور طب) میں سند فضیلت حاصل کی ۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے ۔ فقہ آپ کا خصوصی مضمون تھا ۔ آپ فن تقریر میں ید طولیٰ رکھتے تھے ۔ مبدأ فیض نے آپ کو شاعری کا بھی ملکہ عطا کیا تھا ۔ آپ صاحب دیوان شاعر تھے ۔ اور خطیب تخلص کرتے تھے ۔ حضرت جمال شریعت کے بڑے پابند اور خلق محمدی کا نمونہ تھے ۔ نوجوانی میں بھی بڑے پارسا اور پرہیزگار رہے ۔ چھوٹی سے چھوٹی سنت کی ادائیگی کا بھی بڑا خیال رکھتے تھے ۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین ابھی حیات تھے کہ آپ شہر ہانسی کے خطیب مقرر ہوئے ۔ اسی نسبت سے آپ مولانا جمال الدین خطیب کے نام سے مشہور ہو گئے ۔ بڑے بڑے علماء

Marfat.com

آپ کی فضیلت علمی کے معترف تھے ۔ حکومت وقت کی جانب سے جو قاضی علاقہ جات ہریانہ میں مقرر ہوتے تھے وہ آپ کی ہی منظوری سے ہوتے تھے ۔

بیعت و خلافت حضرت قطب جمال کی عمر پچاس برس تھی کہ آپ حضرت شیخ الاسلام بابا فریدالدین مسعود چشتی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی ۔ بابا صاحب سے آپ کی بیعت ہانسی میں ہی ہوئی حضرت بابا فریدالدین گنج شکر بوجہ محبت حضرت قطب جمال ہانسی میں ہی فروکش رہے ۔

رواق منظر چشم من آشیانہ تست　　کرم نماد فرود آکہ خانہ خانہ تست

حضرت بابا فریدالدین ہانسی میں مقیم تھے کہ آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت قطب الدین بختیار کاکی دہلوی کی وفات کی خبر آئی چنانچہ آپ نے دہلی کا سفر اختیار کیا وہاں پہنچے تو حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سے ملاقات ہوئی ۔ انہوں نے حسب ارشاد قطب اقطاب آپ کو ان کی نعلین، عصا اور خرقہ سپرد کئے بابا صاحب نے خرقہ زیب تن کیا اور تین چار روز آستانۂ قطب صاحب پر قیام کرنے کے بعد عازم سفر ہوئے ۔ آپ کے پیر بھائیوں اور مریدان قطب الاقطاب نے عرض کیا کہ چونکہ آپ کو قطب صاحب نے اپنا جانشین مقرر فرمایا ہے ۔ اس لئے اب آپ کا قیام دہلی میں ہی ہونا چاہیئے ۔ لیکن آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہمیں جو نعمت پیر نے عطا کی ہے ۔ وہ ہانسی اور اس کے جنگل میں ہے

Marfat.com

چنانچہ حضرت بابا فریدؒ ہانسی پہنچے اور حضرت قطب جمال کو خلافت عنایت کی۔ نیز حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے تبرکات یعنی خرقہ، عصا، نعلین اور قلمی کتب عوارف المعارف مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عطا فرمائے۔ حضرت بابا فریدؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ "جمال جمالِ ماست" اور کبھی ارشاد ہوتا کہ "جمال می خواہم کہ گرد سر تو بگردم" اور کبھی یوں ارشاد فرماتے کہ "از خود برنجم لیکن از جمال نرنجم" (یعنی خود سے رنجیدہ ہو جاتا ہوں لیکن جمالؒ سے کبھی نہیں) حضرت قطب جمال کو بھی اپنے مرشد سے کمال الفت تھی۔ ان کی منقبت میں بہت سے اشعار لکھے ہیں ہم یہاں تبرکاً چند ابیات نقل کرتے ہیں۔

دارد و بد ہر نفس و دل، پاک پیرؒ من
کامروز ہست قدوہ سلاک پیر من

شاید وضو ز کوثر و باشد سزا کہ تا
سازد ز شاخ طوبیٰ مسواک پیرؒ من

ملک جہان نخواہد در ہمت بلند
زر را طلا شمارد چوں خاکِ پیر من

خاشاک و خس نمود متاع و قماش دہر
بگذاشت ایں ہمہ خس و خاشاک پیر من

در صدر قرب چوں بخداوند انس یافت
شاداں بود ہمیشہ نہ غمناک پیر من

ہر سر بپائے پیر معلاّ کجا رسد

Marfat.com

چوں پا نہاد بر سرِ افلاک پیرِ من
پیرم فرید دین من احمد مریدِ او
زاں میدہد بدستم فتراک پیرِ من

آنکہ بگرفت راہ پیر جمال
بار دادش اِلٰہ پیر جمال
کرد روشن شب مریداں را
طلعت ہمچو ماہ پیر جمال
چوں جنیدے کجا کہ تا گردد
محرم پیش گاہ پیر جمال
در صف اولیاء بود شایاں
از ملائک سپاہ پیر جمال
شاید او جبرئیل برخواند
قصۂ قدر و جاہ پیر جمال
ساحتِ حضرت خدا باشد
در خورِ خانقاہِ پیر جمال

والا فرید ملت و دیں آنکہ نزد او
خُرد و بزرگ از رہِ توقیر میرود
کز صد یکے نگفتم از آفرین او ہمیں
در بیان مدحش تقصیر میرود

Marfat.com

شیخ عالم فرید ملت و دیں
آنکہ از و زندہ گشت نام شیوخ

اپنی والہانہ خدمت وخلوص اور ارادت کی بدولت حضرت جمال الدین بابا صاحبؒ کے منظور نظر بن گئے۔ پاک پتن پہنچ کر انہوں نے کافی عرصہ اپنے مرشد کی خدمت میں گزارا۔ یہاں آپ کے سپرد لنگر فریدی کے لئے جنگل سے ڈیلہ (ایک قسم کا جنگلی پھل) لانے کی ڈیوٹی لگی۔ آپ یہ کام نہایت مستعدی سے سرانجام دیتے رہے۔

درویشانہ زندگی

حضرت قطب جمال نے جب بابا فرید صاحب کی صحبت اختیار کی تو سرکاری عہدۂ قضا وخطابت سے استعفٰی دے دیا۔ حکومت وقت نے مدد معاش کے لئے جو اس عہدہ ومنصب کے ضمن میں دیہات اور معافی اراضیات دے رکھی تھیں۔ وہ قطب صاحب نے واپس کر دیں۔ متقدمین پیرانِ سلسلہ کے طریق پر آپ تمام عمر بادشاہ یا امراء کے در پر نہیں گئے۔

پشت پا زن تخت کیکاؤس را سر بدہ از کف مدہ ناموس را

حضرت قطب جمال نے تمام عمر امیرانہ لباس زیب تن نہیں کیا۔ آپ کی خوراک سادہ ہوتی تھی اور مقدار بہت کم۔ آپ ہمیشہ کم گفتن، کم خفتن کم خوردن پر عامل رہے۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا

Marfat.com

سفر میں گھوڑے کی سواری کے علاوہ پیدل بھی چلتے تھے
قطب صاحب نے سات مرتبہ پاک پتن جاکر اپنے پیر و مرشد حضرت
بابا صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ ؎

برائے دیدنِ روئے چو ماہست
ہمیشہ جان و دل سوئے کشانت

اپنے دیوان میں ایک جگہ لکھتے ہیں :-

برد در خدمت شیخ المشائخ　　فرید الحق والدین بارادت
چو احمدؒ شد مریدِ او، ولیکن　　نگہ میدار آدابِ عبادت

اتباع سنت کی تلقین فرماتے اور خود چھوٹی چھوٹی چیزوں میں
بھی اس کی پیروی کرتے تھے۔
حضرت قطب جمال عالم باعمل تھے۔ اور صوفی باصفا اور عاشق
رسول مقبولؐ تھے ؎

دارم ہمہ جا با ہمہ در ہمہ حال
در دل ز تو آرزو و در دیدہ خیال

دنیاوی شان و شوکت اور سرکاری مرتبہ و منصب ترک کرکے
آپ نے درویشی اختیار کی اور یہ غریبی آپ کے لئے باعثِ فخر تھی ؎

نزدیک جہانیاں گدائیم
در عالم فقر بادشاہیم

حضرت قطب جمالؒ کسی سے کچھ طلب نہ کرتے تھے۔ تحائف

Marfat.com

قبول کرنے میں بھی آپ کو تامّل رہتا۔ خانقاہ اور گھر بار کے خرچ میں تنگی رہتی تھی لیکن آپ نہایت حوصلہ مندی سے اور صبر سے گذر اوقات کئے جاتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ دہلوی سے روایت ہے کہ وہ پاک پتن جاتے ہوئے ہانسی پہنچے اور شیخ جمال الدین قطبؒ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ مرشد بابا فریدؒ سے عرض کر دینا کہ میرے خرچ میں تنگی رہتی ہے۔ فراخی کے لئے دعا فرمائیں۔ بابا صاحبؒ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ قطب جمالؒ کو واضح کر دیجئے کہ جب کسی کو کہیں کی ولایت دی جاتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے (چوں ولایت بر کسے دادہ شود اورا واجب است کہ استمالت آن ولایت بکند)

قطب صاحبؒ کی عظمت بزرگی

حضرت نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ قطب جمال کی قدر افزائی بابا صاحبؒ یہاں تک کرتے تھے کہ جب مجھے خلافت نامہ عطا ہوا تو مرشد نے ارشاد کیا کہ یہ خلافت نامہ مولانا جمال الدین کو دکھا دینا۔ چنانچہ ہانسی پہنچ کر میں نے اپنا وہ خلافت نامہ برائے ملاحظہ پیش کیا تو آپ خوش ہوئے اور شفقت سے میری (مزید روحانی) تربیت فرمائی اور یہ شعر پڑھا ؎

خدائے جہاں را ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردم بگوہر شناس

Marfat.com

ایک اور واقعہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے یوں بیان کیا ہے کہ بابا صاحبؒ نے ایک آدمی کو خلافت نامہ دے کر قطب صاحب کے پاس ہانسی بھیجا۔ لیکن قطب صاحب نے اس شخص سے فرمایا کہ میاں تم خلافت کے لائق نہیں ہو۔ چنانچہ دستاویز خلافت نامہ چاک کر دی گئی۔ وہ شخص پاک پتن واپس لوٹ گیا۔ اور اس امر کی شکایت بابا صاحب سے کی۔ ان کا جواب یہ تھا کہ "دریدۂ جمال را فرید نتواں دوخت"۔ کتاب نوادر السفر" میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ مندرج ہے۔ لیکن اس میں عبارت یوں لکھی ہے:۔

"از ہر کہ جمال جامۂ خلافت بستاند، فرید اورا باز داد ن نتواند"۔ سبع سنابل میں یہی واقعہ درج ہے۔

صاحبِ طبقاتِ حسامی نے تحریر کیا ہے کہ بابا فریدؒ جس کو خلیفہ نامزد کرتے اسی کو قطب جمال کے پاس بھیجتے تھے۔ قطب صاحب اس کی تربیت فرماتے۔ اگر لائق خلافت سمجھتے تو خلافت منظور فرماتے ورنہ خلافت نامہ چاک کر دیتے۔ وہ اگر بابا صاحبؒ سے شکایت کرتا تو جواب ملتا کہ "دریدۂ جمال را فرید نتواند دوخت"

نقل ہے کہ ایک بار حضرت بہاؤالدین ذکریا سہروردی ملتانی نے حضرت بابا صاحبؒ کو لکھا کہ میرے سارے مرید اور خلفاء کے بدلے آپ احمد جمال کو ہمیں دے دیجئے اور شرطِ محبت یہ ہے کہ اس سودے کو آپ درہم برہم نہ کریں۔ بابا صاحب نے جواب دیا کہ "جمال میرا جمال ہے سودا مال میں ہوتا ہے نہ کہ جمال میں۔"

تذکارِ قطب حضرت محبوبؒ الٰہی کی زبانی

مولانا شمس الدین دبیرؒ ۔ قطب جمال احمد ہانسویؒ اور نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ، حضرت باباصاحبؒ کے آستانہ پر چند دن قیام کرنے کے بعد رخصت لینے گئے۔ قاعدہ یہ تھا کہ قافلہ میں جو بزرگ ہوتا تھا اس کو مرشد رخصت کے وقت مناسب نصیحت فرماتے۔ اس موقعہ پر باباصاحب نے قطب صاحب کو نصیحت فرمائی کہ نظام الدین کی خبر گیری کرنا۔ قطب جمال نے بڑی خبر گیری فرمائی۔ جب قصبہ اگروہہ وارد ہوئے تو وہاں کا حاکم حضرت قطب جمال کا دوست تھا وہ اپنے مکان پر لے گیا۔ اور نہایت پرتکلف دعوت کی۔ قطب صاحب نے روانگی کے لئے اجازت چاہی تو اس نے عرض کیا کہ یہاں لوگ قحط میں مبتلا ہیں۔ جب تک بارش نہ ہو آپ یہیں تشریف رکھیں۔ قطب صاحب خاموش ہو رہے۔ صبح نہ ہونے پائی تھی کہ خوب زور سے بارش ہونے لگی صبح کو حاکم اگروہہ نے سواری کے لئے گھوڑے پیش کئے اور ہم وہاں سے روانہ ہو گئے

حضرت محبوب الٰہی ایک بار ہانسی گئے تو سردی کا موسم تھا۔ شیخ جمال الدین احمدؒ نے یہ شعر پڑھا ؎

باروغن گاؤ اندریں روز خنک
نیکو باشد ہریسہ و نانِ تنک

محبوب الٰہی نے کہا کہ ذِکرُ الغَائِبِ غِیبَۃٌ (غائب کا ذکر غیبت ہوتی ہے) قطب صاحب نے تبسم کیا اور کہا کہ موجود کر لیا ہے

Marfat.com

میں (نظام الدین) جب خلیفہ نامزد ہونے کے بعد قطب صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے تعظیم نہ دی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ پہلے تو ہمیں تعظیم دیتے تھے اب کیوں نہ دی۔ وہ خود گویا ہوئے کہ اے نظام الدین تعظیم نہ دینے کا سبب یہ ہے کہ اب ہیں اور تم ایک ہو گئے کیا کوئی اپنے کو تعظیم دیتا ہے۔

جب میں (نظام الدین) اپنا خلافت نامہ لے کر قطب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی نذر کے لئے جنگل سے کچھ خشک لکڑیاں اور مٹی کے چند ڈھیلے اپنے رخساروں سے صاف کر کے لے گیا۔ اس پر خلوص نذر پر حضرتؒ قطب صاحب بے حد مسرور ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے غسل میت کا پانی ان لکڑیوں سے گرم کیا جائے۔ اور یہ ڈھیلے ہماری قبر میں ساتھ رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

میں نے وصال کے بعد شیخ جمال الدین احمدؒ کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ نماز مغرب کی سنتوں کے ساتھ صلوٰۃ الروح اور فرضوں کے متصل آیت الکرسی پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اسی عمل کے سبب بخش دیا۔

سیر الاقطاب کی ایک روایت

حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ نے مخدوم بابا فرید الدین گنج شکرؒ اجودھنی سے کئی مرتبہ شیخ جمال الدین احمد ہانسویؒ کو مانگا لیکن بابا صاحب ہر بار یہی

119050

جواب دیتے کہ "جمال الدین جمال ما است و کسے شخص جمال خویش را بہ دیگرے نمی دہد" آخر خواجہ بہاؤالدین زکریا نے اپنے جذب باطنی سے شیخ جمال الدین کو اپنی طرف کھینچا۔ شیخ جمال کے دل میں اضطراب پیدا ہوگیا اور انہوں نے بابا صاحب سے خواجہ زکریا ملتانیؒ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ مرشد گرامی کو ان کا یہ اصرار ناگوار گزرا اور ایک روز حالتِ جلال میں شیخ جمال الدین ہانسویؒ سے فرمایا: "برو در روئے خود سیاہ کن" یہ الفاظ نکلتے ہی شیخ جمال الدین کا جمال صورت متغیر ہوگیا۔ اور کمالات باطنی سلب ہوگئے۔ وہ خانقاہ فریدی سے نکل کر دیوانہ وار دشت نوردی کرنے لگے۔ کہ بابا صاحب کی ناخوشی ان کے لئے سوہانِ روح بن گئی تھی۔ ہر وقت آہ وزاری کرتے اور مرشد گرامی کو یاد کرتے اکثر حالتِ جذبِ جنوں میں اپنا لباس پھاڑ ڈالتے اور کبھی سر پر خاک ڈالتے۔ اسی حالت میں ایک سال گزر گیا۔ بابا فریدؒ کا عقیدت مند ایک سوداگر مسمی شیخ عالم اس جنگل سے اپنے قافلہ کے ساتھ گزرا جہاں شیخ جمال الدین پریشان پھر رہے تھے۔ اس نے آپ کو پہچان لیا اور آپ کے حال پر نہایت تعجب اور افسوس کا اظہار کیا۔ شیخ جمال نے "ہائے فرید" کا نعرہ مارا اور بے ہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے تو سوداگر سے التجا کی کہ سرکارِ فرید میں میری طرف سے یہ عرض کر دینا۔ ؎

حضرت گنج شکر قطبِ زماں قطبِ زمیں ۔۔۔ چشمِ رحمت بکشا جانب درویش بہ بیں

Marfat.com

بابا صاحب کو شیخ جمال کی حالت سن کر بہت رحم آیا اور جواباً ایک مرید کے ہاتھ انہیں یہ رباعی لکھ کر بھیجی۔

روگرد جہاں بگرد، وباآ بلہ کن
گرہیچ و منی بابی د مارا گلہ کن

یک صبح باخلاص بیب بُر درما
گر کار تو بر نبارد، آنگاہ گلہ کن

یہ رقعہ پاکر شیخ جمالؒ بے حد خوش ہوئے اسے بار بار چومتے اور آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اسی وقت پاک پتن کے لئے چل کھڑے ہوئے اور مرشد کی خدمت میں آکر خوب روئے۔ بابا صاحبؒ نے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا اور تمام سلب کردہ کمالات واپس عطا کر دیئے۔

(نوٹ:۔ بعض محققین کے نزدیک یہ روایت ثقہ نہیں ہے اور ناقابل تسلیم قرار دی گئی ہے)

بابا صاحب نے شیخ جمال الدین احمد کو قطب کا خطاب دے کر ہانسی روانہ کر دیا۔ جہاں آپ نے بقیہ عمر اصلاحِ خلق میں گزاری۔

دوسری روایت

متذکرہ صدر روایت کے علاوہ ایک اور غیر ثقہ روایت سیر الاقطاب اور خزینۃ الاصفیاء میں درج ہے اور وہ یہ کہ بابا فریدالدینؒ کے بھانجہ مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ جب ہانسی پہنچے اور اپنی سند خلافت تصدیق و توثیق کے لئے شیخ قطب جمال کو

Marfat.com

پیش کی تلاوت کا وقت تھا۔ حجرے کا چراغ ہوا کے ایک تیز جھونکے سے بجھ گیا۔ مخدوم علاؤالدین نے اپنی انگلی کھڑی کی۔ اور وہ چراغ کی طرح روشنی دینے لگی۔ قطب جمال کو ان کا یہ اظہارِ کرامت پسند نہ آیا۔ اور انہوں نے خلافت نامہ چاک کر دیا۔ مخدوم علاؤالدین جلال میں آ گئے کہ آپ نے میری سندِ خلافت چاک کی اور میں نے آپ کا سلسلہ چاک کر دیا۔ مخدوم بلا توقف واپس اجودھن پہنچے اور سب واقعہ بابا صاحب کے گوش گزار کیا۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ " تیر پہلوانانِ دین خطا نمی رود" اور پھر پوچھا تم نے جمال الدین ہانسوی کا سلسلہ کس طرف سے چاک کیا۔ مخدوم علی احمد صابرؒ نے جواب دیا، اوّل سے" بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ بھی اچھا ہوا۔ اللہ تعالےٰ کچھ مدت بعد تمہارے ایک مرید کی دعا سے سلسلۂ جمالیہ درست کر دے گا۔ میں تمہیں نئی سند لکھ دیتا ہوں۔

اقتباس الانوار میں اس روایت کے حوالے سے یہ تحریر ہے کہ سند خلافت چاک کرتے وقت شیخ جمال الدین احمد ہانسویؒ نے یہ الفاظ کہے:۔

" چندیں سرعت چیست صاحب ولایت دہلی را بردباری باید و شما طاقت نشستن یک ساعت ندارید ایں کار چہ طور پیش خواہد رفت "

نئی دہلی میں قطب روڈ کی ایک سائیڈ روڈ " مٹکا پیر مارگ " کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں ایک نئی آبادی تقسیم ہند کے بعد

Marfat.com

تعمیر ہوئی جسے ٹھکا پیرا یکس ٹینشن کہتے ہیں۔ یہاں حضرت شیخ ابوبکر حیدری کا مزار ہے۔ جہاں لوگ منت کے طور پر مٹکے چڑھاتے ہیں
شیخ ابوبکر حیدریؒ سے حضرت قطب جمال ہانسویؒ کے مراسم بے حد دوستانہ تھے دونوں میں بڑی مودت اور پیار تھا۔ قطب صاحب انہیں "باز سفید" کہا کرتے تھے۔ اور جب دہلی جاتے ان سے ضرور ملاقات کیا کرتے تھے۔

ایک بار قطب صاحبؒ عازم دہلی ہوئے۔ دہلی کے مضافاتی گاؤں کنکڑ (جو دریائے جمنا کے کنارے پر واقع ہے) میں قیام کیا۔ مولانا حسام الدین آپ کے استقبال کو آئے بعد سلام علیک آپ نے دریافت فرمایا کہ ہمارے سفید باز کا کیا حال ہے۔ مولانا نے عرض کیا کہ میں آپ کی ملاقات کے لیے آ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ میری طرف سے قطب سے کہہ دینا کہ میں حج کو جاتا ہوں۔ حضرت قطب صاحبؒ نے مولانا حسام الدین سے فرمایا کہ آپ فوراً ان کی خدمت میں چلے جائیں اور بعد از سلام یہ کاغذ جس پر رباعی لکھی ہے انہیں دے دیں۔

بر پائے ترا سرم نثار اولیٰ تر
یک سر چہ بود بلکہ ہزار اولیٰ تر
در غارِ وطن ساز چو بوبکرؓ آنکہ
بوبکرؓ محمدؐ بغار اولیٰ تر

روایت ہے کہ یہ رباعی پڑھ کر شیخ ابوبکر نے اس وقت سفر ملتوی

کردیا اور آپ کی ملاقات کے لئے چلے آئے ؎

دیدار دوستانِ موافق غنیمت است
چوں باقیم حیف بُود گر رہا کنیم

ازواج و اولاد حضرت قطب جمال ہانسویؒ نے دو نکاح کئے پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ تولد ہوا جن کا نام شاہ حامد عرف کمال الدین عرف رضی الدین تھا اور ایک بیٹی بانو نامی تھیں۔ صاحبزادہ شاہ حامد کچھ مجذوب سے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے تھے کہ وہ دیوانۂ معنوی تھے۔ ایک روز جب ان سے پوچھا گیا کہ اَلعِلمُ حجاب الاکبر سے کیا مراد ہے تو فرمانے لگے کہ "علم دونِ حق است وہرچہ دونِ حق است حجابِ اکبر است" اور یہ معانی ایسے ہیں کہ ہم نے ہزار ہوشیاروں سے بھی نہیں سنے۔ قطب صاحب کی دوسری زوجہ حضرت شرف الدین بوعلی قلندرؒ پانی پتی کی ہمشیرہ تھیں جن کے بطن سے حضرت قطب دوم صوفی برہان الدین علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے۔

تصانیف حضرت جمال الدین احمد خطیب قطب ہانسویؒ صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی علمی یادگاروں میں ایک دیوانِ فارسی ہے جو دو جلدوں میں ۱۸۸۹ء میں مطبع چشمۂ فیض دہلی نے حسب الارشاد پیرجی رفیع الدین صاحب بہادر تحصیلدار دہلی نے طبع کیا۔ مطبوعہ دیوان ۹۸ صفحات پر مشتمل ہے

Marfat.com

دیوان کی پہلی جلد میں حمد و نعت اور غزلیات ہیں اور دوسری جلد میں زیادہ تر رباعیات ہیں۔

مؤلف سیر الاولیاء نے لکھا ہے کہ آپ کی نظم دستور عاشقاں ہے۔ قطب صاحب کی عربی زبان میں تصنیف "ملہمات" ہے۔ جو ان الہامات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ کو ہوئے۔

ملہمات۔ پندنامہ فارسی اور نور المواعظ بھی طبع شدہ ہیں لیکن یہ کمیاب ہیں۔

وفات سیر الاولیاء میں حضرت قطب الدین منورؒ سے روایت مندرج ہے کہ جب قطب جمال نے یہ حدیث دیکھی اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنَ النِّیْرَانِ ط (ترجمہ: قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے) تب سے آپ بے قرار اور رنجیدہ رہتے تھے۔ اور ہر وقت عذاب قبر کے خوف سے بے چین رہتے۔

نیم بسمل صبدم و افتادہ دوراز کوئے دوست
می روم افتاں وخیزاں تا ببینم روئے دوست

آپ کا وصال ۱۲ شعبان ۶۵۹ھ بروز پنج شنبہ کو ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ کا مزار ہانسی میں ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے ہر سال آپ کا عرس بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے اور ہزاروں بندگانِ خدا کے لئے منبع فیوض و برکات ہے

Marfat.com

غم زدگان را بطرب دل کشائے
گم شدگان را بکرم رہ نمائے

جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ چند لوگوں نے جب آپ کی قبر پر گنبد تعمیر کرنے کے لئے زمین کھودی تو وہاں سے بہشتی خوشبو کی لپیٹیں آرہی تھیں۔

یہاں ہم تبرکاً حضرت جمال قطب ہانسویؒ کے دیوان سے چند اشعار نقل کرتے ہیں :-

عاشقاں را کہ خستۂ ہجر ند
رویت بے حجاب خواہد بود
بندگاں را زِحضرت مولے
لذتِ اقتراب خواہد بود

چند خواہی ہمیشہ نعمت وجاہ کاندریں خواستن درستی نیست
تندرستی طلب زِحق زیراک ہیچ نعمت ز تندرستی نیست

بے سوں تو ملک بادشاہی چہ کنم
بے وصل تو خسروی و شاہی چکنم
من می خواہم ترا بصد جاں یارب
لیکن تو مرا اگر نخواہی چہ کنم

بوبکرؓ کہ یار غار پیغامبر بود — صدیق لقب لغایتش درخور بود
در دوستئ رسولؐ از صدق بداد — چیزے کہ بدست اوز سیم و زر بود

جبرئیل چو از حضرت ایزد بشنود — بر خواجہؐ چنیں گفت کہ حق میفرمود
ما خوشنودیم اے ابوبکر ز تو — لیکن بر گو کہ تو زما ہستی خشنود

مثل علم بے عمل آنست
چوں درختے کہ بے ثمر باشد

نعمانؒ کہ طریق فقہ بیروں آورد
انصاف بدہ کہ خوب و موزوں آورد
قرآن احادیث چو دو جیحوں یافت
ایں جوئے رواں ازاں دو جیحوں آورد

کل علماء کہ قدوۂ خلقانند — در فقہ ہمہ متابع نعمانند
نعمانؒ ز بیان فقہ خوانے بنہاد — دیگر علماء ریزہ چین از خوان اند

من چشم نہادہ ام بسوئے در تو
یکبار مگر چہرہ نمائی اے دوست

Marfat.com

اصحاب نفوس را حرام است سماع   ارباب قلوب را حلال است سماع
آرندۂ فرحت وسرورست سماع   بخشندۂ روشنی و نورست سماع

از نوحہ نائے نالۂ زار شنو
وز زیر دمبش حدیث اسرار شنو

از نالۂ چنگ و نغمۂ تارش من
بس حمد وثنا زہر تار شنو

در وقت سماع دلکش وروح افزائے   آرندہ وجد، رقت وغم فرمائے
گہ دست ہمی زنم زیاد محبوب   گاہے بامید وصل می کوبم پائے

درویش توام ستادہ ام در کویت   از راہ کرم ببسوئے درویش نگر

درکار من خستہ نظر کن بکرم   کز یک نظرت جملہ برآید کارم

من خستہ جگر یک نظرت میخواہم   وین بخشش تو بیش درت بجوابم

من خاک کف پائے کسے ام کہ ادرا
درحضرت ایزد آبروئے باشد

Marfat.com

من منتظر بار تو ام دستم گیر
من شیفتۂ و وار توام دستم گیر

از غایت اشتیاق اندر شب و روز
خواہندۂ دیدار توام، دستم گیر

از پائے چو در فتادہ ام دستم گیر
دل عشق تیرا بدادہ ام دستم گیر

من سوختۂ فراق بربوئے وصال
سر بر در تو نہادہ ام دستم گیر

دل راز پئے فراق محزوں بینم
شیدا و سراسیمۂ و مجنوں بینم

بر جبیں کہ دادر وشنائی دادہ است
گفتی کہ ز آفتاب تاباں زادہ است

ناہید کزو نور فرو می ریزد
گوئی ز دہان مہ بروں افتادہ است

شب بسوئے چرخ رہے کرد نگاہ
بر روئے سپہر دید رخشاں شدہ ماہ

گوئی کہ میان دشت پیدا گشتہ است
یک چشمۂ آب و گرد او رستہ گیاہ

Marfat.com

خطّاط چو کلک در انامل آرد
وآں کہ خط نغز بر ورق بنگارد
ماند بہ یکے زلف معنبر کہ نگار
بر عارض کافور صنعت بگذارد

گیسوئے عروس شب درآویختہ اند
مہ را بہ شبے او برانگیختہ اند
از بہر لباس ماہ پیرایۂ شب
دیباہ کشیدہ اند و در ریختہ اند

برخیز کہ نوبت سحری بزنند
مرغان سحر نوائے تری بزنند
در کورۂ صبح زرگران گردوں
از بہر عروس روز زری بزنند

شب رفت و ستارہ ریخت اندر غم شب
مہ روئے سیاہ کرد در ماتم شب
افسوں گر صبح دم دم افسوں می خواند
تا مہرہ نہاد از دہن ازقم شب

Marfat.com

از صبح برانگیختہ اند آتش و آب
در شرق مگر ریختہ اند آتش و آب
بر روئے فلک چشمۂ خورشید نگر
گوئی کہ بیامیختہ اند آتش و آب

پر زغم تو است سینہ، این غم کجا گذارم؟
پرنم ز تست دیدہ، این نم کجا گذارم
در عرصۂ قیامت اندر دلِ حزینم
در غمِ تو شادی، این غم کجا گذارم
من خستہ را ہمیشہ اندر امانِ خلوت
اندوہ تست ہمدم، ہمدم کجا گذارم
درہم شدہ است جانم از غایت تحیّہ
پیشِ تو عرضہ کردم، درہم کجا گذارم
دارم بدام ماتم از فوتِ وصل و قربت
تا وصلِ تو نیابم، ماتم کجا گذارم
احمد بکوبیت آرم یک بار اگر بگوئے
مَن چو دور ابکوبیت دم، دم کجا گذارم

نیک باشد گر پذیرد جانِ ما جانانِ ما
خوش بود در خدمتِ جاناں مقامِ جان ما

گر نسیم لطفِ او بر بوستان ما وزد
خار بنود گل بود بر گل بن بستان ما

اندوہش در سینۂ ما ہست مہمان عزیز
کس ندارد در ہمہ آفاق چو مہمانِ ما

ہر دل ہمچوں دلِ ما خستگان بنو داز انکہ
داغ او دارد دل سرگشتۂ حیرانِ ما

دردِ ما چو از حبیب آمد بعین و شین و قاف
ہم از و باشد علاج و مرہم و درمانِ ما

کاروانِ وصل او باید کہ زاں یابد خلاص
از چہِ تاریک ہجراں یوسفِ کنعانِ ما

ماہمی خواہیم از وے نعمتِ قربش ولیک
او چو مستغنی است از مائی کند فرمانِ ما

تا لقائے دل کشائے او نہ بنید ناگہاں
چو نہ وا ماندز گریہ دیدہ گریانِ ما

گوید اندر جمع در ویشاں جمال از راہ شوق
ما بکلّی زانِ او، اوزانِ ما، اوزانِ ما

ہست دلِ حزیں من عشقِ ترا خزانۂ
ناوکِ اندوہ ترا سینۂ من نشانۂ

Marfat.com

مرغِ محبت ترا روحِ من ست آشیان
عقلِ من شکستہ دل مرغِ ترا ست دانہ

عشقِ ترا گزیدہ ام دردِ ترا خریدہ ام
زاں کہ چو تو نیافتم در دو جہاں یگانہ

کوئے تو مستقرِ من در شب و روز و سال و ماہ
نیست مرا چو کوئے تو مسکن و جائے خانہ

نعرہ زنم شوقِ تو نالہ کنم ز بہرِ تو
ذاکرِ نامت از گلو چو برکشد ترانہ

اشک دو دیدہ می چکد بر رُخِ من ز عشقِ تو
نارِ غمت ہمی زند در دلِ من زبانہ

تازہ شود حیاتِ من گر بتو بنگرم دمے
ہمچو حیاتِ تشنہ ز آب خوش شبانہ

از روئے تو در دلم ماند گذشت عمرِ من
دید کسے بسانِ من سوختہ در زمانہ

وصلِ تو چوں نیافتم از غمِ ہجر ہم کنوں
زار بمیرم و شوم من بجہاں فسانہ

بحکمِ صانع بیچوں خزاں رفت و بہار آمد
کدورت گشت ناپیدا طراوت در دیار آمد

اگر آید نگارِ من، منِ دل خستہ ہم گویم
نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد

Marfat.com

گلِ صد برگ چوں چہرہ نمود از پردۂ غنچہ
بہ باغ اندر سرایندہ، ہزار آمد، ہزار آمد

خمار از فرقِ گل ناگہ صبا بر بودہ در خندہ
بہ پیشِ بلبلِ عاشق ازاں گل نے خمار آمد

مگر آں ساغرِ لالہ مئے دادند نرگس را
دگر نہ از کجا نرگس تو با مستاں خمار آمد

ہمیشہ سوگوارم من، کہ دورم از حبیبِ خود
بنفشہ نیز ہمچو من بہ بستاں سوگوار آمد

چو مقری ہر زماں قمری میانِ سبزہ می نالد
بسانِ نالۂ عاشق نوا لیش زیر و زار آمد

ز دردِ فرقتِ دل بَر دلِ احمد دریں موسم
فگار آمد، فگار آمد، فگار آمد، فگار آمد

زیرک ولے کہ نامِ تو بر لوحِ جاں نوشت
ایامِ خود مبارک می جست زاں نوشت

چوں عین و غین راہ غمت دل نگار کرد
ایں ہر دو حرف بر ورقِ سر بجاں نوشت

آں را کہ کرد کاتب فضلت غنا بیتے
اسمش بمتن دفتر تو رائیگاں نوشت

Marfat.com

دالِ دہن نہ دید مضاعف بدالِ درد
آں کس کہ دالِ ذکر ترا بر زباں نوشت

مقبل کسے کہ بیم نمودش فراق تو
بس بہر او وصال تو خطِ اماں نوشت

تالافِ عشق تو نہ زند ہر مقلدے
عشق تو جاں بدادن بر عاشقاں نوشت

خواہم کہ تا کتاب نویسم ز عشق تو
فصل ز باغ عشق تو کے می تواں نوشت

مسکیں جمالؔ انچہ بہ الہام از تو یافت
بر صفحۂ صحیفۂ معنی ہماں نوشت

Marfat.com

تذکرہ خواجگان عالیہ سلسلۂ جمالیہ

مرتب: سردار علی احمد خان

خواجہ برہان الدین صوفی علیہ الرحمۃ (قطب دوم)

آپ حضرت قطب العالم غوث الاکرام مولانا جمال الدین احمدؒ خطیب ہانسوی کے فرزند تھے۔ آپ کی ولادت ۶۵۹ھ میں بمقام ہانسی ہوئی۔ آپ ابھی صغیر سن ہی تھے کہ بابا فرید الدین گنج شکر اجودھنیؒ نے آپ کو اپنی اور قطبِ اول یعنی حضرت جمال ہانسوی کی جانب سے خلافت عطا فرمائی۔ بموجب ارشاد باباصاحبؒ آپ نے حضرت نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی سے تعلیم ظاہری و باطنی حاصل کی آپ حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی کے حقیقی بھانجے ہیں

آپ کو تصوف میں کمال حاصل تھا۔ آپ عابد شب زندہ دار تھے اور نہایت ہی خلیق متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جس طرح آپ کو جمیل صورت عطا فرمائی تھی اسی طرح حسن سیرت بھی عطا ہوا تھا۔ آپ کی شادی حضرت ناصر شہید بردالوی کی صاحبزادی سے ہوئی جو حضرت قطب جمال کے ماموں تھے۔ (سراج النسب)

Marfat.com

حضرت قطب جمالؒ کی وفات کے بعد حضرت بابا صاحب ہانسی تشریف لے گئے تو خواجہ برہان الدین کو ان کی خادمہ مسمات "مادر مومنین" گود میں اٹھائے بابا صاحب کی خدمت میں لے گئی۔ بابا صاحب نے انہیں بہت پیار کیا اور خلافت کے لئے نامزد کر دیا خادمہ نے عرض کیا کہ حضور یہ خورد سالا ہے، یعنی خواجہ برہان ابھی بچہ ہیں۔ اس پر بابا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پونو کا چاند بھی بالا ہوتا ہے اور پھر فرمایا کہ "برگ توت است کہ گشتہ است بتدریج اطلس" روایت ہے کہ خواجہ برہان الدین کے بعد بابا صاحب نے اور کسی کو خلافت نہیں دی۔

سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ :-

آپ بموجب فرمان بابا فریدالدینؒ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ کبار کے اوصاف سے متصف ہوئے جب ان کی خدمت میں جاتے تو ہر مرتبہ غسل کر کے عطر لگا کر جاتے حضرت نظام الدین ان کی بڑی تواضع فرماتے تھے۔ آپ کے لئے چارپائی بچھواتے۔ لیکن خود چارپائی پر نہ سوتے۔ خواجہ برہان الدین نے تمام عمر کسی کو بیعت نہ کیا اور جو اس نیت سے آیا اس سے فرمایا محبوب الٰہی نظام الدین کی موجودگی میں مجھ سے مرید ہونے کی کیا ضرورت ہے جب یہ بات حضرت محبوب الٰہی تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو مرید کیوں نہیں کرتے۔ ہم اور آپ ایک ہی شیخ کے خلیفہ ہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ آپ کی موجودگی میں میری کیا مجال ہے۔

Marfat.com

خواجہ برہان الدین کا لقب صوفی تھا۔ آپ بتاریخ ۴ ربیع الثانی ۷۹۹ھ چالیس سال کی عمر میں واصلِ حق ہو گئے۔ آپ کا مزار ہانسی میں احاطہ قطب جمال میں ہے۔

خواجہ قطب الدین منوّر (قطب سوئم)

آپ حضرت برہان الدین صوفی کے صاحبزادے تھے اور حضرت قطب جمال کے پوتے تھے آپ کی ولادت ۶۹۹ھ میں ہوئی۔ آپ معدنِ وفا اور کانِ صفا تھے۔ ظاہر و باطن محبت و عشق الٰہی سے آراستہ تھا۔ اور لذتِ عشق الٰہی میں لذت دنیا و عقبیٰ کو محو کئے ہوئے تھے۔ تمام عمر عبادت و ریاضت اور مجاہدۂ نفس میں گزار دی شہرت سے بیزار تھے۔ اہل دنیا کی جانب زیادہ التفات نہ رکھتے تھے۔ غیب سے جو کچھ مل جاتا اس پر قناعت کرتے۔ صدقِ دل سے جو کوئی شخص آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا عشق خداوندی سے دل معمور لے کر واپس جاتا۔ آپ حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید تھے آپ کی بابت سیر الاولیاء میں اصل عبارت یوں مندرج ہے

" اول شیخ قطب الدین منور را طلب شد۔ سلطان المشائخ خلعتِ خلافت خود و جبّتے کہ آمدہ است فرمود و خلافت نامہ در نظر مبارک سلطان المشائخ بر دست مبارک او دادند فرمان شد کہ برود دوگانہ بگزارد، یاران مبارک باد کردند۔ دریں میان شیخ نصیر الدین را طلب شد ایشان را خلعتِ خلافت و جبّتے کہ باشد

Marfat.com

فرمود و خلافت نامہ بدستِ مبارک او دادند۔ شیخ نصیر الدین بخدمتِ سلطان المشائخ ایستادہ بود و شیخ قطب الدین منور را فرمود کہ شیخ نصیر الدین را مبارک بادِ خلافت بکن۔ شیخ قطب الدین منور ہمچنان کرد۔ ایں ہر دو بزرگ باز یافتن سعادت سرمدی و دولت ابدی از پیشِ تخت فرقد سائے۔ سلطان المشائخ بیرون آمدند شیخ نصیر الدین روئے مبارک بسوئے شیخ قطب الدین منور کرد و گفت "وصیتے کہ سلطان المشائخ شمارا کردہ است مارا بگوئید تا آنچہ مرا وصیت کردہ است۔ من ہم شمارا بگویم شیخ قطب الدین منور گفت کہ آنچہ سلطان المشائخ وصیت فرمودہ است سرّ نیست کہ بر بندگان خویش کشادہ است۔ ہم شما منصف باشید کہ سرّ پیر ہر کسے کے تواں کشاد، سرّ شما با شما و سِر ما با ما۔ شیخ نصیر الدین ازیں جواب دل کشا تحسین ہا کرد و انصاف ہا داد۔"

سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی نے چند گاؤں کی جاگیر کا فرمان آپ کی مدِ معاش کے لئے قاضی کمال الدین صدر جہاں کے ذریعہ بھیجا آپ نے جاگیر قبول نہ کی اور فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے دنیا قبول نہیں کی، ہم بھی قبول نہیں کرتے۔ قاضی صاحب نے اصرار کیا تو آپ نے کہا قاضی صاحب آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ ہمیں سلف صالحین کی اتباع سے روکتے ہیں۔ قاضی کمال الدین نے یہ بات بادشاہ کے گوش گزار کی اور کہا کہ قطب منوّر مردِ خدا ہے اسے اس کے حال پر رہنے دیں۔

Marfat.com

سلطان محمد تغلق کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ہانسی گیا سب لوگ اس کے دیدار کے لئے گئے لیکن قطب منور حاضر دربار نہ ہوئے۔ بادشاہ نے آپ کو طلب کیا۔ فرستادہ بندہ حسن سربرہنہ نے آپ کو ہمراہ چلنے کے لئے کہا تو آپ نے پوچھا کہ میرا چلنا میری خوشی پر منحصر ہے یا حکم شاہی کی مجبوری پر، جواب ملا کہ حکم شاہی پر۔ آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ میں اپنی خوشی سے بادشاہ کے پاس نہیں جا رہا۔ اپنا مصلےٰ کاندھے پر ڈال کر عصا ہاتھ میں لیا اور پاپیادہ فرودگاہ بادشاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حسن سربرہنہ نے سواری کی پیش کش کی جسے آپ نے قبول نہ فرمایا۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ راستہ میں پڑتی تھی وہاں حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ نکلے تو ایک شخص نے چند روپے نذر پیش کی۔ آپ نے قبول فرمائے اور کہا کہ ہمارے گھر دے دو کہ وہاں آپ نے اہل خانہ کو بلا خرچ چھوڑا تھا۔ آپ کی آمد کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی تو اس نے کہا کہ دہلی لاؤ وہاں ملیں گے۔ وہاں پہنچ کر طلبی ہوئی تو بادشاہ تعظیم نہ دینے کے خیال سے تیر اندازی میں مشغول ہو گیا۔ کچھ دیر بعد کھڑے کھڑے کہنے لگا کہ میں آپ کے شہر میں تھا آپ ملاقات کے لئے نہ آئے اور نہ ہی کوئی تربیت فرمائی آپ نے جواباً فرمایا کہ میں راعی اور رعایا کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ یہی فقیروں کا کام ہے مجھے ملاقات سے معذور رکھا جائے۔ بادشاہ نے فیروز شاہ کو حکم دیا کہ شیخ کی جو حاجت ہو پوری کی جائے۔ اس نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ بجز ذات الٰہی میرا اور کچھ مقصود نہیں۔ آپ اپنی تیاگاہ

Marfat.com

پر واپس تشریف لے گئے بادشاہ نے ملک اعظم کبیر سے کہا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے مصافحہ کیا ہے ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں کانپ جاتا تھا لیکن اس شیخ کے رعب سے خود میرا دل کانپ گیا۔ پھر ایک لاکھ ٹکے بطور نذر خواجہ ضیاء الدین برنی (مشہور مورخ اور مرید محبوب الٰہی دہلوی) کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے قبول نہ فرمائے۔ دوبارہ پچاس ہزار بھجوائے وہ بھی قبول نہ فرمائے اس پر خواجہ ضیاالدین برنی نے کہا کہ اب ہم بادشاہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ بڑی ردو کد کے بعد آپ نے دو ہزار قبول فرما کر کچھ رقم درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (واقع مہرولی دہلی) میں بھجوا دیئے اور کچھ ٹکے حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر اور ایک حصہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت میں بھجوا دیا۔ جو تھوڑی رقم بچ گئی اسے آخری حبہ تک خیرات کر کے ہانسی کی راہ لی۔ آپ نے ۷۶۰ھ میں وفات پائی۔ اور ہانسی میں مدفون ہوئے۔

فیروز شاہ تغلق دہلی سے ٹھٹھہ (سندھ) کا قلعہ فتح کرنے روانہ ہوا تو اس کی معیت میں حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی بھی تھے۔ قلعہ فتح ہو گیا اور لشکر آگے روانہ ہوا۔ جب سرسوتی کے مقام پر پہنچے تو حضرت چراغ دہلی نے فرمایا کہ یہاں تک میری حد تھی تمہارے لشکر کو امن وامان کے ساتھ پہنچا دیا۔ اب سرحد حضرت قطب الدین منور کی ہے۔ ان کی خدمت میں عریضہ بھیج دو

Marfat.com

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قطب منور نے جواب نامہ میں لکھا کہ جب میرے بھائی نصیر الدین محمود نے آپ کو میرے سپرد کیا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ تم دلی کے بادشاہ ہوگے (اس وقت فیروز شاہ تغلق عہدہ وزارت پر مامور تھا) بادشاہ بن جانے کے بعد وہ ہانسی گیا اور جمعہ کے روز قطب منور کی زیارت کے لئے درگاہ پہنچا۔ آپؒ نے بادشاہ کو سلام دعا کہنے کے بعد فرمایا کہ میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا ہوں اور وقت تنگ ہے اس لیے تفصیلی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ پھر فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ شراب پیتے ہیں اس کا گناہ بادشاہ کے لئے زیادہ ہے۔ فیروز شاہ نے توبہ کی۔ پھر ارشاد ہوا یہ بھی سنا ہے کہ آپ کو جانور شکار کرنے کا از حد شوق ہے۔ آپ کے اس شوق میں مخلوق خدا کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ صرف بقدر ضرورت جائز ہے۔ فیروز شاہ تغلق بادشاہ نے کہا کہ آپ دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم میری دعا کے منکر ہو۔ یہ کیوں نہیں کہا کہ میں نے توبہ کی۔ دیگر مناسب نصائح فرما کر حضرت موصوف نماز کے لئے تشریف لے گئے

(حوالہ اور تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ کتاب سراج النسب۔ گلزار خلیل۔ کرشمۂ جمال شجرۂ جمالیہ اور جادۂ جمال

Marfat.com

خواجہ قطب نورالدین انور عرف نور جہاں مغل کُش

قطب چہارم

آپ خواجہ قطب الدین منور کے فرزندارجمند تھے۔ آپ کی ولادت ۷۲۵ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا وصال ۷۶۰ھ میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہی سال آپ کی خلافت ۳۹ سال زندہ رہے اور ۷۴ برس کی عمر میں ۶ محرم الحرام ۷۹۹ھ کو ہانسی میں وفات پائی آپ کا مرقد اپنے والد بزرگوار کے قرب میں ہے حسن وجمال میں آپ یوسف ثانی تھے اسی لئے لقب نورجہاں مشہور ہوا۔ آپ کا دوسرا خطاب یعنی مغل کش اس بناء پر معروف ہوا کہ آپ نے ہندوستان پر بار بار حملہ کرنے اور ظلم وغارت گری کا بازار گرم کرنے والے مغل لشکروں کا استیصال فرمایا اور آپ کے طفیل ہی عوام الناس کو امن وسکون میسر آیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ میں آپ قطب چہارم مشہور ہیں۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کو آپ سے عقیدت تھی جب اس نے حصار نامی شہر آباد کیا تو آپ کی ملاقات کے لئے ہانسی کا ورود کیا۔ آپ کی خدمت میں سامنے پہنچا تو آپ نے تعظیم دینا چاہی فیروز شاہ نے خدا کی قسم دے کر آپ کو تعظیم دینے سے روکا اور عرض کیا کہ اگر آپ حصار میں آباد ہو جائیں تو بڑا کرم ہو۔ خانقاہ تیار کرادوں گا۔ اور

Marfat.com

مصارف خانقاہ بھی مقرر کر دوں گا۔ قطب چہارم نے فرمایا کہ میری خوشی تو اسی میں ہے کہ ہانسی ہی میں ہماری اقامت رہے بادشاہ نے کہا بہت اچھا آپ یہیں تشریف رکھیں آپ کی دعا کی برکت سے انشاء اللہ فیروز شاہ تغلق کا لبایا ہوا شہر حصار آباد رہے گا

خواجہ مخدوم برہان الدین ثانیؒ

قطب چہارم حضرت قطب نور الدین انورؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۷۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سترہ برس کے تھے کہ خلافت پائی آپ صاحب تسلیم ورضا اور صاحب الاقدام ومستقیم الاحوال تھے۔ تمام عمر اپنے والد محترم کی جگہ پر گزاری۔ آپ ۸۰۱ ہجری ماہ ربیع الاول میں داصل بالحق ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی (سراج النسب)

حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

آپ کی پیدائش ۸۰۵ ہجری میں بمقام ہانسی میں ہوئی۔ پچیس برس کی عمر اپنے والد خواجہ برہان الدین ثانی سے خلافت پائی اکانوے (۹۱) سال کی عمر میں مؤرخہ ۸ صفر المظفر ۸۹۶ھ کو انتقال کیا۔ آپ کا مزار سندھالہ (مشرقی پنجاب) میں ہے۔ شجرہ جمالیہ)

حضرت خواجہ بایزید عرف شاہ ادھن جمالیؒ ابن حضرت محمد بہاؤالدین سندھالویؒ

Marfat.com

آپ ۸۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے ۵ ار ربیع الثانی ۹۴۹ھ کو ۶۹ سال عمر دنیا وی پاکر آپ انتقال فرما گئے۔ سرہند شریف (مشرقی پنجاب) میں دفن کئے گئے۔ کتاب سراج النسب میں لکھا ہے کہ سرہند کی خدمت آپ کو تفو یض ہونے پر جب آپ وہاں پہنچے تو ایک جھونپڑی اپنے قیام کے لئے بنا کر یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ایک حجام سے خط بنوا رہے تھے کہ یکایک اسے روک کر جھونپڑی کے اندر چلے گئے۔ جب واپس آئے تو تمام بدن پانی سے تر تھا۔ حجام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ایک محب معتقد کا جہاز گرداب میں پھنس گیا تھا اس نے یاد کیا تو میں اس کی مدد کو پہنچا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جہاز خطرے سے نکل گیا۔ حجام نے یہ تذکرہ جب آبادی میں آکر کیا تو لوگوں نے مذاق اڑایا لیکن ایک عرصہ بعد وہ سوداگر جس کا جہاز حادثہ سے دوچار ہونے لگا تھا سرہند پہنچا اور اس نے لوگوں کے پوچھنے پر تصدیق کی کہ جب اس کا جہاز تباہ ہونے لگا تو اس نے شاہ ادھنؒ کے واسطے سے دعا کی تھی اور یہ منت مانی کہ اگر جہاز بچ گیا تو اس کی شکل کا ایک مکان حضرت موصوف کو تعمیر کرا کر دوں گا اس کے بعد اہل سرہند کو آپ کے مرتبہ کا کچھ اندازہ ہوا۔ جہاز نما مکان آپ کے مزار کے سامنے ایک عرصہ تک قائم رہا۔

(سراج النسب)

مخدوم شاہ سراج الدین اولیاؒ

آپ حضرت شاہ بایزید کے ہاں ۹۰۵ھ میں تولد ہوئے

۲۰ سال کی عمر میں خلافت پائی - آپ بڑے کامل درویش تھے - ۸۴ برس کی عمر پاکر ۹۵۹ھ میں راہیٔ ملک بقا ہوئے (شجرہ حمابیہ)

حضرت علی شبیر دلیرؒ ابن مخدوم شاہ سراج الدین اولیاؒ

آپ نہایت ہی خلیق رحمدل اور سخی تھے۔ آپ دلیری اور شجاعت میں بھی یکتا تھے - یادالٰہی میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے - اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے۔ ایک مرتبہ آپ دریائے جمنا کے کنارے چلّہ کر رہے تھے کہ مخالفت مذہبی کے باعث دشمنوں نے بحالتِ سجدہ شہید کردیا۔

سراج النسب میں لکھا ہے کہ کوئی ہندو آپ کی دو بیگھہ اراضی پر کاشتکار تھا. حضرت نے اس سے ایک روز دریافت کیا کاشت کاری کے علاوہ بھی اس کا کوئی اور ذریعۂ معاش ہے - اس نے عرض کیا کہ صرف یہی ہے اور افلاس اس قدر ہے کہ اپنی جوان بیٹی کی شادی بھی نہیں کر پا رہا - اس کی یہ بات سن کر حضرت نے دو سال کا محصول اسے معاف کردیا۔ تیسرے سال جب وہ بٹائی کی رقم لایا اور معافی نامہ کی دستاویز پیش کی تو اس میں میعاد درج ہونے سے رہ گئی تھی - دستاویز ملاحظہ کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ کریم جب دوام کے لئے معاف کرے تو پھر علی شبیر کون ؟ جاؤ ہمیشہ کے لئے معاف کیا -

---

حضرت خواجہ عبدالشکورؒ بن حضرت علیؒ شیر دلیرؒ

آپ کا سن پیدائش ۹۴۴ھ ہے خورد سالی میں (بعمر ۱۵ سال) میں ہی اپنے والد کے جانشین و خلیفہ مقرر ہوئے خلافت ملنے کے بعد ۲۶ سال زندہ رہے اور ۴۱ سال کی عمر پاکر ۹۸۵ھ میں وفات پائی۔ موصوف شریعت کے نہایت پابند تھے۔ اور اپنے زمانے کے فاضل اجل تھے۔ (سراج النسب)

حضرت شاہ محمد عبداللہؒ ابن حضرت عبدالشکورؒ

حضرت خواجہ محمد عبداللہ کا سنِ ولادت ۹۶۳ھ اور سال وفات ۱۰۰۵ھ ہے۔ آپ کا مدفن سندھالہ (ضلع کرنال - ہریانہ) میں ہے موصوف کو بھی سجادگی صغر سنی میں ملی اس وقت آپ کی عمر سولہ برس تھی۔ مدت خلافت ۲۶ سال شمار کی جاتی ہے۔ آپ اپنے آبائی طریقہ میں کامل و اکمل تھے۔ اور بیشتر وقت یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔ (سراج النسب)

خواجہ شاہ عطاء اللہؒ ابن شاہ محمد عبداللہؒ

آپ کی ولادت ۹۸۴ھ میں ہوئی ۲۵ برس کے تھے کہ خلافت سلسلہ جالیہ عنایت ہوئی آپ کا وصال ۱۰۴۸ھ میں ہوا (سراج النسب)

حضرت خواجہ شاہ محمد فضیلؒ بن حضرت شاہ عطاء اللہؒ

آپ کی ولادت ۱۰۲۵ھ میں ہوئی آپ کو سلسلہ عالیہ جالیہ

Marfat.com

کی خلافت ۲۲ برس کی عمر میں ملی ۴۵ سال کی عمر میں عین عالم جوانی میں ۹ ذی قعدہ ۱۰۰۰ھ کو واصل حق ہو گئے آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو حضرت سید محمود شاہ ولایت کرنال کے احاطہ مزار میں دفن کیا گیا۔ حضرت شاہ محمد فضیلؒ بہت حسین و جمیل تھے۔ ایک نوجوان خوبرو عورت آپ پر فریفتہ ہو گئی اور موقع پاکر تنہائی میں آپ کے پاس چلی آئی۔ آپ نے آنے کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میں خود نہیں آئی ہوں بلکہ آپ کی محبت مجھے لائی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کیا کوئی تجھ پر فریفتہ ہے۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ "بہت سے"۔ شاہ فضیل نے فرمایا کہ تو ان کی طرف کیوں متوجہ نہ ہوئی تو کہنے لگی کہ وہ میرے قابل نہ تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح میں بھی اللہ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں میرا دل کسی اور کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اب میری اور تیری کیسے بنے گی؟ بہتر ہے کہ جس کا میں طالب ہوں اسی کی تو بھی طالب ہو جا۔ تو پھر میرا اور تیرا ساتھ ابدی ہو جائے گا۔ اس کلام کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ تارک الدنیا ہو گئی اور یاد الٰہی میں فنا ہو گئی۔ (سراج النسب)

حضرت مخدوم قاضی شاہ غلام محمدؒ بن خواجہ شاہ محمد فضیلؒ

آپ صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت میں کامل تھے۔ خلق خدا کی رہبری اور ہدایت میں عمر بھر کوشاں رہے۔ بادشاہ، حکام اور امرائے سلطنت آپ کی بڑی تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ سرساوہ کے قاضی

Marfat.com

بھی تھے غربا اور مساکین کے لئے آپ کا لنگر ہمیشہ جاری رہتا۔ آپ کا
سن ولادت ۱۰۵۲ھ ہے اور سن وفات ۱۰۹۶ھ (رمضان المبارک)
ہے۔ سرساوہ میں مدفون ہیں آپ ۱۸ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے
اور بعد خلافت ۲۶ سال حیات رہے (سرساوہ تحصیل نکوڑ سہانپور
یو۔پی میں ہے) "سراج النسب"

حضرت شاہ نظام الدین ثانیؒ بن مخدوم قاضی شاہ غلام محمدؒ

آپ ۱۰۷۶ھ میں تولد ہوئے ۲۰ برس کی عمر میں اپنے والد کے خلیفہ
و جانشین مقرر ہوئے ۹۰ سال کی عمر پاکر مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۱۶۶ھ کو
انتقال فرمایا۔ مزار سرسادہ میں ہے۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ
حضرت موصوف صاحبِ معرفت کاملہ اور انوار ربانی میں مستغرق
تھے۔ نیز آپ اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم سنت نبوی
کے سختی سے پابند تھے۔

حضرت شاہ محمد اویسؒ بن شاہ محمد نظام الدین ثانیؒ

آپ کی ولادت ۱۱۴۰ھ میں ہوئی ۲۶ برس کے تھے کہ خلافت عطا ہوئی
اور اس کے بعد ۴۶ برس ہدایت خلق فرماکر ۶ رجادی الاول ۱۲۰۴ھ
کو بمقام جنید (مشرقی پنجاب) وفات پائی اور وہیں ابدی محو خواب
ہیں آپ کو سماع سے رغبت کم تھی زیادہ تر ریاضت و مجاہدہ
نفس میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نہایت شفقت و محبت

Marfat.com

سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ حاضرین اکثر لرزہ براندام ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت شاہ محمد رمضان مجذوب سالک ؒ

آپ حضرت شاہ محمد ادریس ؒ کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۰۵ھ میں ہوئی، عمر شریف ۲۵ سال تھی کہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور ۱۱ برس ہدایتِ خلق میں رہنے کے بعد ۳۶ سال کی عمر میں واصل بالحق ہوئے۔ آپ جھجر (ہریانہ) میں فوت ہوئے اور حسب الوصیت حضرت قطب جمال ہانسوی کی خانقاہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ آپ کی وفات بزم سماع میں ہوئی۔ تاریخ وصال ۷ رصفر ۱۲۴۱ھ ہے اور اس مصرعہ سے سن وفات برآمد ہوتا ہے۔

"آہ درحالتِ فنا فی اللہ شد"

۱۲۴۱ھ

آپ نہایت خوب صورت وجیہہ مرد تھے چہرہ مبارک بارعب تھا۔ اکثر و بیشتر زبان سے حق حق کا نعرہ بلند کیا کرتے تھے۔ منہ سے کئی بار جھاگ نکلتی اور آپ پر ایک مخصوص حالت جذب طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ اللہ کی محبت میں اس قدر فنا تھے کہ ہر شے کی آواز پر آپ کو وجد ہو جاتا تھا۔ ایک بار کسی شخص نے صراحی سے پانی انڈیلا تو فرمانے لگے یہ آواز "حق حق" بول رہی ہے۔ یہ کہہ کر آپ پر حالتِ وجد طاری ہو گئی۔ جو ایک رات اور پورا دن جاری

Marfat.com

رہی۔ آپ کو سماع کا خاص ذوق تھا مگر اس کے محتاج نہ تھے۔ چڑیوں کی چوں چوں اور دولاب (کنوئیں کا چاک) کی آواز بھی آپ کے لئے وجد آفریں تھی۔

ستمبر ۱۹۴۷ء کے فرقہ وارانہ فسادات سے قبل مزار موجود تھا اس کی لوح پر یہ اشعار کندہ تھے۔

خانقاہ محمد رمضانؒ ۔۔۔ کز نژادِ جمال جدّم بود
کرد تعمیر او چو دھومن شاہ ۔۔۔ در فیضش بروئے خلق کشود
بازشاہ حبیب فرزندش ۔۔۔ کرد تعمیر او فراخ نمود
پس بہ سالِ ہزار و سہ صد چہار ۔۔۔ کردمش چوں فراخ و زیب آمود

جستم از حق خلیل سال بناش
ہذا الکعبۃ الاصل فرمود

۱۳۰۴ھ

Marfat.com

شہرِ جمال

ہانسی کا مختصر تاریخی تذکرہ

تحریر:۔ سردار علی احمد

ہانسی بھارت کے صوبہ ہریانہ پرانت کا ایک تاریخی شہر ہے اس کا جغرافیائی محل وقوع ۲۹ درجہ شمال اور ۷۵ درجہ مشرق پر ہے شہر حصار سے اس کا فاصلہ تقریباً پندرہ میل ہے ہانسی برصغیر پاک و ہند کی قدیم ترین بستیوں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر کشان راجپوتوں کے عہد حکمرانی میں بڑی اہمیت کا حامل تھا یہاں بعد میں بھٹی راجپوتوں اور چوہان خاندان کے راجاؤں نے بھی فرمانروائی کی۔ یہ شہر کئی بار اجڑا اور پھر آباد ہوا۔ یہاں آخری راجپوت حاکم راجہ اننگ پال تھا۔ جس کا پایۂ تخت دہلی تھا۔ کرنل ٹاڈ کے بیان کے مطابق شہر آسی عرف ہانسی کی جاگیر بمعہ ملحقہ علاقہ جات راجہ اننگ پال نے اپنے بیٹے لبال دیو چوہان کو ۱۰۲۱ء میں تفویض کی۔ یہ وہ دور تھا کہ جب شمال سے مسلمان مجاہدین کے لشکر ہندوستان پر برابر حملے کر رہے تھے۔ سلطان محمود غزنوی کا فرزند شہزادہ مسعود غزنوی ۱۰۳۶ء میں ہانسی پر حملہ آور ہوا اور اس نے راجہ لبال دیو کو شکست دے کر یہاں کے قلعہ پر قبضہ

کر لیا۔ فتح ہانسی کے بعد مسعود تو غزنی لوٹ گیا۔ لیکن اس کے انتظام کے لئے اس نے اپنے ایک ہمکیران کو حاکم مقرر کر دیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہریانہ کے راجپوتوں نے بغاوت کی اور حکومتِ غزنی کے مقرر کردہ حاکم کو یہاں سے بھگا دیا اور دوبارہ ہانسی پر اپنی عملداری قائم کر لی۔

مشہور مورخ ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ۱۰۴۳ء میں دہلی کے چوہان مہاراجہ نے ہانسی کو فتح کر کے اسے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ ہانسی کی فوجی اہمیت کے پیشِ نظر پرتھوی راج چوہان نے یہاں کی قلعہ بندیوں کو مزید مضبوط کیا۔ اور دیگر دفاعی انتظامات بھی افغان حملوں کا سدباب کئے جانے کی غرض سے کئے پایانِ کار ہانسی ایک بڑی فوجی چھاؤنی بن گیا۔ غزنوی خاندان کے بعد سلطان محمد غوری نے علمِ جہاد بلند کیا۔ اور ہندوستان سے ہندو راج کے خاتمہ کی ٹھانی۔ سلطان مذکور نے ۱۱۹۲ء میں ہانسی کو فتح کیا اور اسے ہریانہ کا انتظامی صدر مقام بنا دیا۔ اسلامی سلطنت قائم ہو جانے پر تبلیغ اسلام کے لئے راہ مزید ہموار اور ماحول سازگار ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ ہانسی اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ اور تبلیغ دین کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ ہانسی کی مردم خیز سرزمین سے بڑے بڑے جید عالم فقہا، حفاظ اور صوفیائے کرام اٹھے کہ جنہوں نے اپنے فکر و عمل سے دکھی انسانیت اور غریب عوام کی بلاتخصیص مذہب و ملت ہمہ طور خدمت سرانجام دی۔ صوفیائے کرام نے بالعموم اور سلسلہ عالیہ

Marfat.com

چشتیہ کے بزرگوں نے بالخصوص اشاعت اسلام کا فریضہ غیر معمولی ولولے اور والہانہ استقلال و انہماک سے ادا کیا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اجودھنیؒ کے خلیفۂ باوقار حضرت قطب جمال الدین احمد اور ان کے بعد آپ کے تین جانشین اقطاب نے نہایت منظم اور منضبط پروگرام کے ذریعہ ہریانہ کے ہزاروں راجپوتوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ بادشاہوں اور حکومتوں کی تبدیلی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے یوں تو کئی ایک انقلاب چشم ہانسی نے دیکھے۔ لیکن ۱۷۸۳ء میں ہونے والے خوف ناک قحط نے ہانسی کو اجاڑ کر ویران کر دیا۔ سوائے چند منتعلقین درگاہ شہر کی تمام آبادی نقل مکانی کر گئی۔ اس طرح سولہ برس اجاڑ اور ویران رہنے کے بعد ۱۷۹۸ء میں شہر کی دوبارہ آبادکاری شروع ہوئی۔ ایک برطانوی نژاد فوجی طالع آزما جارج ٹامس نے قلعہ ہانسی میں پڑاو کیا اور اپنی پلٹنوں کے ذریعہ علاقہ جات ہریانہ میں مار دھاڑ اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ اپنا قبضہ جمانا شروع کیا یہ دور طائف الملوکی کا تھا۔ مرہٹے۔ سکھ اور انگریز اپنی اپنی عملداری قائم کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ جنگیں روزمرہ کا معمول بن چکی تھیں اور عوام اس صورتِ حال سے بے حد پریشان تھے۔ ہانسی پر مرہٹہ سردار سندھیا ۱۸۰۰ء میں قابض ہو گیا۔ لیکن ۱۸۰۳ء میں جنرل لوئیس نے مرہٹوں کو شکست دیکر یہاں سے نکال باہر کیا اور یہاں ایک فوجی چھاونی قائم کی شہر اور مضافات کے انتظام کے لئے نواب مرزا عظیم بیگ مقرر ہوئے اور ان کے بعد عہدہ نظامت

Marfat.com

مرزا الیاس بیگ کے سپرد ہوا۔ ہانسی میں پھر سے لوگ آ آ کر بسنے لگے اور پھر سے چہل پہل شروع ہو گئی۔ مئی ۱۸۵۷ء میں انگریزی راج کا جوا اتار پھینکنے کے لئے جو تحریک چلی اس میں ہانسی کے مسلمانوں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ تحریک ناکام ہوئی اور انگریز حاکموں نے ظلم کا بازار گرم کر دیا۔ سینکڑوں لوگوں کو تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا۔ اور ہزاروں لوگ قتل ہوئے سکھ سپاہیوں نے مسلمانوں کو بطور خاص لوٹ کر قلاش کر دیا۔ ایک سال سے زائد ہانسی میں دار و رسن کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ۱۸۵۹ء میں جا کر کہیں حالات پُرسکون ہوئے ہانسی کے عروق مردہ میں خون زندگی دوڑا تو یہاں فکر ملّی کے سرچشمے بھی پھر سے پھوٹ نکلے۔ اور یہ شہر ایک اہم علمی اور دینی مرکز بن گیا۔ مسلمانان ہانسی میں ملّی تشخص کے احیاء کی تحریک اور جہاد آزادی کا جو جذبہ پیدا ہوا اس کا رابطہ دہلی سے قائم تھا۔ جب مجاہدین آزادی نے ۱۸۵۷ء میں برطانوی استعمار کو للکارا اور جنگِ آزادی شروع ہوئی تو ہانسی کے مسلم راجپوت قبائل اس میں پیش پیش تھے۔ انگریزی افواج کے مقابلہ میں ہانسی کے مجاہدین نے بڑی بے جگری سے کئی لڑائیاں لڑیں اور داد شجاعت دی۔ دسمبر ۱۸۵۷ء سے ۱۸۵۹ء تک ہانسی اور اس کے متصلہ علاقوں پر انگریزوں نے بڑے مظالم کئے۔ ۱۸۶۰ء میں جب مکمل امن و سکون ہوا تو یہاں کی آبادی نے سکھ کا سانس لیا۔ اہالیان ہانسی نے تحریک خلافت۔ ترک اموال۔ تحریک آزادی اور حصولِ پاکستان

کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔

آج سے ستّر برس پہلے کا ہانسی

قاضی سید شریف حسین اپنی تالیف تذکرۂ ہانسی میں یوں رقمطراز ہیں۔

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہانسی کی آبادی سولہ ہزار ہے۔ پیرزادوں کے خاندانوں کے علاوہ یہاں دوسری اقوام میں مغل، راجپوت شیخ۔ سید۔ پٹھان قانون گو مہاجن برہمن گوجر جاٹ اور مالی خاصی تعداد میں بستے ہیں ان کے علاوہ بیوپاری، باربردار جلاہے چمار کمہار، دھوبی تیلی اور لوہار بھی ہیں۔ کرنل سی بی سکنر کا خاندان بھی یہاں رہائش رکھتا ہے۔

ضلع حصار کا یہ قصبہ نہر جمن غربی کے کنارے دہلی سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے اور نصف دائرہ کی شکل میں شل ہلال آباد ہے اور اس کی فصیل مضبوط ہے اور عہد مغلیہ کے دور کی یادگار ہے مکانات زیادہ تر پختہ بنے ہوئے ہیں بہت سی دو منزلہ اور تین منزلہ اونچی حویلیاں بھی تعمیر شدہ ہیں۔ شہر کی سڑکیں پختہ ہیں گلی کوچوں میں اینٹوں کا فرش ہے۔ شہر سے پانی کی نکاسی کے لئے بدررویں اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہانسی شہر کے چاروں طرف "تالاب باغات اور چھوٹی نہریں جاری ہیں ریلوے سٹیشن کا آبادی سے قریبًا دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پختہ سڑک کے دونوں جانب سایہ دار درخت لگے ہوتے ہیں۔ تھانہ تحصیل کی عمارات کے علاوہ

Marfat.com

ڈاک بنگلہ اور ایلیٹ ٹینس کلب کی عمارتیں قابل ذکر ہیں۔ رابرٹ سکنز اور کیپٹن اسٹینلے کی کوٹھیاں جدید طرز کی ہیں۔ روئی کے بھی دو بڑے کارخانے ہیں

تقسیم ہندوستان کے بعد درگاہِ جمال کے حالات

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر، بھارت اور پاکستان کی دو خود مختار مملکتوں میں تقسیم ہو گیا۔ اٹاری سے دہلی تک ہندو فرقہ پرستوں اور سکھوں نے مقامی انتظامیہ کی اعانت سے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہانسی اور اس کے مضافات میں نہتے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی ہزاروں نوجوانوں بچوں اور بوڑھوں کو تہہ تیغ کیا گیا اور ان گنت مسلم خواتین کو اغوا کیا گیا۔ جو لوگ اس قیامتِ صغریٰ کے ہنگاموں سے بچ گئے انہیں پاکستان دھکیل دیا گیا۔ مسلمانوں کی متروکہ سکنی و دیگر جائیدادوں پر غیر مسلم قابض ہو گئے۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ میں پناہ گزین مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ تقسیم ہند کے وقت ہانسی میں حضرت قطب جمال ہانسوی کی اولاد میں سے پندرہ خاندان آباد تھے۔ درگاہ شریف کے متولی اور منتظم دیوان انوارالاسلام تھے (جو آج کل تحصیل پاک پتن میں آباد ہیں) ہانسی سے صرف ان کا کنبہ صحیح سلامت پاکستان پہنچا۔ جب کہ دوسرے چودہ خاندان احاطۂ درگاہ میں ہی شہید ہو گئے۔ ان میں سے ایک گھرانہ جناب جسٹس عبدالشکور السلام حال جج ہائی کورٹ لاہور کا تھا

Marfat.com

ان کے افراد خانہ میں ان کے بڑے بھائی جناب پیرزادہ عبدالسلام اور دو کم عمر بچیاں بی بی ملکہ بیگم اور بی بی بلقیس بیگم اور ننھا حاتم علی کفار کی تیغ ستم سے بچ کر وارد پاکستان ہوئے۔ باقی سب راہِ حق میں شہید ہوئے۔ ہانسی جب مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا اور دیوان درگاہ بھی یہاں سے ہجرت کر گئے تو مغربی پنجاب سے وارد غیر مسلم شرنارتھیوں نے درگاہ اور اس کی ملحقہ عمارات پر قبضہ کر کے سکونت اختیار کر لی۔ احاطہ کی سب قبروں کو مسمار کر ڈالا اور ان کے کتبے اکھاڑ پھینکے مسجد جمالی کو بھی کافی نقصان پہنچایا۔ البتہ حضرت قطب جمال کی قبر شریف ان وحشیوں کی دست برد سے محفوظ رہی۔ روایت ہے کہ ایک گستاخ سکھ مزار کے گنبد پر چڑھ گیا اور طلائی کلس کو اتارنے لگا تو دھڑام سے نیچے آ رہا۔ اور مر گیا اس واقعہ کے بعد پھر کسی کو ایسی گستاخی کی جرأت نہ ہوئی جب حالات کچھ بہتر ہوئے تو سلسلہ جمالیہ کے حلقہ بگوشوں نے درگاہ شریف کی واگزاری کے لئے قانونی چارہ جوئی کی پایاں کار ۱۹۵۹ء میں واگزاری کے احکامات صادر ہوئے درگاہ شریف پر کئی ایک غیر مستحق دنیاداروں نے اپنا تصرف جمالیا اس صورتحال کی اصلاح کے لئے پھر سے قانونی چارہ جوئی کی گئی اور اس کارِ خیر میں جے پور کے متعلقینِ سلسلہ نے دل کھول کر مالی و دیگر اعانت کی۔ سعئ ظاہری میں خواجہ مبارک علی جمالی جے پوری پیش پیش رہے۔ درگاہ کی سجادگی کا دیوانی کا مقدمہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۰ء کو شاہ محمد ولی الرحمٰن جمالی کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ اور انہوں نے

۱۹۶۱ء میں حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا عرس شاندار
طریقہ سے منعقد کیا۔ موصوف نے درگاہ شریف کی مرمت اور آرائش
کا کام بڑی محنت اور جذبے سے شروع کیا لیکن انہیں ۱۲ر جون ۱۹۶۱ء
کو پیغام اجل آ گیا۔ ان کے جانشین شاہ محمد قطب العالم نے بقیہ کام
سرانجام دیا۔ آج کل سجادگی انہی کے خانوادہ میں ہے۔ ۱۲ر شعبان کو ہر
سال حضرت قطب جمال کا عرس منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں مسلمان
زائرین کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں۔

تذکرہ ہانسی مطبوعہ مطبع گلشن ابراہیمی امین آباد لکھنؤ (جون ۱۹۱۵ء)
تالیف قاضی سید شریف حسین فاطمی شہر ہانسی میں لکھا ہے کہ مہاراجہ
پرتھوی راج چوہان کی بیٹی نے شہر ہانسی کو آباد کیا اور بستی کا نام "ہنسی"
رکھا۔ جو بعد میں بگڑ کر ہانسی ہو گیا۔ یہ راجکماری تبدیلئ آب و ہوا
کے لئے اس علاقہ میں کچھ عرصہ مقیم رہی تھی۔ اسی کتاب میں ایک دوسری
روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب پرتھوی راج عرف رائے پتھورا
نے یہاں قلعہ کی بنیاد رکھنا چاہی تو پنڈتوں نے اسے مشورہ دیا کہ جب
تک کہ دیوتا کی بھینٹ کسی انسان کو نہیں کر دیا جاتا تو قلعہ تعمیر نہ ہو سکے گا
اور نحوست اس پر سایہ فگن رہے گی۔ ایک شخص آسا جاٹ
نے زر زمین کے لالچ میں خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ جسے
دیوار میں زندہ چنوا دیا گیا۔ اور بستی کو اسی جانثار کے نام سے
موسوم کیا گیا۔ چنانچہ صدیوں پرانی ایک لوک کہاوت ہریانہ کے جاٹوں
میں مشہور ہے کہ "آسی آسا جاٹ کی اور گڑھ پتھورا رائے"

Marfat.com

یعنی ہانسی آسا جاٹ کی ہے اور قلعہ رائے پتھورا کا۔ مذکورہ روایت کے مطابق ہانسی کی بستی ۱۱۹۲ء کے لگ بھگ معرض وجود میں آئی تھی
ہانسی کی اولین آبادکاری کے بارے میں ایک تیسری روایت یہ ہے کہ پال خاندان کے راجہ ہنس پریم نے (جو راجہ دیو پال کا بھائی تھا) اس شہر کو ۹۱۷ء مطابق ۳۲۵ھ میں آباد کیا اور اسے ہنس پور کا نام دیا۔

اسی طرح کی ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ راجہ اننگ پال ہانسی کا پہلا بانی ہے اس نے یہ شہر اپنے پوجیہ گرد سہاکر کی یاد میں ۵۷۷ھ میں تعمیر کرایا راجہ موصوف کو اس عبادت گزار تارک الدنیا سے کمال عقیدت تھی اور اس کی سمادھی تیار کرانے کے بعد یہاں لوگوں کو آباد ہونے کی ترغیب دی۔ چنانچہ چند سالوں میں "ہنس نگری" بستی بس گئی اور یہی بعد ہانسی کے نام سے مشہور ہو گئی۔

ان سب روایتوں کے برعکس "آئین اکبری" میں ہانسی کے حوالے سے یہ تذکرہ ملتا ہے کہ مہارانا اجے پال چکرورتی کے خانوادہ کا ایک راجہ نانک رائے تھا (جس کی اولاد عہد اکبر اعظم میں ریاست بوندی۔ راجستھان میں حکمران تھی) اس نے شہر ہانسی بسایا تھا اور ایک قلعہ تعمیر کیا تھا۔ راجہ نانک رائے کے عہد حکومت میں اول، اول مسلمانوں کے قدموں نے سرزمین راجپوتانہ کو چھوا تھا۔

ان روایتوں کی حقیقت کچھ بھی ہو لیکن یہ بات ثابت ہے کہ ہانسی ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔

قدیم دروازے۔ اس بستی کے قدیم پانچ دروازے ہیں

Marfat.com

جن کے نام یہ ہیں: بڑسی دروازہ امرہ دروازہ قطب دروازہ گنائیں دروازہ اور دہلی دروازہ

چھٹی کھڑکی (موری دروازہ کی ایک شکل) کھڑکی بھٹی کے نام سے مشہور ہے۔ ان دروازوں میں سب سے اعلیٰ قدیم ترین اور تاریخی حیثیت کا حامل بڑسی دروازہ ہے جو عہد سلطان علاؤالدین خلجی میں ۷۰۳ھ میں تعمیر ہوا تھا۔ اس دروازہ پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

بعہدِ مملکت بادشاہ روئے زمین — خدائیگان سلطان شہ علاؤالدین
ابوالمظفر شاہ جہاں محمد شاہ — کہ باد مملکتش جاوداں بروئے زمین
یگان خسرو گیہاں سکندر ثانی — رسید صیت معادلش تا با علیین
بسمت حضرت دہلی کہ ست دارالملک — بامر خسرد ددراں شدہ حصار حصین
بنا نمود شد بے نظیر دروازہ — گزار تقاع بہ کیواں کند ہمیں تمکیں
بنا نہادہ بروز دہم ربیع آخر — بسال ہفت صد وسہ شدہ عمارت این
۷۰۳ھ

یہ دروازہ نہایت خوشنما اور خوش وضع ہے اور بے مثل و بے نظیر ہے اس دروازے کے سامنے ایک چوپڑ کا بازار ہے جو فراخ اور خوب صورت ہے یہاں صبح وشام خریداروں کی ریل پیل رہتی ہے اس بازار کے وسط میں ایک بڑی عمدہ سبیل بنی ہوئی ہے جو حصار ضلع کے انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر ٹولنسنڈ کی خوشنودی کے لئے ایک رئیس شہر نے اپنے صرفہ سے بنوائی تھی

قلعہ ہانسی کے آثار

اب اس کے کھنڈرات ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی سائیٹ

Marfat.com

قصبہ کے شمال مشرقی کونہ پر ہے۔ قلعہ کی فصیل پختہ چونے سے بنی ہوئی تھی اور جابجا خوبصورت برج تعمیر کئے گئے تھے۔ قلعہ کے چاروں اطراف گہری خندق کے آثار موجود ہیں۔ قلعہ کے بلند و بالا دروازوں پر پتھروں سے تراشیدہ خوفناک دیو بنا کر کھڑے کئے گئے تھے ان بتوں میں دو ٹکڑوں کو حضرت میر نعمت اللہ شاہ ولی کے مجاوروں نے اپنی رہائشی مکان میں اینٹ پتھر کی بجائے چن لیا تھا وہ اب تک موجود ہیں۔ کئی لوگ انہیں دیکھنے جاتے ہیں۔ قلعہ کی بعض دیواروں پر دیوی دیوتاؤں، پریوں۔ جانوروں اور پرندوں کی تصاویر کے نقوش اب مٹ چکے ہیں صرف ایک دیوار پر اہل ہنود کے بعض دیوتاؤں کی چند شبہیں دکھائی دیتی ہیں قلعہ کے اندر دو تین پرانے کنوئیں تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں۔

درگاہ حضرت میر نعمت اللہ ولی شہید

یہ پرانوار مزار قلعہ کے شمال مشرقی کونے پر ہے اس خانقاہ کی ابتدائی عمارت سلطان ارسلان اور سلطان بہرام شاہان غزنی نے ۵۹۲ھ میں تعمیر کرائی تھی جو مرور ایام سے معدوم ہوگئی اب معمولی مکان ہے اور اصلی قدیم عمارت کی یادگار اور نشان ہے۔ آپ کا عرس شوال کے مہینے میں یکم اور دو تاریخ کو ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں تاریخیں آپ کی شہادت و تجہیز و تکفین کی ہے۔ ہر سال جیٹھ بکرمی سمت کی دوسری جمعرات کو درگاہ شریف پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔

میلہ میں دکانداری کرنے والے قاضیٔ شہر کو نذر دیتے ہیں جس کو قاضی کی چنگی کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایسا کرنے سے سودے میں نفع ہوتا ہے۔

مسجد قاضی

یہ درگاہ میر نعمت اللہ شہیدؒ کے دروازے کے بالکل سامنے موجود ہے یہ ایک چھوٹی سی مسجد نہایت خوب صورت اور موتی مسجد کے نمونے پر بنائی گئی ہے اس مسجد کی تعمیر قاضی حسن رضا نے کرائی تھی۔ مسجد میں بہت سے کتبات لگے ہوئے ہیں، ایک پر یہ عبارت کندہ ہے

بصدقِ دل نمودہ شیخ منعم بنائے مسجد از روئے تحقیق
چو جستم سال تاریخ بنائش خرد گفتہ کہ بیت اللہ تحقیق

بعض معروف شہدا کی قبور

قدیم قلعہ ہانسی کے وسیع احاطہ میں بہت سے اکابرِ اسلام مدفون ہیں چند ایک کے نام یہ ہیں۔ خواجہ حسام الدین سالار شہید (مدفن میدان میں ہے جہاں اب تعزیئے دفن کئے جاتے ہیں) خواجہ عثمان کمیدان اور شاماتا قاضی (قیام سرتالاب کے کنارے ان دونوں کی قبور ہیں) غازی سلطان محمد شہید (زیر قلعہ مزار ہے)

گنج شہیدان و چہل حافظ

گنج شہیدان میں وہ ہزاروں شہداء محو خواب ہیں۔ جو سلطان

Marfat.com

شہاب الدین محمد غوری کے ساتھ ہانسی کے علاقہ پر ۱۱۹۳ء میں حملہ آور ہوئے تھے چہل حافظ میں لشکر اسلام میں شامل چالیس حفاظ شہداء کی مجموعی قبر ہے جو احاطہ میں واقع ہے۔ ۱۹۶۹ء تک یہ جگہ محفوظ و موجود تھی اور غالباً اب بھی ہے۔

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ

منظوم شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ

یا الٰہی یا الٰہ العالمین — جز ترے فریاد رس کوئی نہیں
بہر ذاتِ اقدس حضرت رسولؐ — تو نے بخشا ہے جنہیں تاجِ قبول
واسطے حضرت علی مرتضیٰؓ — نور تیرا جلوہ گر ہو اے خدا
بہر شاہ دیں حسن بصریؒ مقام — بہر عبدالواحدؒ نورِ انام
اور فضیل شاہؒ اکرم کے لئے — شاہ ابراہیم ادہمؒ کے لئے
اور حذیفہؒ شاہ دیں کے واسطے — بو ہبیرہؒ بالیقین کے واسطے
حضرت ممشاد دشامیؒ کے لئے — خواجہ بو اسحٰقؒ نامی کے لئے
خواجہ بو احمدؒ شہ دیں کے لئے — بو محمد شاہؒ تمکین کے لئے
بہر بو یوسفؒ شہنشاہ انام — بہر شہ مودود چشتیؒ نیک نام
بہر شہ حاجی شریفؒ زندنی — بہر شہ عثمانؒ خواجہ ہرونی
شہ معین الدین حسنؒ کے واسطے — مجھ کو کارِ خیر کی توفیق دے
خواجہ قطب الدین کاکیؒ کے لئے — زنگ عصیاں کا مرے دل سے مٹے
شہ فرید الدینؒ بابا کے لئے — تیرے قربِ خاص کی دولت ملے
واسطے قطبِ جمال الدینؒ کے — اپنا شیدائی بنا یارب مجھے

Marfat.com

جن کی نعمت کے امین باصفا
ہیں نظام الدینؒ نظام اولیاءؒ

شاہ قطب الدینؒ منور کے لئے
قطب نور الدینؒ انور کے لئے

واسطے برہانِ دینؒ بن نورِ دینؒ
کر عطا یارب مجھے حق الیقیں

شہ بہاء الدینؒ سندھالی کے لئے
میری آنکھوں میں ترا جلوہ رہے

بایزیدؒ شاہ ادھنؒ کے لئے
پردۂ دوری مرے دل سے ہٹے

واسطے شاہ سراج الدینؒ کے
مجھ کو دکھلا جلوے اپنی ذات کے

از پئے حضرت علیؒ شبیر دلیر
دشتِ عرفاں کا بنا دے مجھ کو شبیر

پھر شاہِ حضرت عبد الشکورؒ
اپنے مظہر کا بنا مجھ کو ظہور

واسطہ ہے شاہ عبد اللہؒ کے
داغ عصیاں دور کر دل سے مرے

واسطے حضرت عطاء اللہؒ کے
کر عطا نعمت حقیقت کی مجھے

شہ فضیلؒ باصفا کے واسطے
ساغرِ وحدت پلا یارب مجھے

جو محمدؐ کے غلام باوفا ہیں
کر دے ان کے واسطے مجھ پر عطا

شہ نظام الدینؒ کی خاطر اے خدا
لذتِ دیدار کا ساغر پلا

پھر شہ قطب اویسؒ نامدار
فقر کی دولت سے کر دے کامگار

خسروِ دیں شاہ رمضانؒ کے لئے
مست کر دے بادۂ توحید سے

شاہ ڈھومنؒ قطبِ دوراں کیلئے
ان کا فیضِ قلب ہو حاصل مجھے

اور حبیب خاص رحمٰن کے لئے
سب بزرگوں کی محبت دے مجھے

دل نہ ہو میرا کبھی اندوہ گیں
کھول دے مجھ پر درِ حق الیقیں

اپنی ذاتِ خاص کا شیدا بنا
اور صفات پاک کا جلوہ دکھا

بادۂ وحدت سے مجھ کو مست کر
اور دوئی کے وسوسہ کو پست کر

Marfat.com

اپنے ذوق وشوق سے مخمور کر　　نور سے اپنے مجھے معمور کر
میرے تن میں میری جاں میں نور دے　　میرے دل میری زباں میں نور دے
اپنی راہِ عشق میں مجھ کو چلا　　اور جمالِ خاص کا شیدا بنا

دین و دنیا کے بنیں سب میرے کام
اور مرادیں میری بر آئیں تمام

آمین

(منقول از تنویر طریقت)

انتساب

والدِ مرحوم کے نام

نو آگہی کہ مرا از غروبِ ایں خورشید

چہ گنج ہائے سعادت زیانِ جان آمد

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم
قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
١٣٩١

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب

نام ولقب :- اسم گرامی جمال الدین احمد تھا اور لقب[1] خطیب۔ مگر بعض تذکروں میں قطب بھی لکھا ہے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

"خطیب و قطب خطاب داشت[2]"

اور مرزا آفتاب بیگ سہسرامی نے بھی یہی لکھا ہے :

"خطیب اور قطب خطاب آپ کا تھا[3]"

موصوف کا جو مطبوعہ دیوان ہمارے پیش نظر ہے اس کے سرورق پر بھی یہی لکھا ہوا ہے :-

"دیوان جمال الدین احمد قطب ہانسوی[4]"

مگر خود حضرت جمال الدین احمد نے "خطیب" ہی لقب اختیار کیا ہے۔ دیوان مذکور میں کئی جگہ لائے ہیں۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو :-

اے احمدِ خطیب جمالش نگر ز شوق ۔۔۔ تا کے کنی نگہ ز ہوس در جمال عید؟

---

[1] (الف) محمد قاسم ہندو شاہ استرابادی : "تاریخ فرشتہ"، مطبوعہ مطبع معمورہ بمبئی ۱۸۳۲ء، ۱۲۳۰ھ ص ۷۳۰ مقالہ دوازدہم

(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی : اخبار الاخیار بحوالہ اردو ترجمہ اخبار الاخیار مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ ص۔ ۱۰۰۔ از سید یسین علی صاحب

[2] غلام سرور لاہوری : خزینۃ الاصفیا۔ مطبوعہ ہوپ پریس۔ لاہور ۱۲۸۴ھ

[3] مرزا آفتاب بیگ، تحفۃ الابرار مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۳۲۳ھ۔ ص۔ ۴۴

[4] جمال الدین احمد ہانسوی : دیوان غزلیات و رباعیات۔ مطبوعہ مطبع چشمۂ فیض۔ دہلی ۱۸۸۹ء

Marfat.com

اسی طرح ایک قطعہ میں لائے ہیں ملاحظہ ہو :۔ (ج ۔ ا ص ۲۹۶)

از حدّ شرع مگذر اے احمد خطیب
راہ مراد سپر اے احمد خطیب
آں چیز ہا کہ کردی و ایں ہا کہ می کنی
بکشائے چشم و بنگر اے احمد خطیب
عمرت گذشت از چہل ہر روزہ یک گناہ
بنشیں و جملہ بشمر اے احمد خطیب (ص ۳۰۲، ج ۔ ۲)

تخلص آپ نے جمالؔ اور احمدؔ دونوں تخلص اختیار کئے ہیں ۔ چنانچہ آپ کے دونوں دواوین میں یہ تخلص آتے ہیں مثلاً دیوان غزلیات کا یہ شعر ملاحظہ ہو

روزے نوید ہی فرمان کا اے احمد سرگرداں
بار است ترا برمن ہر گاہ کہ می آئی» (ص ۲۹۵)

دوسرا شعر ملاحظہ کریں

منم احمد نزار و زار گشتہ ز ہجرت ایں چنینم ایں چنینم

اور یہ دو شعر ملاحظہ ہوں جن میں جمال تخلص اختیار کیا ہے ۔

آوازِ جمال خستہ بشنو کز آرزو دیت بیارب آمد (ص ۲۹۶)
جمالِ خستہ می گوید چو بینم ایں چنیں وقتے ہمیں آواز بر دارم زہے دولت زہے دولت
(ص ۔ ۲۹۷)

بہر کیف جمال الدین احمد ہانسوی نے جمالؔ اور احمدؔ دونوں تخلص اختیار کئے ہیں یہ متعین کرنا ذرا مشکل ہے کہ کس مدت تک جمال تخلص اختیار کیا اور کب سے احمدؔ تخلص اپنایا ہے ۔ دیوان میں مقدم و موخر دونوں تخلص نظر آتے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی زمانے میں دونوں تخلص اختیار کرتے تھے ۔

نسب حضرت جمال الدین احمد ہانسویؒ کا سلسلۂ نسب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر کیا ہے مثلاً شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری لکھتے ہیں

---

[1] آپ کا اسم گرامی نعمان تھا۔ ابو حنیفہ کنیت اور امام اعظم لقب تھا ۸۰ھ میں کوفہ میں تولد ہوئے اس زمانے میں عبدالملک بن مروان (متوفی ۸۶ھ) تخت خلافت پر متمکن تھا۔ یہ وہ مبارک عہد تھا جس میں چند صحابہ بھی تھے۔ مثلاً انس بن مالکؓ (متوفی ۹۳ھ) سہل بن سعدؓ (متوفی ۹۱ھ) وغیرہ۔

امام اعظمؒ کے بچپن کا دور بڑا پُر آشوب تھا۔ حجاج بن یوسف (متوفی ۹۵ھ) گورنر عراق نے ایک شورش برپا کر رکھی تھی۔ ہر طرف سراسیمگی کا عالم تھا۔ اس کی وفات کے بعد ۹۶ھ میں عبدالملک کا جانشین ولید اوّل بھی انتقال کر گیا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک (متوفی ۹۹ھ) تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور حالات اعتدال پر آئے۔

اسی زمانہ میں امام شعبی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۰۴ھ یا ۱۰۶ھ) کی تحریک پر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ شہر کے مشہور استاد حضرت امام حماد رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۰ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ فن فقہ کی تکمیل انہیں سے کی مگر فن حدیث میں اوروں سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ تہذیب التہذیب، تہذیب الاسماء، تذکرہ الحفاظ وغیرہ میں امام اعظم کے شیوخ حدیث کا ذکر ہے۔ امام حماد رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ موسیٰ بن کثیر ان کے جانشین ہوئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اہل کوفہ نے متفقہ طور پر موصوف کا جانشین بنا دیا۔ سلسلۂ درس و تدریس جاری ہوا اور اطراف و اکناف عالم سے لوگ مستفید ہوئے۔

۱۲۵ھ میں یزید دوم کے جانشین ہشام بن عبدالملک نے وفات پائی ان کے بعد

Marfat.com

"از نژاد ابو حنیفہ کوفی است"[1]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"سلسلہ نسب آپ کا حضرت امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے"[2]

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- ولید دوم، یزید سوم اور ابراہیم بن ولید یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے۔ اس زمانہ میں ابو مسلم خراسانی نے ملک میں سازشوں کا جال پھیلا رکھا تھا اور کوفہ اس کا خاص مرکز تھا ان حالات کے پیش نظر گورنر کوفہ یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے عراق کے تمام فقہا کو اپنے قبضہ میں لیا اور اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی افسر خزانہ کا عہدہ پیش کیا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر گورنر غضبناک ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ روزانہ دس درے لگائے جائیں اس پر بھی امام صاحب اپنے مقام پر جمے رہے بالآخر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور ۱۳۶ھ تک وہیں قیام فرمایا

۱۳۲ھ میں سلطنت اسلامیہ نے پہلو بدلا۔ بنو امیہ کا خاتمہ ہوا اور آل عباس برسر اقتدار آئے۔ اس خاندان کا پہلا حکمران ابو العباس سفاح (متوفی ۱۳۶ھ) اس کے بعد ابو جعفر منصور، اس کا بھائی جانشین ہوا۔ اس نے سادات پر بڑے ظلم کئے۔ مجبور ہو کر محمد نفس ذکیہ (متوفی ۱۴۵ھ) نے علم بغاوت بلند کیا۔ مگر وہ مارے گئے۔ ان کے بعد ان کے بھائی ابراہیم نے ان کا علم سنبھالا۔ امام اعظم نے چار ہزار درہم سے ان کی مدد کی۔ یہ بھی شکست کھا گئے۔ امام صاحب کی تائید کی وجہ سے خلیفہ وقت منصور کی آپ پر نظر تھی۔ چنانچہ اس نے دربار میں طلب کیا۔ آپ حاضر ہوئے اس نے بہانہ تراشنے کے لئے آپ کے سامنے عہدہ قضا پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا اس پر اس نے آپ کو قید کر دیا۔ یہ ۱۴۶ھ کا واقعہ ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے قید خانہ میں بھی سلسلہ درس و تدریس جاری رکھا۔ امام محمد رضی اللہ عنہ نے قید خانہ ہی میں آپ سے پڑھا تھا۔ منصور کو یہ ہر دلعزیزی ناگوار ہوئی اس نے زہر دلوا دیا

Marfat.com

"و نسب شریف وے بچند واسطہ بہ ابو حنیفہ امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ می رسد"[۳]
مولانا رحمان علی صاحب تحریر فرماتے ہیں
"انتساب او بہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی است"[۴]
ڈاکٹر زبید احمد صاحب لکھتے ہیں

The author was a descendant of the Imam Abu Hanifa and a great sufi in his age[۵]

حضرت جمال الدین احمدؒ نے خود اپنے دیوان میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ کی منقبت لکھی ہے۔

بیعت وارادت حضرت جمال الدین احمد ہانسویؒ سلسلہ چشتیہ میں شیخ فریدالدین گنج شکرؒ (متوفی ۶۶۸ھ) سے بیعت تھے۔ چنانچہ شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری لکھتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔ جب آپ نے اس کا اثر محسوس کیا تو سر بسجود ہو گئے اور اسی حالت میں جان۔ جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
(ماخوذ از "سیرۃ نعمان" مولفہ شبلی ۱۸۹۳ء) (ص۔ ۱۳ تا ۳۹)

[۱] ابوالفضل بن مبارک ناگوری: آئین اکبری مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس۔ کلکتہ ۱۸۷۷ء ج۔ ۲، ص۔ ۲۱۹

[۲] سید لیسین علی: ترجمہ اخبار الاخیار۔ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ ص ۱۰۰

[۳] مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیا مطبوعہ ہوپ پریس لاہور۔ ۱۲۸۳ھ

[۴] رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور۔ لکھنؤ۔ ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء ص ۲۴

[۵] Dr. M. G. Zubaid Ahmed, The contribution of India to Arabic Literature Published at Dikshit Press, Allahabad 1945 A.D. P-82.

Marfat.com

"بہ خطاب وفنونی پرداختے، ازاں باز داشتہ از شیخ فرید گنج شکر ارادت برگرفت"[1]

حضرت جمال الدین احمد دیوانِ غزلیات میں خود تحریر کرتے ہیں

نصیحت می کنی اے یار دینی	شنو تاکم نہ گردد وایں زیادت
برد در خدمتِ شیخ المشائخ	فریدالحق ولدین با ارادت
چو احمد شو مرید او ولیکن	نگہ می دار آدابِ عبادت[2]

(ج-۱، ص-۸۰)

ایک اور جگہ کہتے ہیں :-

پیرم فریدِ دیں من احمد مریدِ او	زاں می وہد بدستم فتراک پیرمن[3]

(ج-۱، ص-۱۰۳)

محبتِ شیخ حضرت جمال الدین احمد ہانسویؒ کو اپنے مرشد سے بے انتہا محبت تھی اس کا اظہار انہوں نے قصیدہ میں بھی کیا ہے اور رباعیوں میں بھی۔ چند رباعیاں ملاحظہ ہوں

در بحرِ یقیں دُرِ ثمیں پیرِ من است	بر خاتم معرفت نگیں پیرِ من است
بے شک من بے توشہ بمنزل برسم	چوں شیخ جہاں فریدِ دیں پیرِ من است

در مذہب عاشقاں فرید دیں است	در مجمعِ طالباں مزید دیں است
من نیز کنوں سالک و طالب گردم	چوں پیرِ من خستہ فریدالدین است

دانند دید دین پذیرفت مرا	جویاں مزید دیں پذیرفت مرا

[1] شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری: آئین اکبری۔ ج-۲، ص-۲۱۹ مطبوعہ بیپٹسٹ مشن پریس۔ کلکتہ ۱۸۷۷ء

[2] جمال الدین احمد ہانسوی: دیوانِ غزلیات۔ ص-۸۰ر۱۰۳۔ مطبوعہ چشمۂ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

[3] جمال الدین احمد ہانسوی: دیوانِ رباعیات۔ ص-۲۴ مطبوعہ مطبع چشمۂ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

Marfat.com

من گرچہ بدم لیک کنوں نیک شدم چوں شیخ فرید دین پذیرفت مرا

(ج - ۲، ص - ۲۰۴)

یہی عشق و محبت تھا جو کشاں کشاں آپ کو کئی بار ہانسی سے پاک پتن (اجودھن) لے گیا۔ چنانچہ امیر حسن علا سنجری نے ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیا "فوائد الفوائد" میں اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

دو شنبہ دہم ماہ ذی الحجہ سنتہ المذکور (۷۰۹ھ)

سعادت پائے بوس میسر شد۔ سخن دراں افتاد کہ مریداں کہ زیارت پیر خواہند کرد وہر یکے بعد از چندگاہ برود۔ بر لفظ مبارک راند کہ سہ کرت بخدمت شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین قدس سرہ العزیز رفتہ ام۔ ہر سال یکبار بعد ازاں کہ نقل فرمودہ ہفت بار دیگر رفتہ شدہ است یا شش بار۔ اما اغلب گمان آن ست کہ ہفت بار رفتہ شدہ است چناں کہ در خاطر ہمیں مقرر است کہ در حیات و ممات دہ بار رفتہ شدہ است بعد ازاں فرمود کہ شیخ جمال الدین ہفت بار رفتہ بود از ہانسی[1]

محمد بن احمد بدایونی نے "راحت القلوب" کے نام سے خواجگانِ چشت کے جو ملفوظات جمع کئے اس میں حضرت شیخ فرید الدینؒ کے ذکر میں شیخ جمال الدین ہانسویؒ کی حاضری کا جا بجا ذکر ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل مجالس میں ملاحظ فرمائیں

مجلس دوم، روز دو شنبہ، تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۶۵۵ھ ہجری

دولتِ قدم بوسی حاصل ہوئی۔ شیخ بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی... حاضرِ خدمت تھے

مجلس سوم روز چہار شنبہ، ۲۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ

دولتِ قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ برہان الدین غزنوی، شیخ جمال الدین ہانسوی... حاضر خدمت تھے

---

[1] امیر حسن علا سنجری المعروف بہ حسن دہلوی! فوائد الفوائد شریف (ملفوظات سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین اولیا دہلوی) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ ۱۳۲۶ھ۔ ص۔ ۱۴۱۔

Marfat.com

مجلس پنجم، روز پنجشنبہ، بتاریخ ۱۰ر شعبان المعظم ۶۵۵ھ

"دولت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی، حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے۔"

مجلس دہم، بتاریخ پنجم شوال المکرم ۶۵۵ھ ہجری

"سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی۔۔۔۔ حاضر خدمت تھے"

مجلس پانزدہم تاریخ بارہویں ماہ ذیقعدہ ۶۵۵ھ ہجری

"دولت قدم بوسی میسر ہوئی، مولانا بدرالدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے۔"

مجلس بست ویکم، بتاریخ نہم ماہ مذکور (ذی الحجہ ۶۵۵ھ)

"دولتِ قدم بوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر، شیخ جمال الدین ہانسوی، شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے اصفیاء حاضر خدمت مبارک تھے[۱]"

حضرت جمال الدین احمد محبتِ شیخ میں اتنے وارفتہ تھے کہ بیعت سے پہلے فتویٰ نویسی اور اس کے علاوہ جو دوسرے مشاغل تھے سب کو ترک کر دیا تھا حتیٰ کہ کھانا تک چھوڑ دیا تھا شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

"ایک روز ایک شخص ہانسی سے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا "میرا جمال کیسا ہے؟" عرض کیا "مخدوم جس روز سے حضور کے مرید ہوئے ہیں، کل اسباب اور مواضع، وشغلِ کتابت کو بالکلیہ ترک کیا ہے اور سخت فاقہ اور بلائیں کھینچتے ہیں" اس کلام سے حضرت شیخ فریدالدین بہت خوش ہوئے اور فرمایا "الحمدللہ بہت خوش رہتے ہیں[۲]"

۱؎ محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی: راحت القلوب۔ ترجمہ اردو گنج چہارم موسومہ بہ "معدن الیواقیت والجواہر" یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت قدس اسرار ہم مترجمہ غلام احمد بریاں۔ مطبوعہ مسلم پریس جھجر۔ ۱۳۱۴ھ ص ۲۲۲

۲؎ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ اخبار الاخیار۔ مترجمہ سید الثقلین علی صاحب۔

خلافت: یہی محبت اور عشق تھا جس کی وجہ سے آپ حضرت باباصاحبؒ کے منظورِ نظر تھے۔ چنانچہ حضرت باباصاحبؒ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دہلی جاکر واپسی میں جب ہانسی آئے تو اس وقت حضرت جمال الدین احمد کو خلافت سے نوازا، حضرت شیخ جمال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"مسموع است کہ حضرت شیخ المشائخ جمال الدین ہانسوی درہماں ایام بہ تشریف خرقہ متبرکہ ایشاں مشرف شدہ بود کہ حضرت شیخ الاسلام فریدالدین قدس سرہٗ از شہر دہلی بعد از وفات پیر خویش قطب الملۃ والدین بخطۂ ہانسی مراجعت نمودہ بود"[1]

حضرت جمال الدین ہانسوی، شیخ فریدالدین شکر گنج کے اَجلّہ خلفا میں سے تھے تمام تذکرہ نگاروں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

"حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کے بڑے خلیفہ اور جامع کمالات ظاہری و باطنی ہیں"[2]

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں:۔

"از اعاظم خلفائے شیخ فریدالدین گنج شکر است"[3]

مولانا رحمان علی تحریر فرماتے ہیں

"از اعاظم خلفائے شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سرہما جامع کمالاتِ ظاہر و باطن بود"[4]

---

[1] مولانا جمالی دہلوی: سیر العارفین۔ مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی۔ ۱۳۱۱ھ۔ ص۔ ۳۳۔

[2] سید یٰسین علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الاخیار، مطبوعہ مسلم پریس، دہلی۔ ۱۳۲۸ھ۔ ص۔ ۱۰۰۔

[3] مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء مطبوعہ ثمر ہند پریس، لاہور۔ ۱۲۸۳ھ

[4] رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء ص۔ ۴۲۔

Marfat.com

سید قربان علی لبسمل لکھتے ہیں :-

"آپ خلفاءِ عظام و منظورِ نظر حضرت بابا صاحبؒ قدس سرہٗ کے تھے"[1]

مرزا عبدالستار بیگ سہسرامی لکھتے ہیں :-

"آپ کے خلفائے عظام بے حد و حساب ہیں لیکن اعاظم خلفاء حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء اور حضرت خواجہ علاؤ الدین صابر اور حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی ..... ہیں"[2]

ڈاکٹر زبید احمد نے بھی لکھا ہے

The great grand desci[ple of] Mu'inal Din chishti who is held to be the king of all the Indian saints[3]

محمد نواب مرزا بیگ دہلوی نے لکھا ہے

" آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت گنج شکر کے تھے "[4]

مولا بخش نے "تذکرۃ المشائخ" میں جہاں حضرت بابا صاحب کے خلفاء کے نام گنائے ہیں وہاں لکھا ہے

" آپ کے پانچ خلیفہ ہیں اوّل قطب جمال الدین ہانسویؒ"[5]

---

[1] سید قربان علی لبسمل :- "دہشت بہشت" معروف بہ سوانحعمری خواجگانِ چشت" مطبوعہ رحمانی پریس ۔ دہلی ۱۹۲۶ء ص

[2] مرزا آفتاب بیگ سہسرامی : مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین ص

[3] Dr. M. G. Zubaid Ahmed: The Contribution of India to Arabic Literature Published at Dikshit Press Allahbad 1945 A.D. P—82

[4] مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ دہلوی : تحفۃ الابرار ۔ مطبع رضوی دہلی ۱۳۲۳ھ ص ۴۴ ص

[5] مولا بخش : تذکرۃ المشائخ ۔ ص ۔ ۸۰ ص

Marfat.com

نظرِ شیخ : حضرت جمال الدین احمدؒ کو شیخ فرید الدین گنج شکرؒ سے جتنا عشق تھا اتنا ہی حضرت باباصاحب کو بھی آپ سے انسیت اور محبت تھی چنانچہ جب شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ[1] (متوفی ۶۶۱ھ) نے حضرت باباصاحب سے شیخ جمال الدین احمد کو اپنے ہاں بلانے کی بار بار درخواست کی تو حضرت باباصاحب نے یہی فرمایا

"جمال الدین، جمالِ ما است"

اور باوجود مکرر التجا کے آپ کو نہ بھیجا[2]

حضرت باباصاحبؒ کے خلفاء میں حضرت جمال الدین احمد ہی کو یہ بلند مقام حاصل تھا کہ جس کسی مرید خاص کو باباصاحبؒ خلافت نامہ عطا فرماتے تھے تو اس سے یہ کہہ دیا کرتے کہ اس پر جمال الدین احمد سے مہر تصدیق ثبت کرالو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:-

"بارہ برس تک حضرت شیخ فریدالدین (گنج شکر) ان کی محبت سے ہانسی میں رہے اور ان کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ "جمال، میرا جمال ہے اور کبھی فرماتے کہ جمال! میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سر کے گرد پھروں اور جس کسی کو حضرت خلافت دیتے خلافت نامہ ان کے پاس بھیجتے اگر وہ قبول کرتے تب خلافت درست ہوتی اور اگر وہ رد کر دیتے تو شیخ بھی رد کر دیتے اور فرماتے "جمال کے پارہ کئے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا[3]

مفتی غلام سرور لاہوری نے حضرت شیخ دہلوی کے الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں

"شیخ فریدالدین را چنداں نظر توجہ و عنایت بجمال وے بود کہ تا دوازدہ[۱۲] سال

---

[1] شیخ عبدالحق: اخبار الاخیار۔ مطبع مجتبائی۔ دہلی ۱۳۳۲ھ۔ ص۔ ۶۸۔

[2] مرزا آفتاب بیگ معروف بہ محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی ۱۳۲۳ھ۔ ص۔ ۴۴ تو

[3] سید لیین علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الاخیار۔ مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ فن۔

Marfat.com

بسبب محبت دے در ہانسی قیام فرمودو درحق دے ارشاد کردے کہ "شیخ جمال جمال ما است واکثر فرمودے کہ " جمال الدین می خواہم کہ گرد سر تو بگردم" وہر کرا کہ شیخ خلافت دادے بعد تحریر خلافت نامہ نزد دے فرستادے واگر دے قبول فرمودے خلافت دے درست بودے واگر جمال الدین رد کردے باز شیخ خلافت او را قبول نداشتے"۔ [1]

سیّد قربان علی بسمل نے بھی یہی عبارت نقل کر دی [2] اور دوسرے تذکروں میں بھی یہی عبارت ملتی ہے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ حضرت بابا صاحبؒ خلافت نامہ دینے کے بعد اپنے خلیفہ کو حضرت جمال الدین احمد کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے اور خلیفہ کی خلافت کا تحقق، ان کی قبولیت یا عدم قبولیت پر ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی احمد صابر اور خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کے معاملے میں جو واقعہ پیش آیا وہ بطور حجت و برہان پیش کیا جا سکتا ہے۔

مقام جمال :۔ محمد قاسم ہندوشاہ استرابادی المعروف بہ "فرشتہ" نے تذکرۃ الاتقیا کے حوالہ سے اس واقعہ کو یوں لکھا ہے

"سہ کس "نظام" نام در خدمت شیخ بودند یکے [1] شیخ نظام پسر شیخ دوم [2] شیخ نظام خواہر زادہ شیخ، سوئم [3] شیخ نظام الدین اولیاء۔ چوں پسر شیخ مقام ابدال داشت ازیں جہت سجادہ بہ او نداد وچوں ہمشیرہ شیخ بسیار سعی کرد کہ سجادہ نشینی بہ پسرم عنایت شود شیخ حرمت او نگاہ داشتہ مثال نوشت و بخواہر زادہ گفت کہ " بہ ہانسی پیش جمال الدین ہانسوی رفتہ صحیح کن" ومولانا جمال الدین ہانسویؒ آں مثال را صحیح نکرد۔ او برگشتہ شکایت نمود۔ بآخر شیخ باز حسب الالتماس خواہر مثالے دیگر نوشتہ فرستاد و دریں کرت مولانا جمال الدین ہانسوی

---

[1] مفتی غلام سرور لاہوری :۔ "خزینۃ الاصفیاء" ۔ مطبوعہ ہو پ پریس لاہور۔ ۱۲۰۳ھ

[2] سیّد قربان علی : "بہشت بہشت" معروف بہ سوانح عمری خواجگان چشت مطبوعہ رحمانی پریس ۔ دہلی۔ ۱۹۲۴ء)

Marfat.com

اعراض شدہ آں نوشتہ را پارہ کردہ گفت "پارہ کردہ جمال الدین ہانسوی را شیخ نمی تواند دوخت" وبعدازیں بمدتے شیخ مثال سجادہ نشینی ولایت دہلی بشیخ نظام الدین اولیاء دادہ پیش مولانا جمال الدین ہانسوی فرستاد و وے خوش وقت شدہ ایں بیت دراں مثال نوشت۔ بیت

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

وکتبہ را صحیح نمودہ روانہ دہلی ساخت [۱]

مولانا حیدر علی سہسوانی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں

..... اپنی ہمشیرہ کے بہت سے اصرار سے بھانجے کے نام سجادہ نشینی کا فرمان لکھ کر فرمایا کہ تم ہانسی جاکر مولانا جمیل الدین[۲] ہانسوی سے اس پر صحیح کروالو لیکن جب مولانا جمیل الدین نے اس پر صحیح نہ کی تو آپ نے اپنی ہمشیرہ کے دوبارہ اصرار سے ایک اور فرمان لکھ کر بھیجا۔ اس مرتبہ مولانا جمیل الدین ہانسوی نے اس فرمان کو پھاڑ ڈالا۔ اس وقت جناب شیخ نے فرمایا کہ مولانا جمیل الدین کے پھاڑے کو شیخ نہیں سی سکتا۔" اور اس سے کچھ عرصہ بعد جناب شیخ نے دہلی کی سجادہ نشینی کا فرمان شیخ نظام الدین اولیاء کو دے کر ہانسی بھیجا۔ مولانا جمیل الدین بہت خوش ہوئے اور یہ شعر اس فرمان پر لکھ دیا۔ شعر

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

اور فرمان صحیح لکھ کر شیخ نظام الدین اولیاء کو روانہ دہلی کیا [۳]

---

[۱] محمد قاسم ہندو شاہ استرابادی المشہور بہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ مطبوعہ مطبع معمورہ بمبئی ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۲ء جلد دوم مقالہ دوازدہم ص ۷۲۹-۷۳۰۔

[۲] آپ کا اسم گرامی جمال الدین احمد ہی تھا "جمیل الدین" یا تو کاتب کی غلطی ہے یا مصنف کی غلط فہمی۔

[۳] حیدر علی سہسوانی: تاریخ الاولیاء مطبوعہ مطبع مہر نیمروز۔ بجنور ۱۸۸۷ء ص ۴۶۔

Marfat.com

مولانا ولایت علی صاحب نے بھی "سعد الاخبار" میں یہی قصہ نقل کر دیا ہے[1]۔ البتہ مرزا آفتاب بیگ دہلوی نے کچھ اختلاف کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں۔

"اور جس کسی کو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ اوّل جمال الدین کو ملاحظہ کراؤ۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر قصبہ اجودھن سے قصبہ ہانسی میں چوڈول پر سوار ہو کر خانقاہ حضرت شیخ جمال الدین میں آئے۔ آپ نے دروازۂ خانقاہ تک استقبال کیا اور باعزاز واکرام مسند پر بٹھایا۔ بعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر نے مثال قطیب کو مہر کرنے کے لئے آپ کے روبرو پیش کیا۔ اتفاقاً چراغ گل ہو گیا۔ حضرت علی احمد صابر نے فی الحال اپنے دم کی پھونک سے چراغ روشن کر دیا۔ جب آپ نے یہ حال دیکھا مثال ان کے ہاتھ سے کر چاک کر ڈالی اور کہا "دہلی بیچاری تاب تمہارے دم آتشیں کی نہیں رکھتی"۔ اس حرکت سے حضرت علی احمد صابر نے غصہ میں آن کر فرمایا کہ "تم نے میری مثال کو پارہ پارہ کیا میں تمہارے سلسلے کو"۔ آپ نے فرمایا "اول سے یا آخر سے" حضرت علی احمد نے فرمایا کہ "اول سے"۔ پھر حضرت موصوف نے اجودھن میں واپس آن کر تمام سرگزشت عرض کی۔ حضرت گنج شکرؒ نے فرمایا

"پارہ کردہ جمال را فرید نتواں دوخت"[2]

حضرت جمال الدین، حضرت بابا صاحبؒ کے ان مقبول بارگاہِ خلفاء میں ہیں جن سے حضرت بابا صاحبؒ نے اپنی علالت کے دوران دعا کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ مولانا جمالی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:۔

نقل است از حضرت سلطان الاولیاء والمشائخ نظام الملۃ والدین قدس سرہٗ درایّا

---

[1] ولایت علی: سعد الاخبار و تذکرۃ الابرار، مطبوعہ مطبع حسنی۔ آگرہ ۱۳۱۶ھ ص ۱۶۲-۱۶۳۔
[2] مرزا آفتاب بیگ معروف بہ محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع دہلی ۱۳۲۲ھ ص ۴۴ ۔

Marfat.com

میکہ من بحضرتِ ایشاں در قصبۂ اجودھن بودم اندام مبارک ایشاں تکسّرے صدب واقع شدہ چناں چہ مراد مولانا جمال الدین ہانسوی را و مولانا بدرالدین اسحاق و درویشں علی بہاری را اشارت فرمودکہ" بروید برائے صحت من درفلاں گورستان مشغول باشید"[1] الخ

ذوق شاعری | حضرت جمال الدین احمد ہانسوی جہاں ایک بلند پایہ صوفی تھے وہاں وہ ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مخدوم علاءالدین صابر کی ولایت دہلی کی سند چاک چاک کرنے والا جمالِ شعر سے ناآشنا ہوگا، مگر نہیں، ایسا نہیں ہے، جلال کے ساتھ ساتھ جمال بھی پوری تابناکی کے ساتھ جلوہ گر ہے ؎

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جباری   اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی

تذکروں میں آپ کے ذوق شاعری کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

"شیخ جمال الدین بعضے رسائل واشعار دارد کہ درمیانِ مردم یافتہ می شود ....."[2]

مولوی رحمان علی تحریر فرماتے ہیں :-

"صاحب ترجمہ رسائل واشعار دارد کہ درمیانِ مردم یافتہ می شوند"[3]

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں :-

"شیخ ہانسوی شاعر تھے اور ان کا ضخیم فارسی دیوان چھپ چکا ہے"[4]

قدیم تذکروں میں کہیں بھی حضرت جمال الدین ہانسوی کے دیوان فارسی کا ذکر نہیں ہے بلکہ بیشتر تذکروں نے تو آپ کی شاعری کے متعلق بھی خاموشی اختیار کی ہے اور کچھ میں ذکر ہے تو سرسری۔ مگر شیخ محمد اکرام نے صراحتاً لکھ دیا ہے ۔

---

[1] مولانا جمال دہلویؒ :- سیر العارفین۔ مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۳۱۱ھ۔ ص ۴۸ - ۴۹ -

[2] عبدالحق محدث دہلویؒ : اخبار الاخیار فی اسرار الابرار۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی۔ دہلی ۱۳۳۲ھ ص - ۶۸

[3] رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند۔ مطبع منشی نول کشور۔ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء ص ۴۳ -

[4] شیخ محمد اکرام : آب کوثر۔ طابع فیروز سنز۔ ۱۹۵۲ء -

Marfat.com

احقر کے پاس حضرت شیخ جمال ہانسوی کے دو مطبوعہ دیوان ہیں ایک دیوانِ غزلیات اور دوسرا دیوان رباعیات و قطعات۔ دیوانِ غزلیات ۱۸۸۹ء / ۱۳۰۷ھ میں مطبع چشمۂ فیض دہلی میں پیرجی رفیع الدین صاحب بہادر تحصیل دار صوبہ دہلی کی فرمائش پر طبع ہوا اس کے آخر میں مولوی امو جان صاحب المتخلص بہ ولی نے دیوانِ مذکورہ کا قطعہ تاریخ طباعت لکھا ہے جس کے آخر کے دو شعر یہ ہیں :-

جی میں سوچا کہ کیا لکھوں تاریخ
کہ ہوئی غیب سے ندا فی الحال
فکر مت کر ولی یہ مصرعہ پڑھ
اللہ اللہ نظمِ قطبِ جمال

۶۶ + ۶۶ + ۹۹ + ۱۰۰۲ + ۷۴ = ۱۳۰۷ [۴۲]

[۴۲] جمال ہانسوی رح : دیوانِ غزلیات مطبوعہ مطبع چشمۂ فیض ۔ دہلی ۱۸۸۹ء ص ۲۱۶ ۔

Marfat.com

خلیفہ اعظم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سلطان احمد عرف حضرت
مولانا محمد جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

معہ اولاد

پتہ
پیرزادہ محمد حنیف جمالی ہانسوی وارڈ نمبر ۸ مکان نمبر ۱۱۲
سرکلر روڈ نزد مسجد میونسپل کمیٹی شجاع آباد
ضلع ملتان

۱۔ رفع توہم :۔

اسم مبارک حضرت قطب صاحب دراصل سلطان بود۔ ہرگاہ شیخ الشیوخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر در ہانسی آمدند۔ بنجو آمان قطب صاحب کہ سلطان احمد بجمال الدین ملقب شدند۔

۲۔ تفصیل واجب الاظہار :۔

دیوان شیخ جمال محمد پنج پسر داشتہ۔ اول شیخ حسام الدین کہ بہ اولادِ او کہ عہدہ دیوانی تا ایں دم جاری است در ہانسی دوئم شیخ ابو الفتح کہ اولاد او کنجپورہ ضلع کرنال است۔ سوئم شیخ نعمت اللہ کہ اولاد ایشان در ہانسی و پیر جی رفیع الدین صاحب کہ در اولاد شیخ نعمت اللہ اند۔ چہارم شیخ یار محمد کہ اولاد ایشان در مورنڈ و ہانسی۔ پنجم شیخ مظفر کہ اولاد ایشان فتح پور جھنجنوں بود۔ دیوان شیخ قائم محمد دو پسر داشت۔ یکے شیخ جمال محمد کہ در بالا مذکور شد۔ دوئم شیخ ابو الحسن کہ اولاد ایشان قصبہ ڈھاٹرت تحصیل کیتھل ضلع کرنال بود۔ دیوان شیخ احمد والد دیوان شیخ نور محمد و ایشان والد دیوان شیخ قائم محمد مذکور دو پسر داشت۔ یکی دیوان شیخ نور محمد موصوف۔ دوئم شیخ اشرف کہ از اولاد ایشان پیرزادہ محمد حنیف و برادرش وغیرہ ہم در ہانسی و جمال پور اند۔ ایں شجرہ از کاوش پیرزادہ محمد ممتاز الاسلام کہ از اولاد امجاد حضرت شیخ سلطان احمد المعروف بشیخ الشیوخ الاسلام محمد جمال الدین احمد ہانسوی مرتب کردہ شد۔

انتباہ :۔ ایں شجرہ نسب حضرت قطب محمد جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ مع اولاد و احفاد او بہ تصیح خلاصہ خاندان نقاد و دودمان پیر جی رفیع الدین صاحب نبیرہ قطب صاحبؒ ممدوح بخط بر بخط احمد حسن چشتی تحریر گردیدہ مطبوع گردید۔ اللھما غفر لکاتبہ والمصحح و لحافہ کلھم اجمعین و نیز آنکہ از شجرہ مرتب کردہ پیر جی رفیع الدین صاحب نبیرہ قطبؒ صاحب ممدوح نقل کردہ پیرزادہ محمد حنیف نبیرۂ قطب صاحبؒ بہ زیور طبع و ہم آراستہ کرد۔

Marfat.com

حضرت نوح پیغمبر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام آدم ثانی
سام
گیومرث
نوشیروان عادل ملتہی
سلطان شہنشاہِ ایران
ہرمز
کیکاؤس
ثابت
آں چراغ شریعت دملت آں شمع دین آں امام جہاں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان کوفی رضی اللہ عنہ
خواجہ عبدالسلام عرف شیخ حماد امام زادہ
خواجہ سلطان عبدالصمد رضی اللہ عنہ
خواجہ سلطان عبدالرشید

خواجہ سلطان عبداللہ رضی اللہ عنہ
خواجہ سلطان ابوبکر رضی اللہ عنہ
خواجہ سلطان ابراہیم رضی اللہ عنہ
خواجہ شیخ مظفر رضی اللہ عنہ
خواجہ سلطان محمود رضی اللہ عنہ
خواجہ سلطان حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سلطان احمد المعروف قطب الاقطاب محمد جمال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
حضرت قطب برہان الدین صوفی ہانسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
حضرت قطب نور الدین نورجہاں رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
حضرت دیوان برہان الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

دیوان مولانا فرید الدین حضرت گنج علم رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
حضرت دیوان شیخ محمد امیر رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
حضرت دیوان فرید الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہ گنج رواں ہانسوی
حضرت دیوان محمد لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
دیوان شیخ احمد ہانسوی

دیوان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی	شیخ اشرف ہانسوی

دیوان شیخ قائم محمد ہانسوی

دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی	پیر ابوالحسن ڈہالٹرت

Marfat.com

دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد عہدہ دیوانی و دیگر ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسی میں رہی اور اب پاک پتن شریف و چک نمبر ۱۶/S.P. تحصیل پاک پتن میں آباد ہے۔

دیوان جلال محمد ہانسویؒ

- دیوان شیخ حسام الدین ہانسویؒ
  - دیوان اجمیری
    - دیوان بدرالدین
      - دیوان عبداللطیف
        - دیوان غلام امام الدین عرف پیر مانا
          - دیوان قلندر بخش
            - دیوان فضل عظیم
              - دختران گزشت
            - پیر عبدالرحمٰن
              - دیوان عبدالحکیم
              - پیر عبدالکریم لاولد
          - پیر احمد بخش لاولد
          - پیر فضل الرحمٰن لاولد
          - پیر حبیب الرحمٰن
            - پیر سیف الرحمٰن
              - صغراں بیگم بیوہ اش
          - پیر عبدالغفور
            - پیر محمد شفیع
              - پیر محمد امتیاز الاسلام
              - پیر محمد ممتاز الاسلام
      - پیر خیرالدین
- شیخ ابوالفتح
- شیخ نعمت اللہ
- شیخ یار محمد
- شیخ منظو

پیر خیر الدین

پیر قطب الدین

- پیر ضیاء الدین
  - پیر ظہور الدین
    - پیر محمد حسن عرف مدد شاہ
      - ملکہ بیگم بیوہ اش
  - پیر نظیر الدین
    - پیر رحیم الدین لاولد
- پیر سراج الدین
  - پیر شہاب الدین
    - پیر حمید الدین لاولد
    - پیر اسرار الحق لاولد
- پیر امام الدین
  - پیر امیر الدین
    - پیر عبدالکریم
      - پیر قمر الاسلام لاولد
      - پیر فیاض الاسلام
        - شمع اختر دختر ش
    - پیر عبدالعزیز عرف منصب
      - پیر عبدالغنی لاولد
      - پیر عظیم الدین لاولد
- پیر نصیر الدین
  - پیر ظفر الدین لاولد

شیخ ابوالفتح بن دیوان جلال محمد ہانسوی کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۴۷ء تک موضع کنجپورہ ضلع کرنال میں رہے اور اب سرگودھا میں آباد ہیں

- دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی
  - شیخ ابوالفتح
    - شیخ فضل اللہ
      - شیخ فخر اللہ
        - حافظ قادر بخش
          - حافظ الٰہی بخش (لاولد)
          - حافظ محمد بخش
            - غلطت اللہ
            - احمد سعید
            - حافظ محمد بہرام
            - حافظ رحمت اللہ (لاولد)
          - حافظ محمد علی
            - رحیم علی (لاولد)
            - حافظ نثار علی
              - قاری محمد علی
                - اکرام اللہ
                  - محمد سعد اللہ
                  - محمد سعید
                    - محمد حسین
                  - مسعود احمد
              - شیخ نظر محمد (لاولد)
          - حافظ بشارت علی
            - حافظ حبیب الرحمٰن (لاولد)
            - بہادر علی (لاولد)
          - حافظ حبیب اللہ (لاولد)

Marfat.com
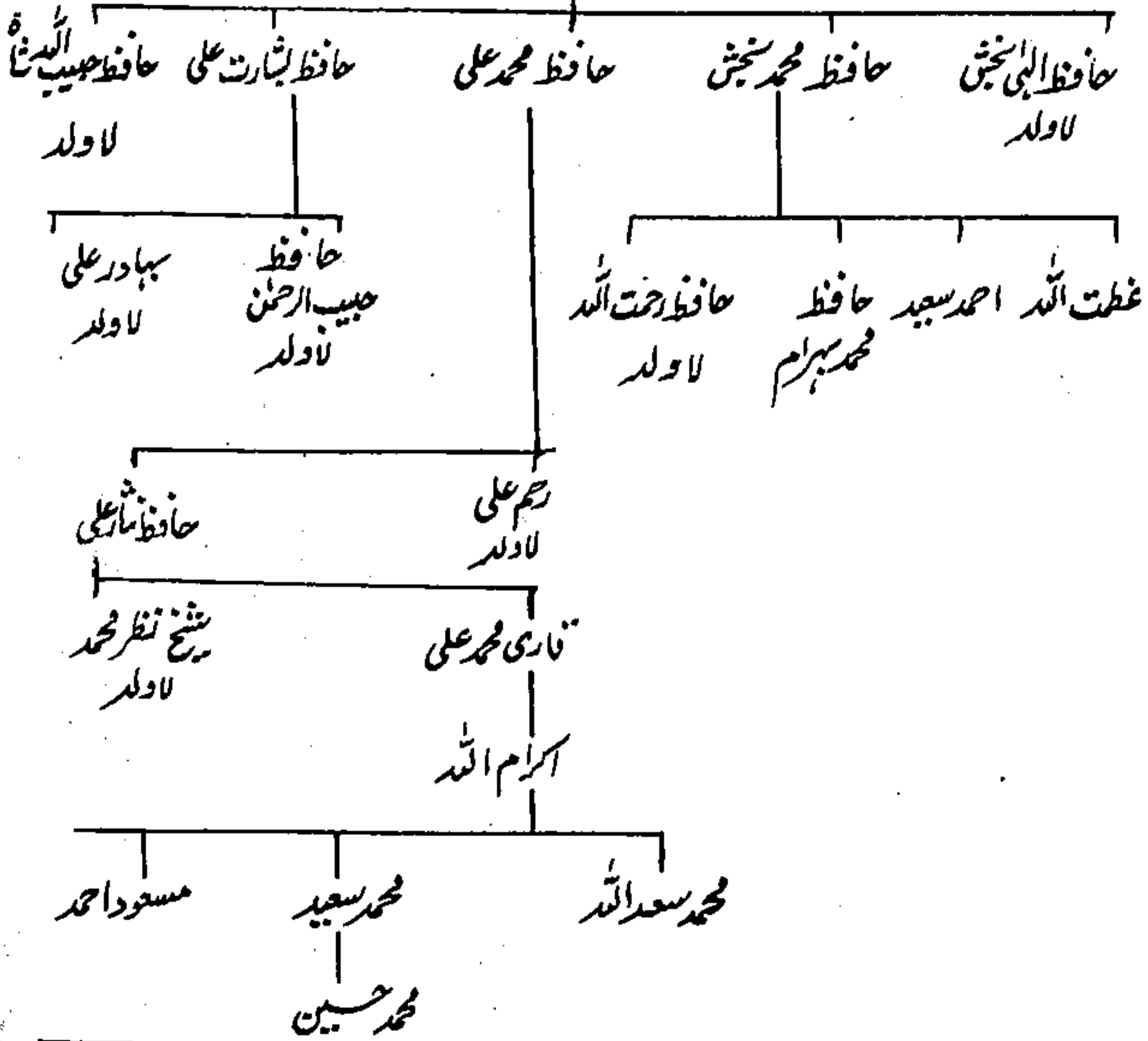
شیخ نعمت اللہ دیوان شیخ جلال محمد کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسی میں رہی، اور اب ملتان شہر میں آباد ہیں۔

Marfat.com

شیخ یار محمد بن شیخ جلال محمد کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک مورنڈہ روپڑ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ اور ہانسی میں رہے۔ اور اب چک ۲۲/۲-R تحصیل اوکاڑہ، اوکاڑہ شہر میں آباد ہے

لال محمد
قلندر بخش
نیاز احمد
فتح محمد
احمد بخش
اسعد اللہ
محمد بخش
فضل کریم
لاولد
غلام چشتی
غلام قادر
لاولد
محمد اسماعیل
عبدالکریم
عبداللہ عرف
ولایتی دختر اش
عبدالرحمٰن
محمد اسحاق
عبدالرحیم
عبدالرزاق
اقبال حسین
انور حسین
منور حسین
جاوید اقبال
شاہد اقبال
زاہد اقبال
محمد الیاس
محمد ادریس
محمد اسلم
طارق محمود
ریاض احمد
اختر حسین

Marfat.com

نیاز احمد
اسعد اللہ
محمد حسین
امیر الدین
کریم بخش
دیدار بخش
کرم بخش
لاولد
فدا حسین
نبی بخش
عطا محمد
قمر الدین
عبد الکریم
برکت اللہ
جعفر حسین
ظہیر الدین
بشیر الدین
لاولد
ملکہ بیگم
دختر اش
حاتم حسین
مجرد رفت
بلقیس بیگم
دختر اش
سخی اللہ
عظیم اللہ
رحیم اللہ
لاولد
شمشاد بیگم
دختر اش
ارشاد بیگم
دختر اش
سلیم اللہ
محمد حسین
لاولد
سعد الدین
نصیر الدین
مسماۃ عزیزہ بیوہ اش
حفیظ اللہ
لاولد
صالح محمد
محمد اشفاق
محمد اکرام
محمد نذیر
منظور احمد
محمد اکرم
منیر حسین
بشیر حسین
مشتاق احمد

Marfat.com

شیخ منظفر بن شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک فتح پور و جھنجھنوں ریاست جے پور میں رہی اور حیدر آباد سندھ میں آباد ہیں۔

Marfat.com

پیر ابوالحسن کی اولاد قصبہ ڈھاٹرت تحصیل کیتھل ضلع کرنال میں تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک آباد رہے اور اب شہر حیدر آباد سندھ، بوریوالہ اور شیخوپورہ میں آباد ہے

- دیوان شیخ قائم محمد ہانسوی
  - پیر ابوالحسن ڈھاٹرت
    - پیر عباد اللہ
      - پیر الٰہی بخش
        - مولوی محمد علی
          - پیر امام محمد
            - پیر محمد اکبر لاولد
            - پیر عبدالصمد
              - پیر نثار احمد
                - پیر نیاز احمد عرف بندو
                - پیر نذیر احمد عرف چھیمی
            - پیر آفتاب عالم
            - پیر محمد مستقیم
              - پیر محمد سلیم
              - پیر محمد نسیم
                - پیر محمد منقیم
                  - پیرزادہ فخر الدین
                - پیر محمد اسلام عرف پیر بلی
                  - پیرزادہ انوار الاسلام
          - پیر غلام غوث
            - پیر محمد ظہور الدین
              - پیر محمد شفیع
                - پیر عبداللطیف
                  - پیرزادہ عبدالعزیز
                - پیر محمد صدیق مجرد رنت
            - پیر محمد امیر الدین لاولد

نثار احمد

- نیاز احمد
  - شبیر احمد
    - شکیل احمد
    - عقیل احمد
    - کفیل احمد
  - انیس احمد
    - محمد آصف
    - محمد زاہد
- نذیر احمد
  - شمشاد احمد
  - وکیل احمد
  - امیر احمد
  - منیر احمد

Marfat.com

شیخ اشرف کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسی ضلع حصار میں رہی اور شجاع آباد شہر ضلع ملتان۔ اوکاڑہ شہر ضلع ساہیوال اور لاہور ماڈل ٹاؤن میں آباد ہے۔

دیوان شیخ احمد ہانسوی
- شیخ اشرف ہانسوی
  - پیر ولی اللہ ہانسوی
    - پیر قطب عالم
      - پیر امام بخش عرف دیوان امن
        - پیر غلام غوث
          - پیر فضل علی
            - پیر محمد حسن علی
              - پیرزادہ اشفاق حسین
              - پیرزادہ اقبال حسین۔ مجرد رفت
          - پیر مظہر علی لاولد
  - پیر احمد اللہ ہانسوی
    - پیر جمال بخش
      - پیر نظام بخش
        - پیر غلام علی عرف گامی شاہ
          - پیر فضل کریم
            - پیر ظہیر الدین عرف بڑا بندو
              - پیرزادہ محمد حنیف
              - پیرزادہ محمد ارشاد
            - پیر ضمیر الدین
              - پیرزادہ احسان الدین مجرد رفت
          - پیر محمد عظیم
            - پیر اکرام الدین عرف چھوٹا بندو لاولد
        - پیر نبی بخش لاولد
      - پیر احمد بخش
        - پیر حسین بخش دختر مجیدہ بیگم گزاشت
          - پیر قلندر بخش
            - پیر محمود علی بندی
              - پیر عبد السلام
              - پیر عبد الشکور السلام بار ایٹ لا
            - پیر علاؤ الدین عرف اللہ دیا لاولد
          - پیر عبد الصمد
            - پیر عبد المجید لاولد
            - پیر عبد الوحید لاولد
            - پیر اللہ بندہ لاولد
      - پیر علیم بخش
        - پیر محمد بخش
        - پیر وڈا بخش عرف دارا

Marfat.com

پیرزادہ اشفاق حسین
پیرزادہ محمد حنیف
پیرزادہ محمد ارشاد
پیر عبد السلام
مسٹر جسٹس
پیر عبد الشکور السلام
بار ایٹ لاء
پیرزادہ محمد اشتیاق حسین
محمد اعجاز حسین عرف شیر شاہ
محمد ابرار حسین
عبد الرشید عرف غلام فرید
پیرزادہ محمد سعید
پیرزادہ محمد نسیم
پیرزادہ محمد نعیم
پیرزادہ نجم السلام
پیرزادہ انجم السلام
پیرزادہ مصباح السلام
پیرزادہ ضیاء السلام
پیرزادہ تنویر السلام
پیرزادہ عادل السلام
پیرزادہ منور السلام

Marfat.com

وما توفیقی الا باللہ

الحمد للہ کہ درین جز و زمان میمنت فرجام ملفوظات نادرہ مسمیٰ بہ

ملہمات من

تصنیف حضرت قدوۃ السالکین قطب جمال الدین احمد ہانسوی

ناشر

پیرزادہ عبد الشکور السلام

ایل ایل - ایم (لندن) ایل ایل - ایم (بیل) بیرسٹر ایٹ لاء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع میکنم بنام خدا کہ او بسیار مہربان و بخشندہ است

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے کہ وہ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الحمد للہ رب العلمین ۰ والعاقبۃ

حمد و سپاس مر خدائے راکہ پروردگار عالمیان است و نیکی آخرت

سب تعریفیں اللہ کو ثابت ہیں جو پروردگار دو جہان کا ہے اور حسن آخرت

للمتقین ۰ والصلوۃ والسلام علی رسولہ

مر پرہیزگاران راست و رحمت حق تعالیٰ و سلامتی او بر فرستادہ او

متقیوں کے لئے ہے اور درود اور سلام نازل ہوجیو

محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۰ اما بعد

کہ نامش محمد است و بر آل او و یاران او ہمہ امابعد پس

اسکے رسول مقبول پر کہ نام پاک جسکا محمد ہے اور انکی آل اور اصحاب کل پر بعد اسکے

فہذہ الرسالۃ المتبرکۃ من ملہمات

ایں رسالہ البیت متبرکہ از ملہمات

واضح ہو کہ اس رسالہ متبرکہ میں ملہمات

Marfat.com

مَوْلَانَا الشَّیْخُ الْاَجَلِّ الْاِمَامِ الْعَارِف

صاحب ما بزرگ عمدہ تر پیشوائے شناسائے

حضرت شیخ کامل اور عارف واصل امام العارفین

بِاللّٰہِ جَمَالُ الدِّیْنِ الْہَانْسَوِیْ رَحْمَۃُ

خداوند نام مبارکش جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ

اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ التَّوْبَۃُ مَاحِی الْحَوْبَۃِ وَلَہٗ

خدائیتعالیٰ بروے - کہ گفت او توبہ کردن از نواہی محو کنندۂ گناہ است

اللہ علیہ کے مندرج ہیں کہا شیخ صاحب نے کہ توبہ مٹانے والی گناہوں کی ہے

یَا اَحْمَدُ فِیْکَ خَصَائِلُ حَمِیْدَۃٌ وَّخَصَائِلُ ذَمِیْمَۃٌ

اے احمد در تو خصلت ہائے نیک وخصلت ہائے

اور نیز اے احمد تجھ میں خصائل حمیدہ بھی ہیں اور خصائل

فَاحْفَظِ الْحَمِیْدَۃَ بِالطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

بد ہستند نگہدار خصلت ہائے نیک را بطاعت ہا و بندگی ہا

ذمیمہ بھی پس خصائل حمیدہ کو طاعات اور عبادات سے

وَامْحُ الذَّمِیْمَۃَ بِالرِّیَاضَاتِ وَالْمُجَاھَدَاتِ

محو کن بد ہیا را بہ محنتہا وکوششہا

محفوظ رکھ اور خصائل ذمیمہ کو ریاضات اور مجاہدات سے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ مَجْمَعُ الطَّاعَاتِ

اے احمد نماز مفروضہ جائے جمع شدن طاعت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز مجمع طاعات

وَمَخْزَنُ الْعِبَادَاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ

و خزانہ عبادت ہاست اے احمد نماز

اور مخزن عبادات ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

كَالْجَسَدِ وَالْحُضُوْرُ كَالرُّوْحِ وَكُلُّ صَلٰوةٍ

ہم چوں تن است وحضوری نماز ہم چوں جان است و ہمہ نماز

نماز مثل جسم کے ہے اور حضوری مثل روح کے اور جس نماز میں حضوری

لَيْسَ فِيْهَا الْحُضُوْرُ كَجَسَدٍ لَيْسَ فِيْهَا الرُّوْحُ

کہ نیست درو حضور مانند جسد است کہ نیست درو جان

نہیں وہ مثل اوس جسم کے ہے جس میں روح نہیں

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ

اے احمد نماز بہترین عبادت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز سب عبادتوں سے افضل ہے

وَمِفْتَاحُ السَّعَادَاتِ فَلَمْ يُقِمْهَا اِلَّا مُؤْمِنٌ

و کلید سعادت ہاست پس برپا نمیدارد او را مگر مؤمن

اور ہر سعادت کی کنجی ہے پس ادا نہیں کرتا اسکو مگر مؤمن

قَوِیٌّ وَمُسْلِمٌ تَقِیٌّ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اَقْوَی الْکَرَامَاتِ

که اعتقاد قوی دارد و مسلمانی پرہیزگار است اے احمد بسیار قوی کرامات

قوی اور مسلم تقی اور الہام ہوا اے احمد بڑھکر کرامت

اَنْ یُّوَفِّقَ الْعَبْدُ لِاَدَاءِ الصَّلٰوۃِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

آنست که توفیق یافته باشد بنده برائے ادا کردن نماز اے احمد

یہ ہے کہ بندہ کو ادائے نماز کی توفیق دیجاوے اور الہام ہوا اے احمد

اَحْضِرْ قَلْبَکَ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَجِدَ

حاضر ار دل خود را در نماز تا بیابے

نماز میں دل کو حاضر رکہہ تاکہ تجھے

لَذَّۃَ الْمُنَاجَاتِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْحُضُوْرُ

تو لذت عاجزی بخدا اے احمد حضور

لذت مناجات کی حاصل ہو الہام ہوا اے احمد

فِی الصَّلٰوۃِ نُوْرٌ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ عَیْنٌ وَنُوْرُھَا

در نماز نور ست چراکه نماز چشم است و نور او

نماز میں حضوری ہونا نور ہے کیونکہ نماز آنکھ ہے اور اسکا نور

حُضُوْرٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الصَّلٰوۃُ مَعَ الْحُضُوْرِ

حضور ست اے احمد نماز گزاردن با حضور

حضور ہے اور الہام ہوا اے احمد نماز حضوری کے ساتھ

Marfat.com

كَمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الطُّوْرِ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ

ہمچو موسیٰ است بر وے سلام خدا در کوہ طور اے احمد

جیسے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلصَّلٰوةُ بِلَا حُضُوْرٍ وَذِهْنٍ كَالطَّعَامِ بِغَيْرِ

نماز بغیر حضور و ذہن مانند طعام ست کہ بے نمک

نماز بغیر حضور کے مثل اس طعام کے ہے جس میں نمک

مِلْحٍ وَدُهْنٍ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَيْسَ

و بے روغن باشد اے احمد ہر نماز یکہ نیست

اور روغن نہو اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نماز میں حضور نہیں

فِيْهَا الْحُضُوْرُ كَالْقَمَرِ الْمَخْسُوْفِ ذَهَبَ

دراو حضور مانند ماہیست مخسوف یعنے گرفتہ باشد ۱۲ کہ بر و د

وہ مثل اس چاند کے ہے کہ جس میں نور نہیں

عَنْهُ النُّوْرُ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ حُضُوْرُ الْقَلْبِ فِي

ازو نور اے احمد حضور دل در

اور الہام ہوا کہ اے احمد حضور دل

اَلصَّلٰوةِ نُوْرٌ كَالْاٰيٰتِ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَحَبَّ

نماز نور است ہم چون نشانیہا اے احمد وقتیکہ دوست مے دارد

نماز میں نور ہے مثل آیات قرآنی کے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب دوست رکھتا ہے

Marfat.com

اللهُ عَبْدًا وَفَّقَهُ لِلطَّاعَةِ وَاِذَا اَبْغَضَہٗ

اللہ تعالیٰ بندہ را توفیق مے بخشد مر او را بعبادت وقتیکہ غضب کند

اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو تو توفیق دیتا ہے اوسکو عبادت کی اور جب غضب کرتا ہے

اللهُ وَدَعَهُ فِي الْمَعْصِيَةِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

باو اللہ تعالیٰ مے اندازد اورا در معصیت اے احمد

اللہ کسی بندہ پر تو چھوڑتا ہے اوسکو گناہ اور معصیت پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلذِّكْرُ حَلَاوَةُ اللِّسَانِ وَرَاحَةُ الْجِنَانِ

ذکر اللہ تعالےٰ شیرینی زبانست و آرام دلست

ذکر اللہ تعالےٰ حلاوت زبان ہے اور راحت دل وجان ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الذِّكْرُ مُجْبِرُ الْفُؤَادِ وَمُثْبِتُ الْوِدَادِ

اے احمد ذکر مجبر دلہاست وثابت کنندہ دوستی است

اور الہام ہوا اے احمد ذکر بھتی دلوں کی ہے اور ثابت کرنیوالا دوستی کا ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الذِّكْرُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلذَّالُ وَالْكَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد لفظ ذکر راسہ حرفست اول ذ دوم ک ودرا

اور الہام ہوا اے احمد ذکر کے تین حرف ہیں ذال کاف رے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّكَاءِ وَالْكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس ذال کنایت است از ذکاء وکاف کنایت ست از

پس ذال مراد ہے ذکاء سے اور کاف مراد ہے

الكِياسَةِ وَالرِّاءُ عِبارَةٌ عَنِ الرِّقَّةِ فَمَن

مانائی در کنایت است از رقت یعنی سوز دل

کیاست سے اور رے رقت سے پس جو شخص

ذَكَرَ الْمَوْلٰى لَصارَ ذَكِيَّ الْقَلْبِ وَكَيِّسَ النَّفْسِ

کسیکہ یاد کند خدائیتعالیٰ ہر آئینہ کردد پاک دل وشکستہ نفس امارہ

ذکر مولیٰ کرتا ہے وہ ذکی القلب اور کیّس النفس

وَصاحِبَ الرِّقَّةِ وَلَهُ يا اَحْمَدُ اِذا ذَكَرْتَ

وخداوند رقت اے احمد وقتیکہ یاد کنی ذات

اور صاحب الرقت ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو اپنی ذات اور

نَفْسَكَ فَكَاَنَّما نَسِيْتَ رَبَّكَ وَلَهُ يا اَحْمَدُ

خودرا پس گویا کہ فراموش کردی رب خودرا اے احمد

نفس کو یاد رکھے گا تو گویا اپنے رب کو فراموش کرے گا۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ غَفَلَ عَنِ الذِّكْرِ فَقَدْ حَرَّمَ خَيْرًا وَلَهُ

کسیکہ غافل باشد از یاد خدا تعالیٰ پس تحقیق حرام کرد نیکی را بر خود

جو کوئی غافل ہوا ذکر خدا تعالیٰ سے اوسنے حرام کیا نیکی کو اپنے اوپر اور

يا اَحْمَدُ اِلْزَمِ الْعِبادَاتِ وَمَنْ وُفِّقَ لَهُ الذِّكْرُ فَقَدْ

اے احمد لازم گیر عبادت ہا وکسیکہ توفیق دادہ شد با یاد خدا تعالیٰ پس

الہام ہوا کہ اے احمد لازم پکڑ عبادات کو اور جو شخص توفیق دیا گیا ہے ذکر کے لئے پس تحقیق

Marfat.com

فقد اعطی افضل الکرامات وله یا احمد طوبیٰ

پس داده شود بهترین بزرگی و کرامتها اے احمد نیکی و خوبی

پس عطا کی گئی ہے اوسکو کرامت یعنے عبادت کی توفیق بڑی کرامت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

لمن قام فی المقام فی الاسحار فاشتغل

مر کسے را کہ قایم باشد در جاے در سحر و مشغول باشد

خوشخبری ہے اوسکے لیے جو قایم ہوا کسی جگہ صبح کے وقت اور مشغول ہوا

بالصلوٰة والتلاوة والاستغفار وله یا

بنماز وخواندن قرآن وطلب مغفرت اے

بنماز اور تلاوت اور استغفار میں اور الہام ہوا کہ اے

احمد رب قریب بعید ورب بعید قریب

احمد بسیار نزدیکان دورند وبسیار دوران نزدیک

احمد بہت سے قریب بعید ہیں اور بہت سے بعید قریب ہیں

وله یا احمد الذکر ذکران ذکر العبد

اے احمد ذکر دو ذکر اند ذکر بنده

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر دو ہیں ایک ذکر بندہ کا

وذکر الرب ذکر العبد التوبة والانابة

و ذکر رب ذکر بنده توبه از گناهاں کردن و امیدوار بودن

دوسرا ذکر رب کا ذکر بندہ کا توبہ اور انابت سے۔

Marfat.com

وَذِكْرُ الرَّبِّ اَلْقَبُوْلُ وَالْاِجَابَةُ وَلَهٗ يَا

وذکر رب آنکہ توبہ قبول کند واجابت فرماید

اور رب کا ذکر قبول اور اجابت ہے

اَحْمَدُ طُوْبٰى لِمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ فِىْ جَوْفِ

اے احمد خوشے مر آن کسے راکہ یاد کرد پروردگار خود را در وسط

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہے اُس شخص کو جو ذکر کرے اپنے رب کا

اللَّيَالِىْ وَالْوَيْلُ عَلٰى مَنْ بَاتَ فِى الْمَعْصِيَةِ

شبہا وخرابی بر آن کس کہ شب بگزارد بگناہاں

راتوں کو اور خرابی ہے اوسکے لئے جو رات کاٹے گناہوں میں

وَلَا يُبَالِىْ وَلَهٗ اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

وبے باک باشد اے احمد طالب دنیا

اور نہ پرواہ رکھے اوسکی الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

مَغْرُوْرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى مَسْرُوْرٌ وَطَالِبُ

مغرور است وطالب آخرت خوشحال است

مغرور ہے وطالب عقبیٰ کا مسرور ہے

الْمَوْلٰى مَنْصُوْرٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

وطالب خدا تعالےٰ سرفراز است اے احمد

اور طالب مولیٰ کا منصور ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَالِبُ الدُّنیَا جَاھِلٌ وَطَالِبُ الْعُقْبیٰ

طالب دنیا نادان ست و طالب عقبےٰ

طالب دنیا کا جاہل ہے اور طالب عقبےٰ کا

عَاقِلٌ وَطَالِبُ الْمَوْلیٰ کَامِلٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

دانا است و طالب خدا تعالیٰ کامل است اے احمد

عاقل ہے اور طالب مولیٰ کا کامل ہے اور الہام ہوا اے احمد

طَالِبُ الدُّنیَا مَرْدُوْدٌ وَطَالِبُ

طالب دنیا مردود است و طالب

طالب دنیا کا مردود ہے اور طالب

الْعُقْبیٰ مَوْدُوْدٌ وَطَالِبُ الْمَوْلیٰ مَحْمُوْدٌ

عقبیٰ دوست داشتہ شدہ و طالب خدا تعالیٰ ستودہ شدہ

عقبیٰ کا مودود ہے اور طالب مولیٰ کا محمود ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنیَا مَغْبُوْنٌ

اے احمد طالب دنیا زیاں کار است

اور الہام ہوا اے احمد طالب دنیا کا مغبون ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبیٰ مَیْمُوْنٌ وَطَالِبُ الْمَوْلیٰ

و طالب عقبےٰ مبارک کار است و طالب خدا تعالےٰ

اور طالب عقبےٰ کا میمون ہے اور طالب مولےٰ کا

Marfat.com

مَامُونٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا مَحْرُوْمٌ طَالِبُ

امن داده شده اے احمد طالب دنیا محروم است و طالب

مامون ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا محروم ہے اور طالب

الْعُقْبٰی مَرْحُوْمٌ لَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا مَخْذُوْلٌ

آخرت بخشنده شده اے احمد طالب دنیا مخذول است

عقبیٰ کا مرحوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا مخذول ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مَخْدُوْمٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا

طالب عقبیٰ یعنے آخرت بزرگ است اے احمد طالب دنیا

اور طالب عقبیٰ کا مخدوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

هَالِكٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی سَالِكٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی

ہلاک شونده است و طالب آخرت راه راست رونده و طالب خدا تعالیٰ

ہالک ہے اور طالب عقبیٰ کا سالک اور طالب مولےٰ کا

مَالِكٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا اَسِیْرٌ وَ

مالک است اے احمد طالب دنیا پائے بند است

مالک ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا اسیر ہے

طَالِبُ الْعُقْبٰی بَصِیْرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی اَمِیْرٌ

و طالب آخرت بینا است و طالب خدا تعالیٰ امیر است

اور طالب عقبیٰ کا بصیر ہے اور طالب مولیٰ کا امیر ہے

Marfat.com

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا صَغِیْرٌ وَّطَالِبُ
اے احمد طالب دنیا خرد است وطالب
اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا صغیر ہے اور طالب

الْعُقْبٰی کَبِیْرٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی
آخرت بزرگ است وطالب خدا تعالےٰ
عقبیٰ کا کبیر ہے اور طالب مولےٰ کا

خَطِیْرٌ وَّلَہٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا ذَلِیْلٌ
بزرگ تر است اے احمد طالب دنیا خوار
خطیر[1] ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا ذلیل ہے

وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی جَلِیْلٌ وَّطَالِبُ
وطالب آخرت باکرامت وطالب
اور طالب عقبیٰ کا جلیل ہے اور طالب

الْمَوْلٰی خَلِیْلٌ وَّلَہٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ
خدا تعالےٰ دوست تر است اے احمد طالب
مولےٰ کا خلیل ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْیَا دَنِیٌّ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی غَنِیٌّ
دنیا کمینہ است وطالب آخرت توانگر است
دنیا کا دنی اور طالب عقبیٰ کا غنی ہے

[1] زیادہ بزرگ ۱۲

Marfat.com

وَطَالِبُ الْمَوْلٰی سِنِیٌّ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ

وطالب خدا تعالیٰ بزرگ است اے احمد طالب

اور طالب مولیٰ کا سنی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْیَا لَئِیْمٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی کَرِیْمٌ وَطَالِبُ

دنیا ملامت کردہ شدہ وطالب آخرت مکرم است وطالب

دنیا کا لئیم ہے اور طالب عقبیٰ کا کریم ہے اور طالب

الْمَوْلٰی عَظِیْمٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ تَارِكُ الدُّنْیَا

خدا تعالیٰ معظم است اے احمد پرہیزگار ترک کنندہ دنیا

مولیٰ کا عظیم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دنیا کو

لِلْعُقْبٰی وَالْعَارِفُ تَارِكُ الْعُقْبٰی لِلْمَوْلٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

برائے آخرت وعارف ترک کنندہ آخرت برائے خدا تعالیٰ است ای احمد

عقبیٰ کے واسطے ترک کرتا ہے اور عارف عقبیٰ کو مولیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور الہام ہوا

اَلزَّاهِدُ یُطَهِّرُ ظَاهِرَهٗ بِالْمَاءِ وَالْعَارِفُ یُطَهِّرُ بَاطِنَهٗ

پرہیزگار پاک میکند ظاہر با آب وعارف پاک مے کند درون

اے احمد زاہد پاک کرتا ہے ظاہر اپنی کو پانی سے اور عارف پاک کرتا ہے باطن اپنی کو

مِنَ الْهَوٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ یَغْسِلُ الْاَعْضَاءَ

از ہوا وکبر اے احمد پرہیزگار مے شوید دست وپائے

خواہشات نفسانی وشیطان سے اور الہام ہوا سے احمد زاہد دھوتا ہے اعضا کو

سلہ بزرگ ۱۴

Marfat.com

وَالْعَارِفُ يَرَى رَبَّ الْأَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

وعارف مے بیند پروردگار زمین وآسمانرا اے احمد زاہد

اور عارف دیکھتا ہے رب الارض والسماء کو اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

يَقْطَعُ السَّبِيْلَ وَالْعَارِفُ بَلَغَ الْمَنْزِلَ وَتَرَكَ الرَّحِيْلَ

براہ مے رود وعارف بمنزل رسید وترک سفر کرد

قطع کرتا ہے سبیل کو اور عارف منزل کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے زاد و رحیل کو

وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ حِرْفَةُ الْعَارِفِ سِتَّةُ أَشْيَاءٍ إِذَا

اے احمد ہنر عارف شش چیز است وقتیکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد پیشہ عارف کا چھہ اشیاء ہیں جب

ذَكَرَ اللّٰهَ افْتَخَرَ وَإِذَا ذَكَرَ نَفْسَهٗ احْتَقَرَ

یاد کند خدا بہا خوشی کند وقتے کہ یاد کند نفس خودرا حقیر

یاد الٰہی کرتا ہے تو خوشش ہوتا ہے اور جب نفس کو یاد کرتاہے تو اوسکو حقیر جانتا ہے

وَإِذَا نَظَرَ فِيْ اٰيَاتِ اللّٰهِ اعْتَبَرَ وَإِذَا هَمَّ

وبیکار داند وقتیکہ بیند در آیات خدا تعالیٰ یقین کند وقتیکہ خواہش

اور جب آیات الٰہی دیکھتا ہے تو قبول کرتا ہے اور جب

بِمَعْصِيَةٍ أَوْ شَهْوَةٍ انْزَجَرَ وَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ

کند بگناہ یا بشہوت زجر کند خودرا وچوں یاد کند خدائے را

گناہ یا موقعہ اندوہ کرتا ہے تو نفس کو جھڑکتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے

اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَكَرَ ذُنُوْبَهٗ اِسْتَغْفَرَ وَلَهٗ

بشارت دہد خودرا وچون یاد کند گناہان خود طلب مغفرت کند

توخوشنود ہوتا ہے اور جب گناہوں کا خیال کرتا ہے تو استغفار پڑھتا ہے

یَا اَحْمَدُ الدَّارُ دَارَانِ دَارُ الدُّنْیَا

اے احمد خانہ دو خانہ است خانۂ دنیا

اور الہام ہوا کہ اے احمد دار یعنے گھر دو ہیں ایک دنیا

وَدَارُ الْعُقْبٰی اَمَّا الدُّنْیَا وَطَالِبُھَا بَخِیْلٌ اَمَّا الْعُقْبٰی

و خانۂ آخرت لیکن دنیا وطالب او بخیل لیکن آخرت

دوسرے عقبٰے دار دنیا اور اوسکے طالب بخیل ہیں اور دار عقبے

وَطَالِبُھَا قَلِیْلٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَطْلُوْبُ الْعَارِفِیْنَ

وطالب او اندک است اے احمد خواہش عارفان

اور طالب اسکے قلیل ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد مطلوب عارفوں کا

مِنْ سِوَی الدَّارَیْنِ وَھُوَ الْمَوْلَی الْجَلِیْلُ وَلَهٗ

ورائے دوجہاں است وآں اللہ است کہ بزرگ تر است اے

سوائے دارین کے ہے اور وہ مولی الجلیل ہے اور

اَلزَّاھِدُ صَاحِبُ الْمُجَاھَدَةِ وَالْعَارِفُ

احمد زاہد صاحب مجاہدہ و کوشش است و عارف

الہام ہوا کہ اے احمد زاہد صاحب مجاہدہ ہے اور عارف

Marfat.com

صَاحِبُ الْمُشَاهَدَةِ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ

صاحب دیدار است اے احمد زاہد صبح و شام

صاحب مشاہدہ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

یُجَاهِدُ الْمُلَوَّبِیْنَ لِیَخْرُجَ عَنْ نَفْسِهٖ وَالْعَارِفُ

کوشش میکند تا برآید از نفس خود و عارف

طرح بطرح کی کوشش کرتا ہے کہ نفس کے ہاتھ سے چھوٹے اور عارف

خَرَجَ عَنْهُ وَیُشَاهِدُ جَمَالَ الْمَحْبُوْبِ عَلَی

برآمد ازو وے بیند جمال محبوب را

اس سے گزر کر ہمیشہ جمال محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے

الدَّوَامِ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْیَا

ہمیشہ اے احمد خوشی مرآں کس را کہ ترک کرد دنیا را

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اس شخص کو کہ جس نے دنیا کو ترک کیا

وَشَغَلَ بِاَمْرِ الْمَوْلٰی وَلَهُ یَا اَحْمَدُ وَالْوَیْلُ عَلَی

و مشغول شد بامر خدا اے احمد و خرابی بر

اور مولی کے حکم کیطرف مشغول ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد خرابی ہے اسکے لئے

مَنِ اشْتَغَلَ بِالدُّنْیَا وَغَفَلَ عَنْ شُغْلِ

آں کس کہ مشغول بدنیا و غافل شد از شغل

جو دنیا میں مشغول ہوا اور عقبٰی کے شغل سے غافل رہا

Marfat.com

اَلْعُقْبٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ النَّاسُ ثَلٰثَۃُ اَصْنَافٍ

آخرت اے احمد آدمیان سہ جنس اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد آدمی تین قسم کے ہیں

طَالِبُ الدُّنْیَا کَثِیْرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی قَلِیْلٌ

طالب دنیا بیشتر وطالب آخرت اندک

ایک طالب دنیا اور یہ کثیر ہیں دوسرے طالب عقبیٰ اور یہ قلیل ہیں

وَطَالِبُ الْمَوْلٰی اَقَلُّ الْقَلِیْلِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

وطالب خدا اندک تر اندک است اے احمد

تیسرے طالب مولیٰ یہ بہت ہی کم ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمَوْلٰی حَیٌّ لَا یَمُوْتُ فَکَذٰلِكَ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ

خدا تعالیٰ زندہ است نمی میرد پس ہمچنیں اولیاء خدا

مولیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرنے کا ایسی ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں کبھی

لَا یَمُوْتُوْنَ لِاَنَّ الْوَلِیَّ قَدْ حَیَّ بِمَعْرِفَۃٍ

نمی میرد برائے آنکہ تحقیق ولی زندہ گشتہ است بمعرفت

نہیں مرینگے کیونکہ ولی بسبب معرفت خدا کے زندہ ہوتے ہیں

اَلْمَوْلٰی فَھُوَ بِالْبَقَاءِ اَحْرٰی وَاَوْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

خدا پس بہ بقا الیق و بہتر است اے احمد

پس باقی رہنا ان کا ظاہر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلْفِرَاقُ مَمَاتٌ وَالْوِصَالُ حَیَاتٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

جدائی از محبوب موت است و واصل شدن بدوست زندگانیست اے احمد

جدائی دوست سے موت ہے اور وصال دوست سے زندگانی ہے اور الہام ہوا کہ اے

مَطْلُوْبُ الزَّاھِدِ عُقْبَاہُ وَمَحْبُوْبُ الْعَارِفِ

مطلوب زاہد آخرت اوست و محبوب عارف

احمد مطلوب زاہد کا عقبیٰ ہے اور محبوب عارف کا

مَوْلَاہُ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ عَلَامَۃُ الْعَارِفِیْنَ

خدائے اوست اے احمد نشانی عارفین

مولے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشانیاں عارفوں کی

ثَلٰثَۃٌ اَکْلُہٗ کَاَکْلِ الْمَرْضٰی وَنَوْمُہٗ کَنَوْمِ

سہ است خوردن او چوں خوردن بیمار و خواب او ہمچو خواب

تین ہیں کھانا ان کا مثل مریضوں کے اور سونا انکا مثل

الْغَرْقٰی وَبُکَائُہٗ کَبُکَاءِ الثَّکْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عارفان و گریہ او ہمچو گریۂ زن کہ پسرش مرد اے احمد

عارفوں کے اور رونا انکا مثل اس عورت کے جسکا لڑکا مرگیا ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمُسَارَعَۃُ اِلٰی بَابِ الْمَوْلٰی اَجْدَرُ

سرعت کردن بسوی در خدائتعالے شایستہ

جلدی کرنی خدا کے دروازے کیطرف شایستہ

Marfat.com

وَأَحَقُّ وَأَوْلٰى لَهٗ يَا أَحْمَدُ بَابُ اللّٰهِ مَفْتُوْحٌ وَعَطَائُهٗ غَيْرُ

وبہتر وخوب تراست اے احمد در خدا تعالٰی کشادہ است و بخشش او

اور خوب اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد دروازہ خدا تعالٰی کا مفتوح ہے

مَمْنُوْعٍ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوْحٌ

عام اے احمد در بلا بر عاشق کشادہ است

اور بخشش اسکی غیر ممنوع ہے اور الہام ہوا ای احمد دروازہ بلا کا عاشق پر کھلا ہوا ہے

وَدَمُهٗ بِسَيْفِ الْعِشْقِ مَسْفُوْحٌ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ سُكِبَتْ دِمَاءُ

وخون او بشمشیر عشق ریختہ شدہ اے احمد ریختہ شد خون

اور خون عاشق کا تیغ عشق سے گرا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد خون

الْعُشَّاقِ بِسَيْفِ الْعِشْقِ وَالْاِشْتِيَاقِ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ

عشاق بشمشیر عشق و اشتیاق اے احمد

عاشقوں کا عشق اور اشتیاق کی تلوار سے بہایا گیا ہے اور الہام ہوا

الْعَاشِقُ مَضْبُوْطٌ بِقَلَقِ الْفُؤَادِ مَرْبُوْطٌ بِحَبْلِ الْوِدَادِ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ

عاشق ضبط کردہ شدہ است بولولہ دل وابستہ شدہ است برسن دوستی اے احمد

کہ ای احمد عاشق مضبوط ہی واسطے قلق دل کے اور بندھا ہوا ہے رسی محبت سے اور الہام

قَلَقُ الْعُشَّاقِ مُهَيِّجُ ذَوْقِ الْمُشْتَاقِ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ نَارٌ تُوْقَدُ بِحَطَبِ الْاِشْتِيَاقِ

ولولہ عشاق برانگیزندہ ذوق مشتاق است ای احمد عشق نار نیست کہ افروختہ میشود بہ ہیزم اشتیاق

ہوا کہ ای احمد قلق عاشقوں کا مشتاق کے ذوق کا اٹھانیوالا اور بھڑکانیوالا ہے اور الہام ہوا

وَتُحَرِّقُ الْقُلُوْبَ فِيْ صُدُوْرِ الْعُشَّاقِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

وہی سوزد دل ہارا در سینہ ہای عشاق اے احمد

کہ اے احمد عشق ایک آگ ہے جو اشتیاق کی لکڑیوں سے سلگائی گئی ہے اور عاشقوں کے سینہ میں لوگو

اَنَا مَنْ اَهْوٰى وَمَنْ اَهْوٰى اَنَا نَحْنُ رُوْحَانِ

من آنم کہ دوست می دارم وکسی کہ او دوست دارد منم انا نحن دو جان اند کہ

جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد میں وہ ہوں جو کہ دوست رکھتا ہوں اور جو دوست رکھتا ہے وہ میں ہوں

حَلَلْنَا بَدَنَنَا فَاِذَا اَبْصَرْتَنَا اَبْصَرْتَهُ وَاِذَا اَبْصَرْتَهُ

در بدن ما فرود آمدہ اند پس وقتیکہ دیدی تو مارا دیدی مراورا وچون دیدی مراورا

ہم دو روحیں ہیں کہ حلول کیا ہے ہمنی اپنے بدنیں پس جسوقت دیکھتا ہے تو ہمکو دیکھتا ہے تو اسکو اور جسوقت دیکھتا ہے

اَبْصَرْتَنَا وَالْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ

دیدی تو مارا وعشق وعقل جمع نے شوند در

دیکھتا ہے تو ہمکو اور عشق وعقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ

قَلْبٍ وَّاحِدٍ لِاَنَّهُ اِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

بہ یک دل زیرا کہ وقتی کہ بادشاہ عشق در حالیکہ ضابط

جب سلطان عشق ضبط اور قدرت کے

ضَابِطًا مُقْتَدِرًا فَقَدْ فَرَّ الْعَقْلُ مِنْهُمَا

ومقتدر باشد پس تحقیق بگریزد عقل از نشان خیزان

ساتھ آتا ہے تو عقل غائب وخاسر ہوکر اور چھپکر

Marfat.com

مُتَوَاتِرًا وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ ابْتُلِيَ بِاَنْوَاعِ

اے احمد کسیکہ عاشق شد پس تحقیق گرفتار شد در بلاہائے

بہا گئی ہے اور الہام ہوا ای احمد جو شخص عاشق ہوا پس وہ طرح طرح کی

الْبَلَاءِ وَرُبِطَ بِحَبْلِ الْمَشَقَّۃِ وَالْعَنَاءِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

گوناگون و بستہ شد در رسن مشقت و رنج اے احمد

بلاؤں میں مبتلا ہوا اور مشقت و عناء کی رسی میں جکڑا گیا اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنْ عَشِقَ فَقَدْ هَجَرَ عَنِ الرَّاحَاتِ وَاُلْقِيَ فِيْ حُبِّ

کسی کہ عاشق شد پس تحقیق جدا شد از راحت ہا و انداختہ شد در الفت

جو عاشق ہوا جدا ہوا راحتوں سے اور ڈالا گیا بلاؤں کے عشق

الْبَلِيَّاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدْ قَرُنَ

بلاہا و مشقتہا اے احمد کسیکہ عاشق شد پس تحقیق نزدیک شد

میں اور الہام ہوا کہ اے احمد جو عاشق ہوا نزدیک ہوا

بِالْغَمِّ وَمَلَأَ صَدْرَهٗ بِالْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

بغم و پر شد سینہ او بہ بیقراری و اندوہ اے احمد

غم سے اور بھرا سینہ اسکا کرب اور ہم سے اور الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْعِشْقُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلْعَيْنُ وَالشِّيْنُ وَالْقَافُ

عشق سہ حرف اند عین و شین و قاف

عشق کے تین حرف ہیں عین شین قاف

Marfat.com

وَالْعَيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْعَنَاءِ وَالشِّيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الشِّدَّةِ

وعین کنایت است از رنج وشین کنایت است از سختی

عین عبارت ہے عنا یعنی رنج سے اور شین عبارت ہے شدت یعنی

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْحِ فَجُمِعَتْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ

وقاف کنایت است از خستگی پس جمع کردہ شدہ ایں سہ حرف و

سختی سے اور قاف عبارت ہے قرح یعنی خستگی سے یہ تینوں جمع کئے گئے اور

سُمِّيَتْ عِشْقًا فَمَنْ عَشِقَ صَارَ جَسَدُهُ كُلُّ عَنَاءٍ

نامیدہ شد بعشق پس ہرکہ عاشق شد گشت بدن او ہمہ برنج

عشق نام رکھا گیا پس جو شخص عاشق ہوتا ہے اسکا جسم تمام رنج

وَشِدَّةٍ وَقُرْحٍ وَقَلْبُهُ بِغَلَبَاتِ الْمَحَبَّةِ فَرِحًا وَلَهُ

وسختی وخستگی ودل او بغلبہاے محبت شاد

اور سختی اور خستگی سے مضرور ہوتا ہے اور قلب اسکا بسبب غلبات محبت کی

يَا اَحْمَدُ مَنْ وَصَلَ اِلٰى حَضْرَةِ الْمَوْلٰى فَهُوَ بِالتَّبْجِيْلِ

اے احمد کسیکہ پیوست سوی درگاہ خدا پس او بزرگی و

مسرور ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد جو واصل بطرف حضرت مولی ہے وہ بزرگی

وَالْاِكْرَامِ اَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنِ انْفَصَلَ فَقَدْ

اکرام لائق ست اے احمد کسیکہ جدا شد پس تحقیق

اور اکرام کیواسطے بہتر اور اولی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو جدا ہوا یعنی ماسوا حق سے

Marfat.com

اتَّصَلَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ کَیْفَ تَرٰی الْمَرِیْضُ اِذَا مَنَعَ

پیوستہ شد اے احمد چگونہ پاک شود بیمار وقتی کہ منع کند

واصل ہوا یعنی حق سے اور الہام ہوا کہ ای احمد کس طرح پاک ہوے مریض جبکہ

الطَّبِیْبُ وَکَیْفَ یَعِیْشُ الْمُحِبُّ اِذَا هَجَرَ مِنَ الْحَبِیْبِ

طبیب وچگونہ عیش کند عاشق وقتیکہ جدا شد از معشوق

ممانعت کرے طبیب اور کیسے عیش کرے محب جبکہ جدا ہو حبیب سے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ وَکَیْفَ تَعِیْشُ الْحُوْتُ فِی النِّیْرَانِ وَکَیْفَ

اے احمد وچگونہ عیش کند ماہی در آتش وچگونہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد کسطرح عیش کرے مچھلی آگ میں اور کیسے

یَصْبِرُ الْمَهْجُوْرُ فِی الْهِجْرَانِ وَکَیْفَ یَسْکُنُ الْمُشْتَاقُ

صبر کند مہجور در جدائی وچگونہ قرار گیرد مشتاق

صبر کرے مہجور جدائی میں اور کسطرح قرار پکڑے مشتاق اشتیاق میں

فِی الْاِشْتِیَاقِ وَکَیْفَ تَعِیْشُ الْعُشَّاقُ اِلَی الْفِرَاقِ

در اشتیاق وچگونہ زندگانی کند عشاق در فراق

اور کیسے زندگانی کرے عاشق طرف فراق کے

فَاِنَّ الْعُشَّاقَ لَیْسَ لَهُمْ قَرَارٌ نَهَارًا وَّلَیْلًا کَمِثْلِ الْمَجْنُوْنِ

پس بدرستی کہ عاشق نیست مر اورا قرار روز وشب ہچو مجنون

کیونکہ عاشق رات دن بے قرار ہے مثل مجنون کے

Marfat.com

مِنْ فِرَاقِ لَيْلٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فِرَاقُ الْمَحْبُوبِ سَمٌّ

از فراق لیلی اے احمد جدائی محبوب زہر ست

فراق لیلی سے الہام ہوا کہ اے احمد جدائی محبوب کی سم ہے

وَوِصَالُهُ تِرْيَاقٌ بَلْ حَيٰوةُ الْعَاشِقِ وَصْلٌ وَمَوْتُهُ

وملاقات او تریاق ست بلکہ حیات عاشق وصال است و موت او

اور وصال اسکا تریاق ہے بلکہ زندگی عاشق کی وصل ہے اور موت

فِرَاقٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ مُقْلِقُ الْعُقَلَاءِ وَ

فراق اے احمد عشق بے چین کنندہ عاقلانست

اسکی فراق ہے اے احمد عشق بیقرار کرنے والا عاشقوں کا ہے

مُهَيِّجُ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ

و برپا کنندہ شدت و بلا ست اے احمد عشق

اور برانگیختہ کرنے والا شدت اور بلا کا ہے - الہام ہوا کہ اے احمد شوق

مُزْعِجُ الْأَوْطَانِ وَمُخَرِّبُ الْبُيُوتِ وَالْأَوْطَانِ

دور کنندہ وطن ہا وخراب کنند خانہا است و وطنہا

اوکھاڑنے والا وطنوں کا ہے اور خراب کرنے والا مکانوں کا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشَّوْقُ شَوْقَانِ شَوْقُ الْعَوَامِّ وَشَوْقُ الْخَوَاصِّ

اے احمد شوق دو شوق اند شوق عوام و شوق خاص

الہام ہوا کہ اے احمد شوق دو ہیں ایک عوام کا اور دوسرا خاص کا

Marfat.com

فَشَوْقُ الْعَوَامِ اِلَی الْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَشَوْقُ الْخَوَاصِ

پس شوق عوام بحور وقصور است وشوق خواص

عوام کا شوق حور و قصور کے لئے ہے اور خاص کا شوق

اِلَی الرَّبِّ الْغَفُوْرِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ دَاءٌ عُضَالٌ

بپروردگار بخشندہ است اے احمد عشق درد بے دوا

رب غفور کے لئے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد درد لا دوا ہے

لَا لِلْمُعَالِجِ فِیْهَا مَجَالٌ لِاَنَّ الْبُرْءَ مِنْهَا مَحَالٌ وَلَهٗ

نیست طبیب دران قدرت برائے آنکہ صحت ازان محال است

معالج کا اسمیں تنگ قافیہ ہے کیونکہ اس سے ناممکن شفا ہے

یَا اَحْمَدُ السَّمَاعُ یُحَرِّكُ قُلُوْبَ الْمُسْتَمِعِیْنَ وَیُوْقِدُ

اے احمد شنیدن سرود جنبش آرد دلہائے سامعین را و برجہ افروزد

اے احمد سماع سامعین کے دلوں کو حرکت میں لاتا ہے

نَارَ الشَّوْقِ فِیْ صُدُوْرِ الْمُشْتَاقِیْنَ الْمُسْتَمِعُ مَا كَانَ

آتش شوق درسینہ ہا دمشتاقان شنوندہ سرود آن

اور مشتاقین کے سینوں میں آتش شوق بھڑکاتا ہے مستمع اسکا وہ ہے

قَلْبُهٗ حَیًّا وَبَدَنُهٗ مَیِّتًا اَلسَّمَاعُ مُوْنِسُ الْمُشْتَاقِیْنَ

باشد کہ شود دل اور زندہ و بدن او مردہ شنیدن سرود انس دہندہ مشتاقانست

جس کا دل زندہ ہو اور تن مردہ ہو سماع مونس مشتاقوں کا ہے

Marfat.com

وَدَاعِیْهِمْ اِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ السَّمَاعُ یَدْعُوْ

وخوانندہ ایشاں بسوے پروردگار عالمیان شنیدن سرود میطلبد

اور ان کو رب العالمین کی طرف بلاتا ہے

اَهْلًا اِلَی الْمَوْلٰی وَالسَّمَاعُ اَجْدَرُ وَاَوْلٰی

اہل سرود را سوے خدا و شنیدن سرود لایق تراست بہتر

اور اہل کو بلانے والا بجانب مولی ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الصَّوْتُ صَوْتَانِ صَوْتٌ یَدْعُوْ

اے احمد آواز دو آواز ست آوازے کہ مے طلبد

اے احمد آواز دو ہیں ایک وہ جو باطل کیطرف بلاتا ہے

اِلَی الْبَاطِلِ وَصَوْتٌ یَدْعُوْ اِلَی الْحَقِّ فَالْاَوَّلُ

بسوے باطل و آوازے کہ مے طلبد بسوے حق پس اول

اور دوسرا وہ جو حق کی طرف طلب کرتا ہے

مُخْتَارُ الْمُبْطِلِیْنَ وَالثَّانِیْ مُخْتَارُ الْمُحَقِّقِیْنَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

مختار دروغ یانست و دوم مختار استکارانست اے احمد

اول مختار مبطلین ہے اور ثانی مختار محققین ہے اے احمد

اَلصَّبْرُ اَمَرُّ لَا یَصْبِرُ عَلٰی شَدَائِدِ الدُّنْیَا اِلَّا صَاحِبُ

صبر بسیار تلخ ست بر سختیہاے دنیا مگر خداوند

صبر نہایت تلخ ہے سواے صاحب

Marfat.com

التَّسْلِيمُ وَالرِّضَاءِ وَالصَّبْرُ مِنَ الْمُصِيبَةِ اَقْوٰى

تواضع ورضا وصبر کردن از مصیبت بہتر است

تسلیم ورضا کے اور کوئی دنیا کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتا ہے۔ اور

فِي الطَّاعَاتِ وَاَوْلٰى وَاَجْرٰى لِلْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

در طاعت ہا واولی تر ولایق تر است مر عبادت ہا اے احمد

صبر مصیبت سے اقوی طاعات میں اور لایق و بہتر ہے عبادات میں اے احمد

اَصْحَابُ النُّفُوْسِ اَمْوَاتٌ وَاَرْبَابُ الْقُلُوْبِ اَحْيَاءٌ

یاران خواہش وحرص مردہ اند وصاحب دل ہا زندہ اند

اصحاب نفس مردہ ہیں اور ارباب قلوب زندہ ہیں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَصْحَابُ النُّفُوْسِ قَدِ انْفَصَلُوْا وَ

اے احمد یاران حرص از تحقیق جدا شدہ اندو

اے احمد نفس پرور اوسکی درگاہ سے جدے اور منفصل ہیں

اَرْبَابُ الْقُلُوْبِ قَدِ اتَّصَلُوْا وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

صاحب دل ہا تحقیق پیوستہ اند اے احمد

اور ارباب قلوب ملے ہوئے اور متصل ہیں اے احمد

اَصْحَابُ النُّفُوْسِ حُرِّمُوْا وَاَرْبَابُ الْقُلُوْبِ

یاران نفسہا دور ماندند از رحمت حق وصاحب دلہا

نفس دوست دور رہے ہوئے ہیں اور اہل دل رحم کیے گئے

Marfat.com

رُخُوا وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَصْحَابُ النُّفُوْسِ مَرْضَاءُ وَاَرْبَابُ

آمرزیدہ شدہ اند اے احمد یاران نفسہا بیمار اند و صاحب

اے احمد نفس دوست بیمار ہیں اور اہل

الْقُلُوْبِ اَصِحَّاءُ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ صُحْبَۃُ النَّاسِ

دلہا صحیح اند اے احمد صحبت آدمیاں

دل تندرست اے احمد صحبت آدمیوں کی ہیں

خَسَارَۃٌ وَالْعَیْشُ مَعَھَا بَوَادٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

خرابی است وعیش کردن بایشان بدست اے احمد

ٹوٹا ہے اور عیش انکی ساتھ کرنا برا ہے اے احمد

صُحْبَۃُ النَّفْسِ جِرَاحَۃٌ وَالْفِرَارُ مِنْہُ رَاحَۃٌ وَلَہٗ

صحبت نفس زخم است وگریختن ازو آرام است اے

صحبت نفس کی جراحت ہے اور اوس سے بھاگنا راحت ہے اے

یَا اَحْمَدُ صُحْبَۃُ الْخَلْقِ سَمٌّ قَاتِلٌ وَالتَّبَعُّدُ عَنْہُ

احمد صحبت خلق زہر قتل کنندہ است ودوری ازو

احمد صحبت خلق کی سم قاتل ہے اور دوری اس سے

تِرْیَاقٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ رِضَاءُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ النَّفْسِ وَ

تریاق است اے احمد خوشی خدا در سختی کردن بانفس است

تریاق کامل ہے اے احمد خوشنودی خدا کی نفس کے تنگ کرنی میں ہے اور سختی

Marfat.com

سَخَطُ الرَّبِّ فِی رِضَاءِ النَّفْسِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

وسختی خدا درراضی بودن بانفس اے احمد

خدا کے نفس کے راضی رکھنے میں ہے اے احمد

قَھْرُ النَّفْسِ اَشَدُّ عَلَی الْمُرِیْدِ مِنَ الشَّیْطَانِ الْمُرِیْدِ

قہرنفس سخت تراست برمرید از شیطان رانده شده

غلبہ نفس کا مرید پر اشد ہے شیطان مرید سے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ کَلْبُ النَّفْسِ عَقُوْرٌ وَالْخَلْقُ مِنْہُ

اے احمد سگ نفس گزنده است وخلق ازو

اے احمد نفس کتا باولا ہے اور خلق کو اوسی سے

نُفُوْرٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یُبْکِی النَّاسَ

گریزانست اے احمد بہترین آدمیاں کسے است کہ گریاں درا

بھاگنا اچھا ہے اے احمد بہتر وہ شخص ہے جو آدمیوں کو رولادے

وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ یُضْحِکُ النَّاسَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ النَّاسُ کُلُّھُمْ

آدمیانرا وبدترین آدمیاں کسے است کہ بخنده دارداد میانرالای احمد آدمیاں آنہا

اور بدتر وہ ہے جو انکو ہنسادے اے احمد تمام آدمی

اَمْوَاتٌ اِلَّا الَّذِیْنَ اشْتَغَلُوْا بِرَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

مرده اند مگر آنانکہ مشغول اند بہ پروردگار زمین و آسمان

مرده ہیں گروه لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول میں زنده ہیں

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ صُحْبَةُ النَّفْسِ مَضَرَّةٌ وَّ اِطَاعَتُهَا مَعَرَّةٌ

اے احمد صحبت نفس زیانست وپیروی عیب ست

اے احمد صحبت نفس کی مضر ہے اور اطاعت اوسکی قبیح ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ عَصَی النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَّمَنْ اَطَاعَهَا

اے احمد ہر کہ نافرمانی نفس کند پس او مرد است و ہر کہ

اے احمد جو نافرمانی نفس کی کرے وہ مرد ہے اور جو مطیع نفس ہو

فَهُوَ رَجُلٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ لِلرَّجُلِ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ

پیروی او کند پس او مرک است اے احمد مرانام رجل سہ حروفست

وہ ہیجڑا ہے اے احمد رجل کے تین حرف ہیں

اَلرَّاءُ وَالْجِیْمُ وَاللَّامُ فَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّیَاضَةِ

را وجیم ولام پس را کنایت است از ریاضت

رے جیم لام رے سے مراد ریاضت ہے

وَالْجِیْمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْجُوْدِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ اللُّزُوْمِ

وجیم کنایت است از سخاوت ولام کنایت است از لزوم اعمال نیک

اور جیم سے جود اور لام سے لازم پکڑنا اعمال حسنہ کا

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ رَضِیَ نَفْسَهٗ بِالْمُجَاهَدَةِ وَجَادَ

اے احمد کسے کہ راضی شد نفس او بکوشش طاعت بخشش کرد

اے احمد جس شخص نے راضی کیا مجاہدہ پر اور جو کچھ ملا اوسکو

Marfat.com

بِمَا وَجَدَ مِنَ الْمَالِ وَلَمْ يَدَّخِرْ شَيْئًا وَلَزِمَ عِبَادَةً

بچیزیکہ یافت ازمال وجمع نکرد چیزے ولازم کرد عبادت

راہ خدا میں تقسیم کیا اور جمع نہ کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو

الْمَوْلٰی مَادَامَ حَيًّا فَهُوَ مِنَ الرِّجَالِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

خدا تعالےٰ تا وقتیکہ زندہ است پس او از مرد الفت . اے احمد

زندگی بھر لازم پکڑا وہ اصل مرد ہے اے احمد

اَلْوَرَقُ الْاَبْيَضُ وَالذَّهَبُ الْاَحْمَرُ اِذَا لَمْ يُنْتَفَعْ بِهِمَا

ورق سپید وزر سرخ وقتیکہ نفع گرفتہ شود از اں ہر دو

چاندی جس وقت اس سے کوئی نفع نہ اٹھایا جاوے

فَعِنْدَهُمَا كَالْحَجَرِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ كَالْحَجَرَيْنِ فَعِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ

پس بشمر آنہا را مانند سنگ اے احمد زر و نقرہ مانند دو سنگ ہستند پس نزد محققین

تو ان دونوں کو پتھر سمجھنا چاہیے اور الہام ہوا کہ اے احمد سونا چاندی مثل پتھروں کے ہیں

لَا قِيْمَةَ لِهٰذَيْنِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ كَانَ

ایں ہر دو قیمت ندارند اے احمد ہر کہ باشد

کے نزدیک انکی کچھ قدر و قیمت نہیں اے احمد جس کا پیٹ

شَبْعَانَ فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الدُّنْيَا

شکم سیر پس او برمے برو سفر دنیا

بھرا ہوا ہے وہ سفر دنیا کا قطع کرتا ہے

Marfat.com

وَمَنْ كَانَ جَائِعًا فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الْعُقْبٰی اَفَالشِّبَعُ

و ہر کہ باشد گرسنہ پس او برے بر و سفر آخرت پس سیری

اور جو بھوکا ہوتا ہے وہ سفر عقبیٰ کا طے کرتا ہے شکم سیری

زَادُ الْاُوْلٰی وَالْجُوْعُ زَادُ الثَّانِیْ فَمَنْ اَقَلَّ مِنَ

توشہ اول است یعنی دنیا و گرسنگی توشہ دوم است یعنی آخرت پس کسیکہ

دنیا کا توشہ ہے اور گرسنگی آخرت کا توشہ ہے جو کم کھاتا ہے اسکی سب میں

الطَّعَامِ يَعِزُّ بَيْنَ الْاَنَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الطَّعَامُ

کم خورد از طعام با عزت گردد میاں آدمیاں اے احمد طعام

عزت ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَعَامَانِ طَعَامُ النَّفْسِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ فَطَعَامُ

دو طعام است یکے طعام نفس است و دوم طعام دل است پس طعام

ایک نفس کا کھانا ہے دوسرا قلب کا کھانا ہے نفس کا کھانا وہ ہے

النَّفْسِ مَا هُوَ يُطْبَخُ مِنَ الْمَاكُوْلَاتِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ

نفس آں چیز است کہ مے پزند از خوردنیہا وطعام دل

جو پکایا جاتا ہے کھانے کے چیزوں میں سے اور قلب کی خورش خالق کا ذکر

وَهُوَ ذِكْرُ خَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَطْعَامُ

آن یاد کردن پیدا کنندہ خالق است ای احمد طعام خوراندن

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کھلانا

Marfat.com

الطَّعَامُ مِنْ شِيَمِ الْكِرَامِ وَالْبُخْلُ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ

از خوی بزرگان است وبخیلی از دادن طعام

بزرگوں کی خصلت ہے اور کھانا نہ کھلانا کنجوسوں کی

عَادَاتِ اللِّئَامِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ التَّوَكُّلُ تَرْكُ

از خوی لئیم است اے احمد توکل کردن ترک طلب

عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد توکل رزق کی طلب

طَلَبِ الرِّزْقِ التَّوَكُّلُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ التَّوَكُّلُ كَمَالُ الدِّيْنِ

رزق است توکل عین ایمان است توکل کمال دین است

چھوڑنے کو کہتے ہیں اور توکل عین ایمان ہے اور توکل کمال دین ہے

اَلتَّوَكُّلُ اَمْرُ الْاَقْوِيَاءِ التَّوَكُّلُ خَصْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَهُ

توکل کار قوی مردان است توکل خوی پیغامبران است

توکل بڑے لوگوں کا کام ہے اور توکل انبیاء کی خصلت ہے

يَا اَحْمَدُ الْيَقِيْنُ يَتَوَلَّدُ مِنْ كَمَالِ الْاِسْلَامِ الْيَقِيْنُ

اے احمد یقین پیدا میشود از کمال اسلام یقین

اور الہام ہوا کہ اے احمد یقین کمال اسلام سے پیدا ہوتا ہے یقین

اِسْتِقْرَارٌ لَيْسَ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ اَلتَّوَكُّلُ قَطْعُ

طلب قرار است نباشد دران بے قراری توکل بریدن

استقرار کو کہتے ہیں اس میں اضطرار نہیں ہوتا ہے اور توکل قطع کرنا

Marfat.com

اَلْاَسْبَابِ مَعَ اِطْمِینَانِ الْقَلْبِ بِغَیْرِ التَّرَدُّدِ وَلَهُ

اسباب با قرار دل است بے تردد

اسباب کا ہے مع اطمینان دل کے بغیر تردد کے اور الہام

یَا اَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ الْقِشْرَ اُعْطِیَ اللُّبَّ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ

اے احمد کسیکہ ترک کند پوست راداده شود او را مغزا اے احمد

ہوا کہ اے احمد جو چھلکے کو چھوڑتا ہے اسکو مغز اور لب عطا کیا جاتا ہے اور الہام

اِیَّاكَ وَالْعُجْبَ فَاِنَّهُ یُحْبِطُ الْاَعْمَالَ وَیُهْلِكُ الرِّجَالَ

بازدار خود را از تکبر پس تحقیق ادمی اند از دعملها را و ہلاک میکند مردم را

ہوا کہ اے احمد خبردار عجب نکرنا کیونکہ یہہ اعمال کو فاسد اور باطل کردیتا ہے اور آدمیوں کو ہلاک

وَلَهُ یَا اَحْمَدُ الطَّاعَةُ لِلرِّجَالِ زَیْنٌ وَالْعُجْبُ فِی الْعِبَادَةِ

اے احمد عبادت کردن مر مردم را بہتر است و تکبر و پندار در عبادت

کردیتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بندگی آدمی کے واسطے زیبائش ہے اور عجب عبادت

شَیْنٌ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ اَلسَّخَاوَةُ مِنْ شِیَمِ

بد است اے احمد سخاوت کردن از خصلتہاے

برا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد سخاوت انبیاء کی خصلت ہے پس خوشخبری ہو

الْاَنْبِیَاءِ فَطُوْبٰی لِزُمْرَةِ الْاَسْخِیَاءِ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ السَّخِیُّ

بہ پیغامبران است پس خوشخبری است مر گروه سخاوت کنندگان را اے احمد سخی

سخاوت والوں کو اور الہام ہوا کہ اے احمد سخی

يَأْتِي بِخَصْلَةِ النَّبِيِّ وَيُعْرَفُ وَيُشْهَرُ بِالْفِعْلِ الْمَرْضِيِّ

مے آید بخصلت پیغمبر ومعروف میشود ومشہور میگردد بفعل شایستہ

نبی کے خصلت کے طرف آتا ہے اور اس فعل شایستہ کے ساتھ معروف مشہور ہوتا ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْجُوْدُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ الْجِيْمُ وَالْوَاوُ وَالدَّالُ فَالْجِيْمُ

اے احمد جود سہ حرف است جیم وواؤ ودال پس جیم اور واؤ اور دال پس جیم

اور الہام ہوا کہ اے احمد جود کے تین حرف ہیں جیم سے جلالت

عِبَارَةٌ عَنِ الْجَلَالَةِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوِلَايَةِ وَ

عبارت است از بزرگی وواو کنایت است از ولایت و

مراد ہے اور واو سے ولایت ہے اور

وَالدَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الدَّرَجَةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ لَا يُنَالُ

دال کنایت است از درجہ بلند اے احمد

دال سے درجہ اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَقْصُوْدُ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ بَلْ يُنَالُ بِقَضَاءِ

یکے بمقصود بزیادتی نماز گذاردن وروزہ داشتن بلکہ میرسد باداے

انسان نماز اور روزہ کی کثرت سے مقصود کو نہیں پہونچتا بلکہ لوگوں کے

حَوَائِجِ الْاَنَامِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْبُخْلُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ الْبَاءُ

احتیاج آدمیان اے احمد بخل را سہ حرف ست اول با

کار برای سے مطلب کو پہونچتا ہے اور الہام کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں

وَالْخَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيْدِ وَالْخَاءُ

دوم خا سوم لام پس باکنایت است از کند ذہن وخا

خے اور لام بے سے مراد ہے غبے سے

عِبَارَةٌ عَنِ الْخِذْلَانِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ اللَّوْمِ وَلَهُ

کنایت است از خوار وشرمسار ولام کنایت است از ملامت

مراد خذلان ہے اور لام سے عبارت لوم وملامت ہے اور

يَا أَحْمَدُ الْبُخْلُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

اے احمد بخل بدترین خصلت ہا است در زنان ومردان

الہام ہوا کہ اے احمد بخل بہت بری خصلت ہے عورت میں ہو خواہ مرد میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبَخِيْلُ يُذَمُّ وَيُهْجٰى وَالسَّخِيُّ يُمْدَحُ

اے احمد بخیل بدنام وہجو کردہ مے شود وسخی مدح

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل کی ہجو اور مذمت ہوتی اور سخی کی مدح

وَيُعْلٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ وَاعْطِ الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ فَذٰلِكَ

وبزرگی دادہ مے شود اے احمد بدہ اندک وبسیار پس ایں

اور صفت اور الہام ہوا کہ اے احمد تھوڑا بہت جو کچھ ہو خیرات کر اور سخاوت

لَكَ وَاِنَّ الْقَلِيْلَ مِنَ السَّخَاوَةِ فَوْقَ الْفَلَكِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مر تراست وتحقیق اندک از سخاوت بالائے آسمان است اے احمد

کر کیونکہ یہ تیرے کام آویگا اور تحقیق تھوڑی سخاوت بھی آسمان سے اونچی ہے اور الہام ہوا

Marfat.com

وَإِنَّ السَّخَاوَةَ خَصْلَةٌ نَبَوِيَّةٌ فَتَمَثَّلُوا أَنَّ السَّخِيَّ بِمَا مَلَكَ وَلَهُ

و بدرستی که سخاوت خصلت نبوی است پس تمثیل کنید بدرستی که سخی بچه چیز یا لک

سخاوت خصلت نبوی ہے اسکو اختیار کرو اور الہام ہوا

يَا أَحْمَدُ الْبُخْلُ نَارٌ تُوقَدُ وَتُحْرِقُ وَالْجُودُ نُورٌ يَبْرُقُ

شد اے احمد بخل آتشی است افروختہ شود و بسوزاند وجود نوریست کہ مے تابد

کہ اے احمد بخل ایک آگ ہے جو بھڑکائی جاتی ہے اور جلاتی ہے اور جود ایک نور ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبُخْلُ مُرٌّ كَالْحَنْظَلِ بِيَدِ الْأَشْرَارِ وَالْجُودُ

اے احمد بخل تلخ است چوں حنظل بدست بدمردان و

جو تاباں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کڑوا ہے مثل حنظل کے شریروں کے ہاتھ میں

وَرْدٌ فِي كَفِّ الْأَبْرَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبَخِيلُ صَغِيرٌ

سخاوت گلی ست در کف دست پاکان اے احمد بخیل خورد است نزد آدمیان

اور جود درگل ہے ابرار کی ہتھیلی میں اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل حقیر ہے آدمیوں

عِنْدَ النَّاسِ وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا وَالسَّخِيُّ كَبِيرٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا

اگرچہ باشد بزرگ و سخی بزرگ است نزد خدا تعالے اگرچہ باشد حقیر

کے نزدیک اگرچہ بہتر ہو اور سخی کبیر ہے اللہ کے نزدیک اگرچہ صغیر ہو آدمیوں کے

عِنْدَ النَّاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبُخْلُ ثَلٰثَةُ أَحْرُفٍ اَلْبَاءُ

نزد مردمان اے احمد بخل سہ حرف است با

نزدیک اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں بے

وَالْخَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ وَالْخَاءُ خَالٍ مِنَ

و خا ولام پس با بعید از خدا تعالےٰ و خا خالی

اور خے اور لام بے سے بعید ہے اللہ سے اور خے سے خالی ہے

الْخَيْرَاتِ وَاللَّامُ لَئِيْمٌ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

از خیرات ولام ملامت کردہ شدہ میان آدمیاں اے احمد

خیرات سے اور لام سے لئیم لوگوں ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْحَرِيْصُ لَا يَشْبَعُ بِمَا اُتِيَ وَيَطْلُبُ اَكْثَرَ مِمَّا يُقْضٰى

حریص کنندہ سیر نشود بچیزیکہ برسد او را وطلب کند زیادہ ازاں کہ حاجت بر کرد

حریص قناعت اسپر نہیں کرتا جو اسکو دیا گیا ہے اور طلب کرتا ہے تقدیر سے زیادہ

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ صَاحِبُ الْحِرْصِ جِيْعَانٌ وَصَاحِبُ الْقَنَاعَةِ

اے احمد خداوند حرص گرسنہ می باشد وخداوند قناعت

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص رکھنے والا بھوکا رہتا ہے اور قناعت کرنے والا

شَبْعَانُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْحَرِيْصُ يُبْغِضُهُ الْخَلَائِقُ

سیر بیا شد اے احمد حرص کنندہ دشمن میدارد او را خلائق

سیر ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد حریص سے خلقت بغض رکھتی ہے

وَهُوَ صَغِيْرٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قِلَّةِ الْمَالِ غَنِيٌّ كَبِيْرٌ وَلَهٗ

وا و حقیر است و قناعت کنندہ باندک مال غنی بزرگ است

اور وہ حقیر ہے اور قانع اگرچہ کم مال رکھتا ہے مگر غنی و کبیر ہے اور الہام ہو

Marfat.com

يَا أَحْمَدُ الْحِرْصُ يُهْلِكُ وَالْقَنَاعَةُ يُمَلِّكُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ احْرِصْ

اے احمد حرص ہلاک میکند وقناعت بادشہ مے کند اے احمد حرص کن درادا ے

کہ اے احمد حرص ہلاک وتباہ کرتی ہے اور قناعت بادشاہ کرتی ہے اور الہام ہوا کہ

فِي أَدَاءِ الطَّاعَةِ كَالرِّجَالِ وَلَا تَحْرِصْ كَالنِّسَاءِ فِي جَمْعِ الْمَالِ يَا أَحْمَدُ

عبادت خدا ہمچو مردان وحرص مکن ہمچو زنان در جمع کردن مال اے احمد

اے احمد حرص کر عبادت بیں مثل مردوں کے اور نہ حرص کر مثل عورتوں کے مال جمع کرنے میں

اَلْحِرْصُ ثَلٰثَةُ أَحْرُفٍ الْحَاءُ وَالرَّاءُ وَالصَّادُ الْحَاءُ عِبَارَةٌ

حرص سہ حرف است حا ورا وصاد وحا کنایت است از بے نصیبی

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص کے تین حرف ہیں حے رے صاد حی عبارت ہے حرمان سے اور

عَنِ الْحِرْمَانِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّزْقِ وَالصَّادُ عِبَارَةٌ

ورا کنایت است از رزق وصاد کنایت است

رے عبارت ہے رزق سے اور صاد عبارت ہے

عَنِ الصَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ حَرَصَ فَقَدْ حُرِمَ الْقَنَاعَةَ

از آبرو ریزی اے احمد ہر کہ حرص کرد پس تحقیق بے نصیب کردہ شد قناعت

آبرو ریزی سے اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نے حرص کی اس نے حرام کیا قناعت

وَرِزْقَ مَا قُدِّرَ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الزِّيَارَةِ

ورزق آنچہ تقدیر کردہ شدہ است اے احمد طالب زیارت

ر رزق کو جو مقدر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب زیارت کے

Marfat.com

أَحْرِصْ فِي أَمْرِ الْعُقْبَىٰ وَلَا تَحْرِصْ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

حرص مے کن در کار آخرت و حرص مکن در کار دنیا اے احمد

حرص کر امر عقبےٰ میں اور نہ حرص کر امر دنیا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

صَاحِبُ الْحِقْدِ وَالْعُدْوَانِ لَا يَجِدُ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ

صاحب کینہ و دشمنی نے یابد شیرینی ایمان

کینہ والا دشمن حلاوت ایمان کی نہیں پاتا اور الہام ہوا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحِقْدُ يُفْسِدُ الْفُؤَادَ وَيُتْلِفُ الْوِدَادَ وَلَهُ

اے احمد کینہ خراب مے کند دل را و دور مے کند دوستی را

اے احمد کہ کینہ خراب کرتا ہے دل کو اور تلف کرتا ہے محبت کو اور الہام ہوا کہ

يَا أَحْمَدُ أَحْرِقْ مَا فِي صَدْرِكَ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ

اے احمد بسوز آنچہ در سینہ تو ہست از کینہ و حسد

اے احمد جو تیرے سینہ میں کینہ اور حسد ہے اسکو ذکر کی سے جلا اور فکر کے

بِنَارِ الذِّكْرِ وَاصْقُلْ مِرْآةَ قَلْبِكَ بِمِصْقَلَةِ الْفِكْرِ وَلَهُ

باتش ذکر و روشن کن آئینہ دل خود بمصقلہ فکر

مصقلہ سے اپنے آئینہ دلکو صاف کر اور الہام ہوا

يَا أَحْمَدُ التَّكَبُّرُ رَدِيٌّ وَالتَّوَاضُعُ رَضِيٌّ التَّكَبُّرُ مَظْهَرًا

اے احمد تکبر خراب است و تواضع خوب است تکبر جائے پیدا شدن

کہ اے احمد تکبر ردی ہے اور تواضع پسندیدہ مکبر بغض پیدا ہونے کی جگہ

Marfat.com

الْبَغْضَاءِ وَالتَّوَاضُعُ مُزْعِجُ الْوَلَاءِ اَلتَّكَبُّرُ شَيْنٌ

بغض است وتواضع برانگیزنده دوستی است تکبر بد است

ہے اور تواضع دوستی کے سلسلہ کو جنبش دینے والی ہے تکبر برا ہے

وَالتَّوَاضُعُ زَيْنٌ اَلتَّكَبُّرُ مُوجِبُ الْعَدَاوَةِ وَالتَّوَاضُعُ

و تواضع خوب است تکبر سبب دشمنی است و تواضع

اور تواضع عمدہ ہے تکبر موجب عداوت ہے اور تواضع

مُورِثُ الْمَوَدَّةِ اَلتَّكَبُّرُ عَادَةُ اللِّئَامِ وَالتَّوَاضُعُ

پیدا کنندہ دوستی تکبر عادت بخیلان است و تواضع

باعث محبت ہے تکبر عادت نالائقوں کی ہے اور تواضع

خُلُقُ الْكِرَامِ اَلتَّكَبُّرُ مُفَرِّقُ الْاَحْبَابِ وَالتَّوَاضُعُ مُجَمِّعُ الْاَحِبَّاءِ

خصلت بزرگان است تکبر جدا کنندہ دوستان است و تواضع جائے جمع

خصلت بزرگوں کی ہے تکبر جدا کرنے والا دوستوں کا ہے اور تواضع جمع

اَلتَّكَبُّرُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَا اَحْمَدُ رُوِيَ عَنِ

شدن دوستان است تکبر بدترین خصلت ہا است در زنان و مردان اے احمد از ا

کرنے والی محبوں کی ہے تکبر بہت بری عادت ہے مرد ہیں ہو یا عورت ہیں اے احمد

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَجِبْتُ لِمَنْ خَرَجَ مَخْرَجَ

ابن عباس روایت کردہ شد راضی باشد خدا ازان ہر دو عجب دارم از آنکس

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں میں اوس

الْبَوْلِ مَرَّتَيْنِ كَيْفَ يَتَكَبَّرُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْغَضَبُ يُخَرِّبُ

پیشاب دو بار چگونہ تکبر مے کند اے احمد غضب خراب

شخص سے جو دو مرتبہ پیشاب کی جگہ سے نکلا ہو اور پھر تکبر کرے اے احمد غصہ خراب

الْأَوْطَانَ وَيُفَرِّقُ الْأَقْرَانَ الْغَضَبُ يُسْخِطُ

مے کند وطن ہا را جدا مے کند خویشان را غضب ناخوش مے کند

کرتا ہے وطنوں کو اور جدا کرتا ہے اپنوں کو غصہ ناخوش کرتا ہے

الْخُلَّانَ وَيُرْضِي الشَّيْطَانَ الْغَضَبُ يُذْهِبُ الْعَقْلَ

دوستان را و راضی کند شیطان را غضب مے برد عقل را

دوستوں کو اور راضی کرتا ہے شیطان کو غضب کھوتا ہے عقل کو

وَيُورِثُ الْقَتْلَ الْغَضَبُ يُزْعِجُ الْفَسَادَ وَيُتْلِفُ الْوِدَادَ

و لازم کند قتل را غضب برانگیزد فساد را و دور کند دوستی را

اور موجب ہوتا ہے قتل کو غصہ اٹھاتا ہے فساد کو اور تلف کرتا ہے

الْغَضَبُ نَتَائِجُ الْعَدَاوَةِ وَالرِّضَاءُ وَسَائِلُ الصَّدَاقَةِ

غضب نتیجہ ہائے عداوت است و رضا وسیلہ ہائے دوستی

وداد کو غضب عداوت کا نتیجہ ہے اور رضا صداقت کا وسیلہ ہے

الْغَضَبُ مَطْلُوبُ الشَّيْطَانِ

غضب خواہش شیطان است

غصہ مطلوب شیطان ہے

Marfat.com

وَالرِّضَاءُ مَحْبُوبُ الرَّحْمٰنِ الْغَضَبُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّفْسِ

ورضا دوست رحمٰن غضب پیدا میشود از نفس

اور رضا محبوب رحمٰن ہے غصہ پیدا ہوتا ہے نفس کمینہ سے

الدَّنِيَّةِ وَالرِّضَاءُ مِنَ الرُّوحِ الْمَرْضِيَّةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

کمینہ ورضا پیدا مے شود از روح مرضیہ اے احمد

اور رضا پیدا ہوتی ہے روح سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اِيَّاكُمْ وَفُضُولَ الْكَلَامِ فَاِنَّهُ يَقَعُ فِي الْاَنَامِ وَاِيَّاكُمْ

بازدارید خود را از بیہودہ گفتار پس تحقیق اں میرسد در آو میاں لازم گردید

ہرگز کلام فضول نکرنا کیونکہ یہ عوام کی حالت کی طرف کھینچ لاتا ہے اور ہرگز

وَحَبْسَ لِسَانِكَ فِي اللِّحْيَتَيْنِ لِاَنَّ فِيهِ رَاحَةَ الْمُلْكَيْنِ وَلَهُ

بند کردن زبان خود را در طرفین ریش برائے آنکہ تحقیق دریں راحت دین و دنیا

زبان درازی نکرنا کہ اسمیں دو جہان کی راحت ہے

يَا اَحْمَدُ كُنْ مِسْكِيْنًا وَلَا تَكُنْ مِكْثَارًا لِاَنَّ

اے احمد باش مسکین و مشو بسیار سخنگو برائے آنکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد خاموش رہنا بسیار گو نہ ہونا کیونکہ

فِي السُّكُوْتِ سَلَامَةً وَّرَاحَةً وَفِي الْكَلَامِ كَلَامًا وَ

در خاموشی سلامتی است و آرام است و در گفتگو خستگی و

سکوت میں سلامتی ہے اور راحت ہے اور حکایت کرنے میں خستگی اور

Marfat.com

جَرَاحَۃٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِمْنَعْ لِسَانَکَ مِنَ الْمَقَالِ وَ

وزخم است اے احمد منع کن زبان خودرا ازگفتار

اور جراحت ہے اور الہام ہوا اے احمد باز رکھ زبان کو مقال سے اور زندگانی

تَعِشْ بِالسَّلَامَۃِ مَا بَیْنَ الرِّجَالِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلْکَلَامُ مُوْذِیْ

وعیش کن بسلامتی میان مردان اے احمد کلام آزار دہندہ

کر سلوک کے ساتھ درمیان رجال کے اور الہام ہوا کہ اے احمد گفتگو آزار دینے والی

الشَّفَتَیْنِ وَالسُّکُوْتُ رَاحَۃُ الْمَلَکَیْنِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

دو لب است وخاموشی ارام دہندہ ہر دو جہان اے احمد

شفتین کی ہے اور خاموشی راحت دینے والی کونین کی ہے اور الہام ہوا کہ

اَلنُّطْقُ یُوْرِثُ الْبَلِیَّاتِ وَالسُّکُوْتُ یُوْرِثُ السَّلَامَاتِ

گفتار وارث مے کند بلا ہارا وخاموشی وارث مے کند سلامتی ہارا

اے احمد نطق مورث بلیات ہے اور سکوت موجب نجات ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلْقَانِعُ بِالْقَلِیْلِ یَقْنَعُ وَالْحَرِیْصُ بِالْکَثِیْرِ

اے احمد قناعت مے کنندہ باندک قناعت کند وحرص کنندہ بزیادت

اور الہام ہوا کہ اے احمد قانع تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور حریص کا بہت سی بھی

لَا یَشْبَعُ اَلْقَانِعُ غَنِیٌّ مَعَ الْقِلَّۃِ وَالْحَرِیْصُ فَقِیْرٌ مَعَ

نے شود سیر قناعت کنندہ تونگر است باندک وحرص کنندہ فقیر است با

پیٹ نہیں بھرتا ہے قانع غنی ہے باوجود قلت مال کے اور حریص فقیر ہے باوجود

Marfat.com

اَلْكَثْرَةِ الْقَانِعُ يَرْضٰى بِقِسْمَةِ الْقَسَّامِ وَالْحَرِيْصُ

باِ بسیاری مال قناعت کنندہ راضی باشد بقسمت قسمت کنندہ وحرص کنندہ

کثرت مال کے قانع خوش ہوتا ہے قسمت قسام سے اور حریص

يَطْلُبُ رِزْقَ الْاَنَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اِعْمَلْ قَبْلَ اَنْ تَفُوْتَ

وطلب مے کند روزی آدمیاں اے احمد عمل کن پیش از انکہ فوت کردہ شوی

طلب کرتا ہے رزق سب لوگوں کا اے احمد قبل فوت ہونے کے عمل کر

وَمُتْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْمُشْتَاقُ لَا يَخَافُ الْمَوْتَ

وبمیر پیش از انکہ مردہ شوی اے احمد مشتاق دیدار نمے ترسد بموت

اور قبل مرنے کے اے احمد مشتاق دیدار موت سے نہیں

وَيَتَمَنَّاهُ لِاَنَّهٗ يَنْظُرُ لِقَاءَ مَوْلَاهُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَاتَ

وخواند او را برائے آنکہ بیند رویت خداوندش اے احمد کسے کہ مرد

ڈرتا اور اسکی تمنا کرتا ہے کیونکہ بعد موت کے لقاء مولا دیکھتا ہے اے احمد جو

نَفْسُهٗ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَا يَمُوْتُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلٰكِنْ يَنْقُلُ

نفس او در دنیا پس اونمے میرد بار دیگر ولیکن نقل

نفس کو مارتا ہے وہ نہیں مرتا مگر دار عقبیٰ کی طرف نقل کر جاتا ہے

اِلٰى دَارِ الْعُقْبٰى اَلْمَوْتُ مَوْتَانِ مَوْتٌ ضَرُوْرِيٌّ

مے کند سوئے خانہ آخرت موت دو موت است یکے موت ضروری

موت دو ہیں ایک موت ضروری

Marfat.com

مَوْتٌ اِخْتِیَارِیٌّ فَالضَّرُوْرِیُّ بِخُرُوْجِ الرُّوْحِ عَنِ الْجَسَدِ

ودوم موت اختیاری پس موت ضروری بہ بیرون آمدن جان از بدن

دوسری موت اختیاری ہے موت ضروری روح کے جسم سے نکلنے کو

عِنْدَ انْقِطَاعِ الْاَجَلِ هٰذَا مَوْتُ جَمِیْعِ الْاٰدَمِیِّیْنَ

نزد تمام شدن است اجل است این موت ہمہ آدمیان است

کہتے ہیں جب وعدہ آگیا اور اس موت کا مزہ سب لوگ چکھیں گے

وَالْاِخْتِیَارِیُّ بِفَنَاءِ الْاَوْصَافِ الْبَشَرِیَّةِ مَعَ بَقَاءِ الرُّوْحِ

وموت اختیاری بدور شدن اوصاف بشری است باباقی ماندن

اور موت اختیاری اوصاف بشریہ کے فنا کرنے سے

فِی الْبَدَنِ فَهٰذَا مَوْتُ الْمُرِیْدِیْنَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْمَوْتُ ثَلٰثَةٌ

روح در بدن پس این موت مریدان است اے احمد موت را سہ

حاصل ہوتی ہے اور اسمیں روح بدن میں باقی رہتی ہے یہ موت کاملین کی ہے اے احمد موت کے تین

اَحْرُفٌ اَلْمِیْمُ وَالْوَاوُ وَالتَّاءُ فَالْمِیْمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْمَالِ

حروف است میم و واؤ وتا پس میم کنایت است از مال

حرف ہیں میم واؤ تے میم سے مراد مال

وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَارِثِ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ

وواؤ عبارت ست از وارث وتا کنایت است

واؤ سے مراد وارث تے سے مراد تراب

Marfat.com

عَنِ التُّرَابِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ اَخَذَ مَالَهٗ

از خاک ۔ اے احمد ۔ وقتیکہ بمیرد ۔ آدمی بگیرد مال او

یعنے مٹی ۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد جب انسان مرتا ہے تو اسکے مال کو وارث

اَلْوَارِثُ وَدَفَنَهٗ فِي التُّرَابِ فَالْعَاقِلُ هُوَ الَّذِيْ يَبْذُلُ

وارث ۔ واورا دفن کنند ۔ در خاک پس عاقل آنست کہ خرچ کند

لے لیتے ہیں اور اسکو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں پس عاقل وہ ہے جو

مَالَهٗ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ مُدَّةِ حَيٰوتِهٖ كَيْلَا يَتْلِفُهُ

مال خود در راہ خداے تعالی در مدت حیوۃ خود تاکہ خرچ نکند آن مال

اپنی زندگی میں مال کو اللہ کے رستہ میں خرچ کر جاے تاکہ وارث بعد مرنے کے

اَلْوَرَثَةُ بَعْدَ مَمَاتِهٖ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلْفِرَاقُ اَمَرُّ مِنَ الْمَمَاتِ

وارثان او پس مردن ۔ و اے احمد جدائی تلخ تر است از مرگ

اسکو تلف نکریں ۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد فراق تلخ تر ہے مرنے سے

وَالْوِصَالُ اَحْلٰى وَاَقْوٰى مِنَ الْحَيٰوةِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

وملاقات شیریں تر است وقوی تر از حیات است اے احمد

اور وصال شیریں اور قوی تر ہے جینے سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْخُلْقُ الْحَسَنُ خَيْرُ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

خوے نیک بہترین خصلت ہاست در زنان ومردان

نیک عادت مرد میں ہو یا عورت میں سب خصلتوں سے بہتر ہے

اَلصِّدْقُ خَیْرُ الْخِصَالِ فِی النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَلَہٗ یَا

راستی بہترین خصلتہا است درزنان ومردان اے

اور صدق سب خصلتوں سے بہتر ہے عورت میں ہو یا مرد میں اور الہام ہوا

اَحْمَدُ الصِّدْقُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلصَّادُ وَالدَّالُ وَالْقَافُ

احمد صدق را ۳ حرف است صاد ودال وقاف

کہ اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال وقاف

فَالصَّادُ عِبَارَۃٌ عَنِ الصِّیَانَۃِ وَالدَّالُ عِبَارَۃٌ عَنِ

پس صاد کنایت است از نگاہبانے از گناہ ودال کنایت است از

صاد کی مراد صیانت یعنے نگہبانی اور دال سے مراد دین ہے

الدِّیْنِ وَالْقَافُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْقُرْبِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

دین وقاف کنایت از قرب اے احمد

اور قاف سے مراد قرب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْکِذْبُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلْکَافُ وَالذَّالُ فَالْکَافُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْکَرْبِ

کذب را ۳ حرف است کاف وذال وبا پس کاف کنایت است از کرب

کذب کے تین حرف ہیں کاف ذال بے پس کاف عبارت ہے کرب سے

وَالذَّالُ عِبَارَۃٌ عَنِ الذَّنْبِ وَالْبَاءُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْبَیْنُوْنَۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

وذال کنایت است از گناہ وبا کنایت است از جدائی اے احمد

اور ذال عبارت ہے ذنب یعنی گناہ سے اور بے عبارت ہے بینونت یعنی جداسی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلتَّوْبَۃُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلتَّاءُ وَالْوَاوُ وَالْبَاءُ فَالتَّاءُ عِبَارَۃٌ

توبہ را سہ ۳ حرف است تا و واؤ و بار پس تار

توبہ کے تین حرف ہیں تے واؤ بے پس تے سے مراد ترک اچھے

عَنِ التَّرْکِ وَالْوَاوُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْوَحْدَۃِ وَالْبَاءُ عِبَارَۃٌ

کنایت است از ترک واو عبارت است از وحدت و بار

اور واو سے مراد وحدت ہے اور بے سے

عَنِ الْبَذْلِ فَالتَّائِبُ اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِہٖ تَرْکَ الدُّنْیَا

کنایت است از بذل پس تائب لازم کند بر نفس خود ترک دنیا

مراد بذل پس تائب کو واجب ہے کہ ترک دنیا کرے

وَاخْتِیَارَ الْوَحْدَۃِ وَبَذْلَ الْمَالِ کُلِّہٖ یَا اَحْمَدُ الدِّیْنُ

واختیار تنہائی وخرچ کردن مال اے احمد دین را

وحدت اختیار کرے اور مال کو راہ خدا میں نثار کرے اور الہام ہوا

ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلدَّالُ وَالْیَاءُ وَالنُّوْنُ فَالدَّالُ عِبَارَۃٌ

سہ ۳ حرف است دال و یار و نون پس دال کنایت است

اے احمد دین کے تین حرف ہیں دال یے نون پس دال سے مراد دنو یعنے

عَنِ الدُّنُوِّ وَالدَّرَجَۃِ وَالْبَاءُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْیُسْرِ وَ

از قربت و مرتبہ و یا عبارت است از آسانی و

نزدیکی خدا اور درجہ اور یے سے یسر ہے اور

Marfat.com

النُّونُ عِبَارَةٌ عَنِ النَّيلِ فَمَنْ اَخْلَصَ دِيْنَهُ لِلّٰهِ فَقَدْ

نون کنایت است از یافتن مرتبہ پس کسیکہ باخلاص کرد دین خود را برای خدا پس تحقیق

نون سے نیل یعنے پانا مرتبہ کا پس جس کسی نے اپنے دین کو خالص کیا اللہ

اُعْطِيَ الدَّرَجَةَ مِنَ الثَّوَابِ وَقُلْ لَهُ يَا اَحْمَدُ اَلشُّكْرُ شُكْرَانِ

داده شود مرتبہ از ثواب اے احمد شکر دو شکر است

کیوا سطے اسکو ثواب کے درجے دیے جاتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد شکر دو ہیں

شُكْرٌ عِنْدَ وِجْدَانِ النِّعْمَةِ وَشُكْرٌ عِنْدَ فِقْدَانِ النِّعْمَةِ

یکے شکر نزد یافتن نعمت است و دوم شکر نزد کم شدن نعمت

ایک شکر نعمت پانے کے وقت دوسرا نعمت جانے وقت

فَالْاَوَّلُ شُكْرُ الْعَوَامِ وَالثَّانِي شُكْرُ الْخَوَاصِ وَقُلْ لَهُ يَا اَحْمَدُ

پس شکر اول شکر عام مردم است و دوم شکر مردان خاص اے احمد

اول شکر عوام ہے دوسرا خاص کا اور الہام ہوا کہ اے احمد.

اَلْمَرَضُ مَرَضَانِ مَرَضُ الظَّاهِرِ وَمَرَضُ الْبَاطِنِ اَمَّا مَرَضُ الظَّاهِرِ فَهُوَ مِنَ الْجَوَارِحِ

بیماری دو بیماری ست بیماری ظاہر و بیماری باطن اما بیماری ظاہر پس از دست

مرض دو ہیں ایک مرض ظاہر دوسرا مرض باطن ظاہر وہ ہے جو جوارح

وَالْاَعْضَاءِ كَالصُّدَاعِ وَالْحُمّٰى وَسَائِرِ الْاَسْقَامِ فَيُدَاوِيهَا الْاَطِبَّاءُ

و ہمہ اعضا است مثل درد و تپ و ہمہ اقسام مرض پس علاج او طبیب میکنند

اور اعضا ہیں پیدا ہوتے مثل درد سر اور بخار اور تمام امراض کے اسکا علاج طبیب کرتی ہیں

Marfat.com

وَاَمَّا مَرَضُ الْبَاطِنِ فَهُوَ فِي الْقَلْبِ كَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ

واما مرض الباطن پس آن در دل است ہمچو حسد و کینہ

اور مرض باطن وہ ہے جو دل میں پیدا ہوے مثل حسد اور کینہ اور

وَحُبِّ الدُّنْيَا وَالْوَسَاوِسِ فَلَا يُعَالِجُهَا اِلَّا الْمَشَائِخُ

ودوست داشتن دنیارا ووسوسہاے شیطانی پس کند علاج آنہا مگر مشائخ

جب دنیا وسوسوں کے اس کا علاج مشائخ کرام ہی کرتے ہیں

الْكِرَامُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّوْمُ صَوْمَانِ صَوْمُ الْعَوَامِّ

بزرگ اے احمد روزہ دو روزہ است روزہ عام مردم

اور الہام ہوا اے احمد روزے دو ہیں روزہ عوام اور

وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ فَصَوْمُ الْعَوَامِّ الْاِمْسَاكُ عَنِ الْاَكْلِ

وروزہ خاص مردم پس روزہ عام امساک کردن است از خوردن

روزہ خاص کا عوام کا روزہ کھانے پینے اور جماع اور منہیات سے

وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالنَّوَاهِي وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ هُوَ اِمْسَاكُ

نوشیدن وجماع کردن وباز ماندن از نواہی وروزہ خاص ان ضبط کردن

باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ مکروہات اور ملاہی سے

الْحَوَاسِّ الْخَمْسَةِ مِنَ الْمَكْرُوهَاتِ وَالْمَلَاهِي وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

حواس پنج است از مکروہات وسازہاے سرود ای احمد

حواس خمسہ کو روکنا ہے بری چیزوں اور سرودسے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلْعُلَمَاءُ اَشْرَفُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ اَشْرَفُ الْاَشْرَفِ

عالمیان اشرف آدمیان اند وفقیران برتر اشرف اند

علماء اشرف الناس ہیں اور فقراء اشرف الاشرف ہیں

اَلْاُمَرَاءُ عَسْکَرُ الزَّمَانِ وَالْعُلَمَاءُ جُنْدُ اللَّیْلِ وَالْفُقَرَاءُ

امراء لشکر زمانہ اند وعالمان لشکر شب اند وفقیران

امراء لشکر زمانہ کے ہیں اور علماء لشکر رات کے ہیں اور فقیر

مُقَدَّمَةُ الْجَیْشِ وَلَهُ یَا اَحْمَدُ اِنْ کُنْتَ عَالِمًا فَصِیْحَ

پیشوائے لشکر اند اے احمد اگر ہستی تو عالم خوش کلام

مقدمۃ الجیش ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو عالم فصیح البیان ہے

الْکَلَامِ لَا تَفْخَرْ بِهٖ وَاِنْ کُنْتَ تَزَاهِدُ فِی الْحَلَالِ

فخر مکن بان واگر ہستی تو زہد کنی در حلال

تو اسپر فخر نکر اور اگر تو زاہد ہے درمیان حلال

وَالْحَرَامِ لَا تَفْخَرْ بِهٖ وَاِنْ کُنْتَ شَاکِرًا بَیْنَ الْاَنَامِ لَا تَفْخَرْ

وحرام فخر مکن باں واگر ہستی تو شکر گذارند بمیان آدمیاں فخر

حرام کے تو اسپر بھی فخر نکر اور اگر تو شاکر ہے آدمیوں ہیں تو اسپر فخر نکر

بِهٖ لٰکِنْ وَلَوْ کُنْتَ فَقِیْرًا حَقِیْرًا مِسْکِیْنًا اِفْخَرْ هٰذَا

بان ولیکن اگر باشی فقیر بیقدر ومسکین فخر کن ایں را

ولیکن اگر تو فقیر حقیر مسکین ہے تو اسپر فخر کر

Marfat.com

اُفْخُرْ هٰذَا وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

فخر کن این را اے احمد

اور فخر کر الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْفَقْرُ فَخْرٌ لِلْفَقِيْرِ وَاِنَّمَا

فقر بزرگی فقیر است و تحقیق

فقیر کے لئے فقر فخر ہے مگر

عَارُ الَّذِیْ مَالَ لِاَجَلِ غِنَاهُ

عارے کند از فقر مگر آنکس کہ میل کند بہر مرشد بغد

عار اور ننگ اس شخص کو ہے جسکی طرف کہ آدمی غنا کی وجہ سے مائل ہوں

اِنَّ الْغَنِیَّ یُحِبُّهُ اَهْلُ الدُّنٰی

بدرستی کہ تونگر دوست دارد اور اہل دنیا

اور غنی کو اہل دنیا دوست رکھتے ہیں

اِنَّ الْفَقِیْرَ یُحِبُّهُ مَوْلَاهُ

بدرستی کہ فقیر دوست دارد اور اخداوندا و

اور فقیر کو مولا دوست رکھتا ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ بَقَى الْعُلَمَاءُ فِى الْقِرْطَاسِ وَالْاَنْفَاسِ وَخَرَجَ الْفُقَرَاءُ

اے احمد اگر باقی مانند عالمان کاغذ و نفسہا و بر آمدہ اند فقیران

اے احمد باقی رہتے ہیں عالم قرطاس اور انفاس میں اور نکلتے ہیں فقیر

مِنَ الْاَنْفَاسِ وَالْقِرْطَاسِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ بَيْنَ

از نفسہا و کاغذ اے احمد فقیر میان

انفاس اور قرطاس سے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر عالموں میں

اَلْعُلَمَاءُ كَالْبَدْرِ بَيْنَ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

عالمان ہمچو ماہ تمام میان ستارگان آسمان اے احمد

ایسا ہی جیسے چودھویں رات کا چاند ستاروں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ كَسْبِيٌّ وَعِلْمٌ عَطَائِيٌّ فَالْكَسْبِيُّ لَا يُحَصَّلُ

علم دو علم است علم کسبی است و علم عطائیست پس کسبی آنست کہ حاصل نشود

احمد علم دو ہیں کسبی اور عطائی کسبی بغیر تعلیم اور تکرار اور استظہار کے

اِلَّا بِالتَّعْلِيْمِ وَالتَّكْرَارِ وَالْاِسْتِظْهَارِ وَالْعَطَائِيُّ

مگر بخواندن و تکرار کردن وطلب ظاہر کردن و علم عطائی

حاصل نہیں ہوتا اور عطائی حاصل ہوتا ہے

مَوْهِبَةُ الْوَهَّابِ الْعَلَّامِ الْغَفَّارِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ

بخشش خدائی کہ بسیار بخشندہ و بسیار دانا و بسیار مغفرت کنندہ اے احمد دانشمند

موہبت وہاب علام غفار سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

صَاحِبُ الْبَحْثِ وَالْمَقَالِ وَالْفَقِيْرُ صَاحِبُ الْوَقْتِ

صاحب بحث و گویائے وفقیر صاحب وقت وحال است

صاحب بحث ومقال ہے اور فقیر صاحب وقت وحال ہے.

وَالْحَالِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفَقْرُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْفَاءُ وَالْقَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد فقر سہ حرف است فا وقاف ورار

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر کے تین حرف ہیں فے قاف رے

فَالْفَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَنَاءِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ

پس فا عبارت است از فنار وقاف کنایت است از نزدیکی

فے سے مراد فنا ہے اور قاف سے قرب ہے اور

Marfat.com

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرُّؤْيَةِ

وقاف کنایت است از نزدیکی و راء کنایت است از رویت

اور راء سے رویت

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مُعَظَّمٌ يَرْغَبُ فِيهِ الْأَقْوِيَاءُ وَلَا يَرْغَبُ

اے احمد فقر چیزی عظیم است رغبت میکند دران مرد ان قوی ہمت و رغبت نمیکند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر بہت بڑی چیز ہے اسکی طرف رغبت قوی لوگ کرتے ہیں،

عَنْهُ إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مُكَرَّمٌ يُبَاهِي

از و مگر مردان ضعیف اعتقاد اے احمد فقر گرامی دارد کہ فخر میکنند

اور ضعیف لوگ اس سے موہنہ موڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر گرامی ہے فخر کرتے

بِهِ الْفُقَرَاءُ وَيَسْتَنْكِفُ مِنْهُ الْأَغْنِيَاءُ الْفَقْرُ شَرَفٌ

بان فقیر آن و رد گردانند از و توانگران فقر شرفی دارد

ہیں اس سے فقیر رد کرتے ہیں اسکو توانگر اور امیر اور فقر میں ایسی

يَتَوَلَّدُ مِنْهُ الصَّلَاحُ وَالْعِفَّةُ وَالزُّهْدُ وَالْوَرَعُ

پیدا شود از و صلاح اعمال نیک و پاکی و زہد و پرہیزگاری

شرافت ہے کہ اس سے صلاح عفت زہد ورع

وَالتَّقْوَى وَالطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ وَالْجُوعُ وَالْفَاقَةُ

تقوی و عبادت و پرستش و گرسنگی و فاقہ

تقوی طاعت عبادت جوع فاقہ

Marfat.com

وَالْمَسْكَنَةُ وَالْقَنَاعَةُ وَالْمُرُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ وَالدِّيَانَةُ

مسکنت	وصبر	ومروت	وجوانمردی	ودیانت
مسکنت	قناعت	مروت	فتوت	دیانت

وَالصِّيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ وَالسَّهَرُ وَالتَّهَجُّدُ وَالْخُضُوعُ

ونگاہبانی	وامانت	وشب خیزی	وبیدار شدن آخر وقت	وعاجزی
صیانت	امانت	سھر	تہجد	خضوع

وَالْخُشُوعُ وَالتَّوَاضُعُ وَالتَّحَمُّلُ وَالْكَظْمُ وَالْعَفْوُ

وخوف	انکساری وادب	وبرداشت	وکظم	عفو و
خشوع	تواضع	تحمل	کظم	عفو

اَلْإِغْمَاضُ وَالْإِشْفَاقُ وَالْإِنْفَاقُ وَالْإِيثَارُ وَالْإِطْعَامُ

چشم فرو بردن	وشفقت کردن	ودادن چیزے	وبخشی دادن	وطعام خورا نیدن
اغماص	اشفاق	انفاق	ایثار	اطعام

وَالْإِخْلَاصُ وَالْإِنْقِطَاعُ وَالْإِنْفِصَالُ وَالصِّدْقُ

واخلاص کردن	وشکستن دوستی	وجدائی کردن	وراستی
اخلاص	انقطاع	انفصال	صدق

وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالصَّفَاءُ وَالرِّضَاءُ وَ

وصبر	وشکر	وبردباری	وصفا	ورضامندی و
صبر	شکر	حلم	صفا	رضا

Marfat.com

الحیاءُ والبذلُ والجودُ والسخاوۃُ والخشیۃُ والخوفُ

وشرم وبخشش جود وسخاوت وترس وخوف

حیا بذل جود سخاوت خشیۃ خوف

والرجاءُ والمداومۃُ المعاملۃُ والتوحیدُ والتہذیبُ

وامید ومدامت نیکی و معاملہ نیک کردن وخدا یکی یقین ودانستن وپاک کردن اخلاق

رجا مداومت معاملت توحید تہذیب

والتحریکُ والریاضۃُ والمجاھدۃُ والمحاسبۃُ والمراقبۃُ

وحرکت وپرہیزگاری وکوشش کردن وحساب جمال خوب کردن ومراقبہ کردن

تحریک ریاضت مجاہدہ محاسبہ مراقبت

والتفریدُ والوقارُ والمواساۃُ والعنایۃُ والرعایۃُ

وتنہا بودن وباحرمت بودن ویکسان دانستن وباعنایت رعایت

تفرید وقار مواساۃ عنایت رعایت

والحقارۃُ والشفاعۃُ واللطفُ والکرمُ والفکرُ

وفروتنی وشفاعت ولطف وکرم وفکر

حقارت شفاعت لطف کرم فکر

والسکرُ والذکرُ والحرمۃُ الادبُ والاعصامُ

وبیخودی ویادحق وگرامی وادب وپاکی

سکر ذکر حرمت ادب عصمت

وَالْاِحْتِرَامُ وَالطَّلَبُ وَالرَّغْبَۃُ وَالْعِبْرَۃُ الْبَصِیْرَۃُ

وبزرگی وطلب ومیل وترس وبینائی

احترام طلب رغبت عبرت بصیرۃ

وَالْیَقْظَۃُ وَالْحِکْمَۃُ وَالْہِمَّۃُ وَالْمَعْرِفَۃُ وَالْخِدْمَۃُ

وبیداری وحکمت وہمت ودانائی وخدمت

بیداری حکمت ہمت معرفت خدمت

وَالتَّسْلِیْمُ وَالتَّفْوِیْضُ وَالتَّوَکُّلُ وَالتَّبَتُّلُ

وفروتنی وتفویض وتوکل کردن وقطع کردن

تسلیم تفویض توکل تبتل

الثِّقَۃُ وَالْغِنَاءُ وَالْاِسْتِقَامَۃُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

ثقاہت وتونگری وبداہت کردن بعمل نیک ونیک خوئی

ثقاہت غنا استقامت حسن خلق یہ سب اوصاف پیدا ہوتے

وَکُلُّ فَقِیْرٍ وُجِدَتْ فِیْہِ ھٰذِہِ الصِّفَاتُ سُمِّیَ

وہر فقیری کہ یافتہ شود درو ایں صفت ہا کہ مذکور شدن

ہیں اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جائیں اس کا نام

فَقِیْرًا کَامِلًا وَّاِذَا فُقِدَتْ لَمْ تُسَمَّ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

او فقیر کامل است واگر نباشد چنان مگو اور افقیر کامل اے احمد

فقیر کامل ہے اور جس میں نہ پائی جائیں اس کا نام فقیر نہیں اور الہام

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّ الْمَشَائِخَ كَانَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ

کسی کہ دوست دارد مشائخ را باشد باایشان در مقام اعلی روز قیامت وہر کہ

کہ اے احمد جو شخص مشائخ کو دوست رکھتا ہے وہ انکے ساتھ قیامت میں ہوگا

اَبْغَضَهُمْ حُشِرَ صَاحِبَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

عداوت کند باایشان قریب باشد بحسرت وندامت اے احمد

اور جو کوئی انسے عداوت رکھتا ہے وہ قیامت کے دن صاحب حسرت اور ندامت ہوگا

مَحَبَّةُ الْفُقَرَاءِ مِنَ الْمُنْجِيَاتِ وَعَدَاوَتُهُمْ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ

دوستی فقیران از اعمال نجات دہندہ است وعداوت باایشان از ہلاک کنندہ ہا است

الہام ہوا کہ اے احمد محبت فقیروں کی نجات دلانیوالی ہے اور دشمنی انکی ہلاک کرنیوالی ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ اُمَرَاءُ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ

اے احمد فقیران بادشاہان ملوکان وشاہانند

اور الہام ہوا کہ ای احمد فقیر بادشاہوں اور سلاطین کے بادشاہ ہیں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ اَرْبَابُ الْقُلُوْبِ اَلْفُقَرَاءُ تَارِكُوا

اے احمد فقیران صاحب دل اند فقیران گزاشتہ اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر صاحب دل ہیں اور فقیر راحتوں کو

الرَّاحَاتِ وَقَابِلُوا الْبَلِيَّاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ

راحتہارا وقبول کروند بلاہارا اے احمد فقیران

چھوڑنیوالے ہیں اور بلاؤں کو قبول کرنے والے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

Marfat.com

لَا یَخَافُوْنَ الْمَلٰئِکَۃَ وَیَنْظُرُوْنَ اَثْقَلَ الْعَزَامَۃِ

نے ترسند از فرشتگان و مے بینند گران عزمت را

فرشتوں سے خوف نہیں کرتے اور نظر کرتے ہیں بھاری سے بھاری غرامت کی طرف

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ جَالِسِ الْمَسَاکِیْنَ وَالْفُقَرَاءَ وَدَعِ الْاَغْنِیَاءَ

اے احمد بنشین با مساکین و فقیران و ترک کن امیران

اور الہام ہوا کہ اے احمد غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ اور امیروں

وَالرُّؤَسَاءِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ لَعَمْرِیْ اَنَّ الْفُقَرَاءَ قَطَعُوْا

و رئیساں اے احمد سوگند عمر من بدرستی کہ فقیران پیشگی کردہ

اور رئیسوں کو چھوڑ اور الہام ہوا کہ اے احمد قسم ہے مجکو اپنی عمر کی کہ فقیروں نے قطع کیا

الْمَرَاحِلَ وَبَلَغُوا الْمَنَازِلَ وَوَجَدُوْا مَا طَلَبُوْا فَسَکَتُوْا

از قافلہ و رسیدند بمنزلہا و یافتند آنرا کہ طلب کردند پس خاموش

مراحل کو اور پہنچے منازل کو اور پایا جسکو طلب کرتے تھے پس خاموش

فِیْ مَقْعَدِ الْاُنْسِ بِاللّٰہِ لَعَمْرِیْ اَنَّ الْفُقَرَاءَ اَحِبَّاءُ

شدند در مقامے کہ محبت دارند بخدا تعالیٰ سوگند بعمر من تحقیق فقیران دوستان

ہوئے مقام انس و محبت خدا میں قسم ہے مجکو اپنے عمر کی کہ فقیر اللہ کے دوست

اللّٰہِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْوَلِیُّ مَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافٍ

خداوند اے احمد ولی ستودہ شدہ بصفتہا

ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد ولی موصوف ہیں اوصاف نبی سے

Marfat.com

النَّبِیِّ لِاَنَّ لِلْوَلِیِّ کَرَامَۃً وَلِلنَّبِیِّ مُعْجِزَۃٌ فَالْوَلِیُّ

نبی برائے آنکہ مر ولے را کرامت ہاست و مر نبی را معجزہ است پس ولی را بباید

کیونکہ ولی کے واسطے کرامت اور نبی کے واسطے معجزہ ہے پس ولی

یُخْفِی الْکَرَامَۃَ وَالنَّبِیُّ یُظْهِرُ الْمُعْجِزَاتِ لِاَنَّ

پنہان دارد کرامت را و نبی ظاہر مے کند معجزہ را برائے آنکہ ولی

پوشیدہ کرتا ہے کرامت کو اور نبی ظاہر کرتا ہے معجزہ کو کیونکہ ولی کو دعوی کا

مَا اُمِرَ مِنَ الدَّعْوٰی وَالنَّبِیَّ اُمِرَ بِهَا وَلَهٗ

حکم کردہ شدہ است از دعوی و نبی را حکم کردہ شد بان اے

امر نہیں کیا گیا اور نبی کو دعوی کا حکم کیا گیا ہے اور الہام ہوا کہ

یَا اَحْمَدُ مَنِ اخْتَارَ الشُّهْرَۃَ یَاْلَمُ وَمَنِ اخْتَارَ

احمد کسے کہ اختیار کند شہرت را رنج بیند و کسے کہ اختیار کند

اے احمد جو شہرت کو اختیار کرتا ہے الم پاتا ہے اور جو گمنامی کو اختیار کرتا ہے

الْخُمُوْلَۃَ یَسْلَمُ صَاحِبُ الشُّهْرَۃِ مَهْمُوْمٌ

گم نامی سلامت باشد خداوند شہرت اندوہگین باشد

سلامت رہتا ہے صاحب شہرت ہموم ہے

وَصَاحِبُ الْخُمُوْلَۃِ مَعْصُوْمٌ مَنْ کَانَ اَشْهَرَ

و صاحب گم نام پاک است کسے کہ باشد مشہور تر

اور صاحب گمنامی معصوم ہے جو مشہور زیادہ ہوتا ہے

Marfat.com

النَّاسُ كَانَ أَكْبَرَ نِقْمَةً وَمَنْ كَانَ أَخْمَلَ

آدمیان باشد بیشتر برنج وکسے کہ باشد گم نام تر

وہ اکثر رنج میں ہوتا ہے اور جو گمنام

النَّاسِ كَانَ أَكْثَرَ رَاحَةً وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ

مردمان بیشتر براحت اے احمد فقیران

زیادہ ہوتا ہے وہ اکثر راحت میں ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

عِنْدَ أَصْحَابِ النُّفُوسِ صَغِيرٌ وَعِنْدَ أَرْبَابِ

نزدیک یاران نفسہا حقیرند ونزد خداوندان

اہل نفس کے نزدیک حقیر ہیں اور اہل دل کے

الْقُلُوبِ كَبِيرٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ

دلہا بزرگ اند اے احمد فقر

نزدیک بزرگ ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر

فَقْرَانِ فَقْرٌ ضَرُورِيٌّ وَفَقْرٌ إِخْتِيَارِيٌّ

دو فقر اند فقر ضروری است وفقر اختیاری است

دو ہیں فقر ضروری اور فقر اختیاری

فَالضَّرُورِيُّ إِذَا أَتَى بِهِ إِنْسَانٌ لَا يَصْبِرُ

پس ضروری آنکہ چون بیاید بدان فقر آدمی صبر نکند

پس فقر ضروری جب انسان پہ آتا ہے تو اسکی شدت پہ صبر نہیں کر سکتا

Marfat.com

عَلٰی شِدَّاتِہٖ وَیَکْشِفُ عَنْ عُسْرَاتِہٖ وَلَہٗ

بر سختی او واشکار کند از شدت او اسے

اور اسکی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اسے

یَا اَحْمَدُ الْفَقْرُ فَقْرَانِ فَقْرٌ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی

احمد فقر دو فقر اند فقر سیاہی روئے در ہر دو جہان

احمد فقر دو ہیں ایک فقر سواد الوجہ

الدَّارَیْنِ وَفَقْرٌ بَیَاضُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ

وفقر روشنائی روی ہر دو جہان است

فی الدارین دوسرا بیاض الوجہ فی الدارین

اَمَّا الَّذِیْ ھُوَ سَوَادُ الْوَجْہِ فَھُوَ فَقْرٌ

اما آنکہ او سیاہے روی است پس آن فقر است

پس دو فقر جو دو جہانوں کی روسیاہی ہے وہ فقر ہے

یَاْتِیْ بِالْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ

کہ مے آرد کفر وعصیان اما آنکہ او

کہ کفر و طغیان کی طرف لاتا ہے اور وہ فقر جیسں سرفرازی

بَیَاضُ الْوَجْہِ فَقَدْ یَجْعَلُ رِضَاءُ الرَّحْمٰنِ

روشنائی ہست پس تحقیق مے کند رضامندی خدائے

دونوں جہان کی ہے وہ رضائے رحمٰن کی طرف کھینچتا ہے

Marfat.com

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفَقِیْرَ فَھُوَ لَئِیْمٌ

اے احمد ہر کہ حقارت کند بفقیر پس او خوارست

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ لئیم ہے

وَمَنْ عَظَّمَ الْفَقِیْرَ فَھُوَ کَرِیْمٌ تَعْظِیْمُ الْفُقَرَاءِ

وہر کہ گرامی وارد فقیرا پس او بزرگ است تعظیم کردن فقیرانرا

اور جو فقیر کو عظیم سمجھے وہ کریم ہے تعظیم فقراء کی عادت

مِنْ شِیَمِ الْکِرَامِ وَتَحْقِیْرُھُمْ مِنْ عَادَاتِ

از اخلاق ہائے بزرگانست وحقارت ایشان از عادت ہا

بزرگوں کی ہے اور تحقیر انکی کمینوں کی خصلت ہے

اللِّئَامِ اِنَّ الْفَقِیْرَ مُؤَدَّبٌ وَمُھَذَّبٌ وَ

کمینہ بدرستی کہ فقیر آداب کردہ شدہ ست وآراستہ شدہ

فقیر صاحب ادب اور تہذیب

مُبَجَّلٌ وَمُعَظَّمٌ وَمُکَرَّمٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

وشرف دادہ شدہ وگرامی کردہ شدہ اے احمد ہر کہ

اور شرف اور تعظیم وتکریم ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ حُقِّرَ فِی الْوَرٰی وَمَنْ

حقارت کند فقیرانرا حقارت کردہ شود در خلق

جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ خلقت کی نظر میں خود حقیر ہو جاتا ہے اور

Marfat.com

عَظَّمَ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ يُعَظَّمُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

فقیران را پس او گرامی کردہ می شود اے احمد

جو فقیر کو بزرگ سمجھے اوسکی تعظیم ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْفَقِیْرُ اِذَا اُوْذِیَ غُفِرَ وَاِذَا ابْتُلِیَ صَبَرَ

فقیر وقتیکہ رنجانیدہ شود آمرزیدہ گردد و وقتیکہ مبتلا کردہ شود صبر دادہ شود

فقیر جب ایذا دیا جاتا ہے تو بخشا جاتا ہے اور جب مبتلا کیا جاتا ہے

اَخْلَاقُهٗ سَنِيَّةٌ وَاَعْمَالُهٗ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهٗ

خلق او روشن باشد و عملہا او مقبول باشد و سخن او

تو صبر دیا جاتا ہے فقیر کے اخلاق روشن ہوتے ہیں اور اعمال مقبول ہوتے ہیں قول

صِدْقٌ وَفِعْلُهٗ رِفْقٌ اَكْلُهٗ قَلِيْلٌ وَجِسْمُهٗ

درست و کار او خوش و خوردن او اندک و تن او

اسکا سچا ہوتا ہے اور فعل اچھا ہوتا ہے اور کھانا فقیر کا قلیل اور تھوڑا ہے اور جسم

هَزِيْلٌ لِبَاسُهُ التَّقْوٰى وَمَقْصُوْدُهُ الْمَوْلٰى

لاغر لباس او تقوی و مقصود او خداست

دبلا پتلا ہوتا ہے لباس اسکا تقوی ہے اور مقصود مولی ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِى الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ

اے احمد یاد کردن شیخ در حکایت ہمچو نمک

اور الہام ہوا کہ احمد شیخ کا ذکر کرنا کلام میں ایسا ہے جیسا نمک

Marfat.com

فِي الطَّعَامِ أَوْ كَالنُّوْرِ فِي الظَّلَامِ أَوْ كَرُوْحٍ

در طعام یا ہمچون نور است در تاریکی یا ہمچو جان است

طعام میں یا جیسے نور ظلام یا جیسے روح

فِي الْاَجْسَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلشَّيْخُ اَمِيْرٌ وَالْمُرِيْدُ

در تنہا اے احمد شیخ امر کنندہ است

اجسام میں اور الہام ہوا کہ اے احمد شیخ امیر ہے اور مرید

مَاْمُوْرُ الْمُرِيْدُ مَنْ لَا يُرِيْدُ اِلَّا مَا يُرِيْدُ

و مرید امر کردہ شدہ مرید آن است کہ ارادہ نکند مگر آنچہ ارادہ دارد

مامور ہے مرید وہ ہے جبکا ارادہ شیخ کے ارادہ کے تابع ہو

شَيْخُهٗ اَيُّهَا الْمُرِيْدُ اِحْفَظْ مَا لَقَّنَكَ الشَّيْخُ

شیخ او اے مرید یاد دار چیز یرا کہ آموختہ است ترا شیخ

اے مرید جس چیز کو شیخ تلقین کرے اوسکو نگاہ رکھ اور

فَاعْمَلْ بِهٖ مَادُمْتَ حَيًّا اَيُّهَا الْمُرِيْدُ لَوْ تُخَالِفُ

پس عمل بآن کن تا وقتے کہ تو زندہ است اے مرید اگر خلاف

اوسپر ہمیشہ جبتک زندگی ہے عمل کر اے مرید اگر تو شیخ کی مخالفت

الشَّيْخَ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا لَا تَكُوْنُ حَسَنَ الْاِرَادَةِ

فرمودہ شیخ کنی از روی قول یا فعل نباشی تو بہ نیک ارادہ

کرے گا قولا و فعلا تو حسن ارادہ کے وسے

Marfat.com

أَهْلًا وَزَيِّنْ ظَاهِرَكَ بِالْمُحَاسَنَةِ وَعَالِجْ بِالْمُرَاقَبَةِ

سزوار وآراستہ کن ظاہر خود بخوبی وعلاج کن مراقبہ

اے مرید آراستہ کر ظاہر کو نیکیوں سے اور علاج کر یعنی کام مراقبہ سے

شَعْرُ رَاسِ الْمُرِيْدِ حِجَابٌ فَحَلْقُهُ فِي الْإِرَادَةِ

موئے سر مرید پردہ است پس تراشیدن آن در ارادت

سر کے بال مرید کے لیئے حجاب ہیں انکا منڈانا ارادت کی رو سے

صَوَابٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اُكْتُمِ السِّرَّ فِي قَلْبِكَ

نیک است اے احمد بپوش سر در دل خود

صواب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کو دل لیں

كَالْأَبْرَارِ وَلَيْسَ قَلْبُكَ مَخْزَنَ الْأَسْرَارِ وَلَهُ

مثل پاکان ونیست دل تو جائے خزانہ اسرار اے

مثل ابرار کے چھپا ورنہ قلب تیرا مخزن اسرار نہیں ہے اے

يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَذْكَارِ

احمد مے شاید مر مرید را آنکہ مشغول شود بذکرہا

احمد مرید کو لایق ہے اذکار میں مشغول ہوے اور راتدن

وَأَنْ لَا يَتْرُكَ أَوْرَادَ اللَّيَالِيْ وَالنَّهَارِ يَنْبَغِيْ

وآن کہ ترک نکند وردہائے شبہا وروزہا را سزاوار

کے جو وظیفہ ہیں انکو نچھوڑے اور مرید کو چاہیئے کہ آنکھونکو بندلے اور کانوں کو

Marfat.com

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يُعْمِيَ عَيْنَهٗ وَيُصِمَّ اُذُنَهٗ وَيَقْطَعَ لِسَانَهٗ

مر مرید را آنکہ پوشد چشم خودرا و کر کند گوشش خودرا و برد زبان خود را

گنگ کرے اور زبان کو قطع کرے

وَيُعْرِجَ رِجْلَهٗ وَيَنْظُرَ بِلَا عَيْنٍ وَيَسْمَعَ بِلَا اُذُنٍ

و لنگ کند پائے خودرا و بہ بیند بے چشم و بشنود بغیر گوش

اور پیروں کو لنگڑا کرے اور بغیر آنکھ کے دیکھے بغیر کان کے

وَيَنْطِقَ بِلَا لِسَانٍ وَيَاْخُذَ بِلَا يَدٍ وَيَمْشِيَ بِلَا رِجْلٍ

و سخن کند بغیر زبان و بگیرد بغیر دست و روان شود بغیر پائے

سنے اور بغیر زبان کے بولے اور بغیر ہاتھ کے پکڑے اور بغیر پیر کے چلے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَنْسَلِخَ مِنَ

اے احمد سزاوار است مر مرید را آنکہ بر آرد خودرا

اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو چاہیئے

النَّفْسِ لِيَصِيْرَ خَيْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

از نفس تا بشود بہترین جن و انس اے احمد

کہ نفس سے جدا ہوتا کہ مرتبہ اسکا جن و انس سے بڑا ہو اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنِ افْتَرٰى عَلَى الشَّيْخِ اَوْ عَلَى الْخَلِيْفَةِ كَذِبًا فَهُوَ

ہر کہ تہمت کند بہ شیخ یا بر خلیفہ از روے دروغ پس

جو شیخ یا خلیفہ پر افترا باندھے پس

خَاسِرٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ

او خراب ست در دنیا و آخرت اے احمد ہر کہ

تہمت و ہرے دنیا اور آخرت میں لوٹے ہیں ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

اٰذَی الشَّیْخَ وَالْخَلِیْفَۃَ فَکَاَنَّمَا اٰذَی اللّٰہَ وَ

آزار دہد شیخ را یا خلیفہ را پس گویا کہ آزار داد خدا را و

جنہے شیخ یا خلیفہ کو ستایا گویا اللہ اور رسول کو ستایا

رَسُوْلَہٗ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَ

رسول او را اے احمد وقتی کہ در آئے تو خانہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جب تو کسی مشائخ کے مکان پر

اَحَدٍ مِنَ الْمَشَائِخِ فَلَا یَلْتَفِتْ یَمِیْنًا وَشِمَالًا

یک از مشائخان پس التفات کن جانب راست و جانب چپ

جاوے تو دائیں بائیں نہ دیکھنا چاہیے

وَطَاطَائَاسَکَ مُغْمِضًا عَیْنَیْکَ وَاِذَا جَلَسْتَ

و سر نگون کن پوشیدہ چشم خود و چون نشینی پیش او

اسکی خدمت میں سر جھکا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھنا چاہیے

بَیْنَ یَدَیْہِ فَاحْضُرْ ذِہْنَکَ وَضَعْ اُذُنَیْکَ

پس حاضر دار ذہن خود را و بنہ ہر دو گوش

اور اگر اسکے سامنے بیٹھے تو ذہن کو حاضر کرنا چاہیے اور

Marfat.com

إِلَى كَلَامِ النَّاصِحِ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَشَيْتَ

خودرا بطرف نصیحت گو اے احمد وقتیکہ روان شوی

جو وہ فرماویں انکے کلام ناصح سننا چاہیئے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب چلو

مَعَ الشَّيْخِ فِي الطَّرِيقِ فَامْشِ خَلْفَهٗ وَلَا

با شیخ در راہ پس روان شو پس او

شیخ کے ساتھ راستہ تو اسکے پیچھے پیچھے چلنا

تَمْشِ أَمَامَهٗ وَيَمِينَهٗ وَشِمَالَهٗ مُرَاعَاةً لِلْأَدَبِ وَقُلْ لَهٗ يَا أَحْمَدُ

و مرو پیش او و جانب راست او و جانب چپ او برعایت ادب

آگے اور دائیں بائیں نچلنا کیونکہ خلاف ادب ہے

مَنِ الْتَفَتَ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ يَمِينًا وَشِمَالًا

ہر کہ بیند بحضور شیخ راست و چپ او

اور جو شخص شیخ کے روبرو دائیں بائیں

وَلَمْ يُحْضِرْ ذِهْنَهٗ فَقَدْ نَسَبَ إِلَى سُوْءِ الْأَدَبِ

حاضر نداشت ذہن خودرا پس تحقیق نسبت کرد بسوے بد ادب

دیکھے اور اپنے ذہن کو حاضر نکرے وہ بے ادب

وَفَاتَ مِنْهُ الْفَوَائِدُ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ الرِّدَّةُ

و برد از و نتیجہاے نیک اے احمد مردود سے

شمار کیا جاتا ہے اور وہ فوائد کو فوت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد مردود

Marfat.com

رِدَّتَانِ رِدَّةٌ فِی الشَّرِیْعَةِ وَرِدَّةٌ فِی الطَّرِیْقَةِ

دو مردودے است مردودے در شریعت ومردودے در طریقت

دو طرح کے ہیں مردود شریعت اور مردود طریقت

اَمَّا الرِّدَّةُ الْاُوْلٰی فَھُوَ اِذَا خَرَجَ مُسْلِمٌ مِنَ

اما مردودے اول پس آن وقتے کہ بیرون آمد مسلمان از

مردود شریعت اسکو کہتے ہیں کہ مسلمان ہوکر دائرہ اسلام سے نکل

الْاِسْلَامِ صَارَ مُرْتَدًّا فِی الشَّرِیْعَةِ فَالرِّدَّةُ

مسلمانی شود مردود در شریعت ومردودے

جائے اور مرتد ہوجائے

فِی الطَّرِیْقَةِ اِذَا خَرَجَ الْمُرِیْدُ مِنْ اَمْرِ الشَّیْخِ

در طریقت آنست وقتیکہ برآید مرید از فرمودہ شیخ

اور مردود طریقت اسکو کہتے ہیں کہ مرید ہوکر شیخ کا

فَھُوَ صَارَ مُرْتَدًّا فِی الطَّرِیْقَةِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

پس او شود مردود طریقت اے احمد

حکم نہ مانے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْغُسْلُ غُسْلَانِ غُسْلُ الشَّرِیْعَةِ وَغُسْلُ

غسل دو غسل اند غسل شریعت است وغسل

غسل دو ہیں غسل شریعت اور غسل طریقت غسل شریعت یہ ہے کہ

Marfat.com

الطَّرِيقَةِ فَغُسْلُ الشَّرِيعَةِ أَنْ يُّصَبَّ الْمَاءُ

طریقت است پس غسل شریعت آنکه بریزد آب

کہ سر پہ اور تمام جسم پر پانی ڈالا جائے

عَلَى الرَّاسِ وَسَائِرِ الْاَبْدَانِ وَغُسْلُ الطَّرِيقَةِ

بر سر و بتمام بدنہا و غسل طریقت

اور غسل طریقت

بِارْضَاءِ الشَّيْخِ بَعْدَ الْعِصْيَانِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

برضامندی شیخ است بعد از گناہان اے احمد

یہ ہے کہ بعد گنہ کرنے کے شیخ کو راضی اور خوشنود کیا جائے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْوُضُوْءُ وُضُوْآنِ وُضُوْءُ الشَّرِيعَةِ وَوُضُوْءُ

وضو دو وضو اند وضو شریعت است و وضو

وضو دو ہیں وضو شریعت اور وضو طریقت وضو شریعت کا

الطَّرِيقَةِ وُضُوْءُ الشَّرِيعَةِ فَغُسْلُ الْوَجْهِ

طریقت وضو شریعت پس غسل روئے

اسطرح ہوتا ہے کہ مونہہ ہاتھ پاؤں دھوئے جاویں

وَالْيَدَيْنِ وَمَسْحُ الرَّاسِ وَغُسْلُ الرِّجْلَيْنِ

و دو دست و مسح سر و شستن دو پائے

اور مسح کیا جائے کنوئیں اور تالاب کے پانی سے

Marfat.com

بِمَاءِ الْاَوْدِيَةِ وَالْاٰبَارِ وَوُضُوْءُ الطَّرِيْقَةِ

بآب تالاب وچاہها ووضو طریقت

اور وضو طریقت کا یہ ہے

هُوَ الْغُسْلُ وَالْمَسْحُ بِمَاءِ الْحُضُوْرِ وَ

آن شستن ومسح کردن باب حضور و

کہ خدا کی بندگی ہیں حضور اور

الرَّغْبَةِ فِيْ طَاعَةِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

رغبت درعبارت خدا کہ قوی بسیار بخشندہ است اے احمد

رغبت کے پانی سے دلکو غسل دیا جائے اور مسح کیا جائے الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمَعْصِيَةُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهَا اِلَّا التَّوْبَةُ وَلَهٗ

گناہ کردن دردیست کہ درمان ندارد مگر توبہ علاج اوست اے

گناہ ایسا مرض ہے جسکی کوئی دوا نہیں سوائے توبہ کے

يَا اَحْمَدُ التَّجْرِيْدُ تَجْرِيْدَانِ تَجْرِيْدُ

احمد تنہائی دو تنہائی است تنہائی

اے احمد تجرید دو ہیں ایک تجرید صوری دوسری تجرید معنوی

صُوْرِيٌّ وَتَجْرِيْدٌ مَعْنَوِيٌّ وَالصُّوْرِيُّ

ظاہری وتنہائی باطنی وظاہری

ایک تجرید صوری دوسری معنوی تجرید ظاہری

Marfat.com

هُوَ اَنْ يُّجَرِّدَ الْجَسَدَ عَنِ الْكِسْوَةِ وَاللِّبَاسِ

آنست كه مجرد كند تن را از كسوت و پوشيدن فاخر

ظاہری یہ ہے کہ جسم کو کسوت اور لباس سے

هٰذَا تَجْرِيْدُ الْمُبْتَدِيِيْنَ وَالْمَعْنَوِيُّ هُوَ اَنْ يُّجَرِّدَ

این تجرید مبتدیان ست و تجرید باطنی آنکه

مجرد کیا جاوے یہ تجرید مبتدیون کی ہے اور تجرید باطنی یہ ہے کہ

النَّفْسَ عَنْ صِفَاتِهَا الذَّمِيْمَةِ وَعَادَاتِهَا

باز دارد وجود را از صفتہاء ناشایستہ و عادتہاسے

نفس صفات ذمیمہ سے اور عادات

الْقَبِيْحَةِ فَهٰذَا تَجْرِيْدُ الْمُنْتَهِيْنَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

بد پس انیست مجرد شدن کاملان اے احمد

قبیحہ سے مجرد کیا جائے یہ تجرید منتہون کی ہے اے احمد

اَلتَّجْرِيْدُ عِنْدِيْ اَنْ تُجَرِّدَ السَّالِكُ نَفْسَهٗ

تنہائی نزد من این ست که مجرد کند رونده نفس خود را

میرے نزدیک تجرید یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو

عَنِ اللِّبَاسِ الشَّهَوَاتِ وَالْمَأْلُوْفَاتِ

از پوشاک شہوتہا والفت گرفتہ شدہ

شہوات اور مالوفات سے

Marfat.com

وَيُوجِعُهَا بِأَشَدِّ الرِّيَاضَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ

وتکلیف وہد اورا بسخت پرہیزہا ومشقتہا

مجبور کرے اور سخت ریاضتوں اور مجاہدون کے گرسنگی سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ التَّفْرِيدُ أَنْ يُفَرِّدَ الْقَلْبَ عَنْ

اے احمد تفرید اینست کہ مجرد کند دل را از

بہو کو رہے اے احمد تفرید یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو

جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمُكَوَّنَاتِ وَيَدْعُوهُ

جمیع آفریدہ شدگان وپیدا شدگان وبخواند دل را

تمام مخلوقات اور مکنونات سے جدا کرے

إِلَى خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بسوئے پیدا کنندہ زمین وآسمان اے احمد

اور خالق ارض وسموات کی طرف لگائے اے احمد

فَوَائِدُ الْعُزْلَةِ سَبْعَةٌ الْأُولَى نَجَاةُ

فائدہا گوشہ نشینی ہفت است نخستین خلاصی

عزلت کے سات فائدہ ہیں اول مخلوق کا تجھ سے بچات

الْخَلْقِ مِنْكَ وَالثَّانِيَةُ غَضُّ الْعَيْنِ عَنْ نَظَرِ

خلق ازتو ودوم پوشش چشم از دیدن

دوسرے حرام پر نظر نہ پڑنا

الْحَرَامِ وَالثَّالِثَةُ صِيَانَةُ الْأُذُنِ عَنْ سَمَاعِ

حرام وسیوم نگاہداشتن گوش از شنیدن

تیسرے جھوٹی باتیں کانوں میں نہ پڑنا

الْبَاطِلِ وَالرَّابِعَةُ مَنْعُ اللِّسَانِ عَنِ الْغِيبَةِ

دروغ وچہارم منع کردن زبانرا از غیبت

چوتھے غیبت سے زبان کا روکنا

وَاللَّغْوِ وَالْخَامِسَةُ الْاِسْتِغْنَاءُ عَنْ مَشْيٍ

وبیہودہ گوئی وپنجم تونگری از مشی

پانچویں چلنے پھرنے سے بے پرواہ ہونا

الْقَدَمِ وَالسَّادِسَةُ دَوَامُ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ

قدم وششم ہمیشہ طاعت وعبادت کردن

چھٹے عبادت وطاعت ہمیشہ کرنا

وَالسَّابِعَةُ الْاُنْسُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

وہفتم محبت بخدائے تعالیٰ اے احمد

ساتویں اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا ہونا - اے احمد

السِّيَاحَةُ سِيَاحَتَانِ سِيَاحَةُ الظَّاهِرِ

مسافرت دو نوع ست مسافری ظاہر

سیاحتیں دو ہیں ایک سیاحت ظاہر کی

Marfat.com

هِیَ اَنْ یَسِیْحَ السَّالِکُ فِی الْمَفَاوِزَۃِ

آنکہ مسافری کند سالک در دیہہ ہا

دوسری باطن کی سیاحت ظاہر کی یہ ہے کہ سفر کرے سالک قصبوں

وَالْبِلَادِ وَیَقْطَعَ الْمَرَاحِلَ

وشہرہا وبگذرد قافلہا

اور شہروں کا اور قطع کرے مراحل

........وَالْمَنَازِلَ وَسِیَاحَۃُ

ومنازلہا ومسافرت

اور منزلوں کو

الْبَاطِنِ اَنْ یَسِیْحَ فِی الْقَلْبِ وَیَقْطَعَ مَا

پوشیدہ آنکہ مسافرت کند در دل وبریدا نچہ

اور باطن کی سیاحت یہہ ہے کہ سفر کرے سالک قلب میں اور قطع کرے

نَبَتَ فِیْهَا مِنْ اَشْجَارِ الْوَسَاوِسِ وَالْهَوَاجِسِ

روئیدہ است درآن از درختان وسواس وہوا وبدی

اشجار ہواجس اور سواس کو جو دل میں اوگے ہیں

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الصُّوْفُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفِ الصَّادُ

اے احمد صوف سہ حرف است صاد

اے احمد صوف کے تین حرف ہیں صاد

Marfat.com

وَالْوَاوُ وَالْفَاءُ فَمِنَ الصَّادِ يَتَوَلَّدُ الصَّفَاءُ وَ

وواو وف پس ازصاد پیدا شود صفائی دل

واو سے فے صاد سے صفا پیدا ہوتی ہے

مِنَ الْوَاوِ يَتَوَلَّدُ الْوَفَاءُ وَمِنَ الْفَاءِ يَتَوَلَّدُ

وازواو پیدا شود وفا واز ف پیدا شود

واو سے وفا فے سے فنا

الْفَنَاءُ كُلُّ فَقِيرٍ فِيهِ هٰذِهِ الصِّفَاتُ فَمُتَمَتَّعٌ

ذ ہر فقیریکہ درو این صفات باشد است او

اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں اُسکو

بِالْفَقْرِ وَمَنْ لَبِسَ الصُّوفَ لِلشُّهْوَةِ وَالزِّينَةِ

بہرہ یابد بفقر وکسے کہ پوشیدہ صوف را برائے شہوت وزینت

فقیری کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اور جو فقیر صوف کو شہرت اور زینت

فَلْيَبْكِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَرَادَ قَهْرَ النَّفْسِ فَعَلَيْهِ

پس باید کہ گرید برنفس خود وکسے کہ خواہد قہر نفس پس بر وست

کے واسطے پہنتا ہے اوسے اپنے نفس پر رونا چاہیئے اور جو چاہے کہ نفس پر

اَنْ يَلْبَسَ الشَّعْرَ لِاَنَّ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ

آنکہ بپوشد پشمینہ برائے آنکہ تحقیق عیسیٰ بروے سلام باد بود کہ

غالب آئے اوسکو پشمینہ پہننا چاہیئے ۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نفس کے

Marfat.com

يَلْبَسُ الشَّعْرَ لِقَهْرِ النَّفْسِ اَلْوَبَرُ لِبَاسُ الْحُكَمَاءِ

کرے پوشید. پشمینہ برائے قہر نفس پشم پوشاک حکیمانست

وبالے کو پشمینہ پہنتے تھے وبر پوشاک حکیموں کی ہے

فَمَنْ لَبِسَ الْوَبَرَ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ حَكِيْمًا

پس کسے پوشد پشم را سزاوار است مراورا آنکہ باشد او حکیم

پس جو وبر کو پہنے اسکو چاہیئے کہ حکیم ہووے

اَوْ حُمُوْلًا كَالْاِبِلِ يَنْبَغِيْ لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَلْبَسَ

یا بسیار حمل کنند مثل شتر سزاوار است مر فقیر را آنکہ پوشد

یا اونٹ کی طرح بوجھ اٹھاوے فقیر کو چاہیئے

اَلْخِرْقَةَ بِالْمَعْنٰى لَا بِالْهَوٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

پیرہن بحقیقت نہ برائے ہوا اے احمد

کہ خرقہ کو پہنے ساتھ معنی کے خواہش نفس کے لئے نہ پہنے ای احمد

لَا يَحِلُّ لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَلْبَسَ الْخِرْقَةَ لِيُعْرَفَ بِهَا

حلال نیست مر درویش را آنکہ پوشد پیرہن برائے آنکہ

فقیر پر خرقہ اس نیت سے پہننا کہ

وَيُشْهَرَ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ لَا يَحِلُّ

مشہور شود بآن و مشہور گردد میان مردان اے احمد حلال

مشہور و معروف ہووے حرام ہے اے احمد

لَا یَحِلُّ لِلْمُرِیْدِ اَنْ یَّلْبَسَ الْخِرْقَةَ بِغَیْرِ اِذْنِ

حلال نیست مر مرید را آنکہ بپوشد پیرہن را بے حکم

فقیر بغیر اذن شیخ کے خرقہ پہننا حرام ہے

الشَّیْخِ لَیْسَ الْاِعْتِبَارُ بِالْخِرْقَةِ وَاِنَّمَا الْاِعْتِبَارُ

شیخ نیست اعتبار بخرقہ ونیست اعتبار

اور خرقہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار

بِاِذْنِ الشَّیْخِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ

مگر بحکم شیخ اے احمد ہر کہ بپوشد لباس پشم

شیخ کے حکم کا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جسنے صوف کو پہنا

فَھُوَ صُوْفِیٌّ لِبَاسِیٌّ وَمَنْ صَفَا قَلْبَہٗ فَھُوَ

پس او صوفی لباسے است وکسے کہ پاک دارد دل خود پس او

وہ صوفی لباسی ہوا اور جس نے اپنے قلب کو

صُوْفِیٌّ مَعْنَوِیٌّ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ وَلَمْ

صوفی است از روئے حقیقت کسے کہ بپوشد

صاف کیا وہ صوفی معنوی ہوا جو شخص صوف کو پہنے

یُصَفِّ قَلْبَہٗ فَھُوَ صُوْفِیٌّ عِنْدَ النَّاسِ

صاف بنا شد دل او پس او صوفی است نزدیک آدمیاں

اور قلب اسکا صاف نہووے وہ عوام کے نزدیک صوفی ہے

Marfat.com

لاَ عِندَ اللّٰہِ قَالَ الشَّیخُ اَبُو سَعِیدِ اَبُوالخَیرِ

نزدیک خدا تعالےٰ گفت شیخ ابوسعید ابوالخیر

اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہیں ہے حضرت ابوسعید ابوالخیر

رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ اَلخِرقَۃُ کَفَنُ الاَحیَاءِ وَمِیرَاثُ

رحمت خدا براو باد پیرہن کفن آدمیان زندہ است و میراث

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خرقہ کفن زندوں کا ہے اور میراث انبیاء

الاَنبِیَاءِ وَالاَولِیَاءِ اَلخِرقَۃُ قِسطَاسُ

پیغامبران و ولیا است پیرہن عدل و انصاف

اور اولیاء کی اور خرقہ ترازو دین کی ہے

اَھلِ الدِّینِ وَعَلاَمَاتُ اَھلِ الیَقِینِ

اہل دین است و نشانہائی اہل یقین است

اور علامت اہل یقین کی ہے

اَلخِرقَۃُ سَترُ العَیبِ وَمِفتَاحُ الغَیبِ

خرقہ پردہ عیب است و کلید غیب

خرقہ پوشیدہ کرنے والا عیب کا ہے اور کنجی غیب کی

اَلخِرقَۃُ حِلیَۃُ الاَخیَارِ وَمَشَقَّۃُ الاَشرَارِ

خرقہ زیور خداوند است و مشقت سخت کاراں

خرقہ زیور اخیار کا ہے اور مشقت اسرار کی

Marfat.com

اَلْخِرْقَةُ بَرَاءَةٌ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَهَیْبَةُ الْفَاسِقِیْنَ

خرقہ نیکی و پاکی است از عالمیان و ترس فاسقانرا

خرقہ پاکی دونوں جہان کی ہے اور ہیبت فاسقوں کے لئے ہے

اَلْخِرْقَةُ زَیْنٌ عِنْدَ الْحَقِّ وَشَیْنٌ عِنْدَ الْخَلْقِ

خرقہ نیکست نزد خدا تعالےٰ و بدست نزد خلق اللہ

خرقہ ہر ایک کی زینت ہے اور برا ہے نزدیک خلق کے

اَلْخِرْقَةُ عِزَّةُ اَصْحٰبِ الْاَشْرَافِ وَمَذَلَّةٌ

خرقہ عزت یاران نجیب است و ذلۃ

خرقہ اصحاب اشراف کی عزت ہے اور غافلون کے لئے ذلت ہے

اِخْتِیَارُ الْغُفَلَاءِ الْخِرْقَةُ مَرْجَعُ الْخَائِفِیْنَ

اختیار غافلان خرقہ جائے باز آمدن ترسندگان است

خرقہ مرجع خایفون کا ہے

قَالَ الْجُنَیْدُ التَّصَوُّفُ مَبْنِیٌّ عَلٰی ثَمَانٍ

گفت جنید علم توحید مبنی است بر ہشت

حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ تصوف کی بنا آٹھ چیزون پر ہے

خِصَالِ السَّخَاوَةِ وَالرِّضَاءِ وَالصَّبْرِ وَالْاِیْثَارِ

خصلت ہا سخاوت و راضی بودن و صبر کردن و ایثار کردن

سخاوت صبر رضا ایثار

Marfat.com

وَالْغُرْبَةُ وَلُبْسُ الصُّوْفِ وَالسِّيَاحَةُ وَالْفَقْرُ

غربت وپوشیدن پشم وگشتن اطراف عالم وفقر

غربت لبس صوف سیاحت فقر

فَالسَّخَاءُ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ

پس سخاوت در ابراہیم بود رحمتہاء خدا بروے باد

سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام میں تھی

الرِّضَاءُ فِیْ اِسْمَاعِیْلَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَالصَّبْرُ

ورضا در اسماعیل بود رحمتہاے خدا بروے باد صبر

اور رضا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں اور صبر

فِیْ اَیُّوْبَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَالْاِشَارَةُ

در ایوب بود رحمتہاے خدا بروے باد وایثار کردن

حضرت ایوب علیہ السلام میں اور ایثار

فِیْ زَکَرِیَّا صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَالْغُرْبَةُ

در زکریا بود رحمتہاے خدا بروے باد ومسافرت در

زکریا علیہ السلام میں اور غربت حضرت

فِیْ یَحْیٰی صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَلُبْسُ الصُّوْفِ

یحیےٰ بود رحمتہاے خدا بروے باد وپوشاک پشم

یحیےٰ علیہ السلام میں اور لبس صوف

Marfat.com

فِی مُوْسٰی صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَالسِّیَاحَۃُ

در موسیٰ رحمتہائے خدا بروے باد وگشتن باطراف

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور سیاحت

فِیْ عِیْسٰی صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَالْفَقْرُ فِیْ

در عیسےٰ بود رحمتہائے خدا بروے باد وفقر در

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور فقر

مُحَمَّدٍ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَالسَّلَامُ قَالَ

محمد رحمتہائے خدا بروے باد وسلامتی ۔ گفت

حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں ۔ کہا

اَلْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حسن بصری رحمت خدا بروے باد

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے

فِی الْعَصَا سِتَّۃُ خِصَالٍ سُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَ

در عصا شش خصلتہا است سنت پیغمبران است و

عصا میں چھ خصلتیں ہیں طریقہ انبیا کا اور

زَیْنُ الصَّالِحِیْنَ وَسِلَاحٌ عَلَی الْاَعْدَاءِ

زینت صالحانست وسلاح است بر دشمنان

زینت صالحین کی اور دشمنوں کے لئے ہتیار

Marfat.com

يَعْنِي الْكَلْبَ وَالْحَيَّةَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَعَوْنُ الضُّعَفَاءِ

يعنے سگ ومار وسوار اينها ومدد ضعيفانست

يعنے كتے اورسانپ وغيره كے واسطے اورضعيفوں

وَرَغْمُ الْمُنَافِقِيْنَ وَزِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَةِ وَ

ورنج منافقان است وزيادتی در نيكی است

كے لئے مدد منافقوں كے لئے رنج اورنيكی ميں زيادتی

يُقَالُ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ مَعَ الْعَصَا هَرَبَ

وگفته شده است وقتے كه باشد مومن باعصا بگريزد

اور كہتے ہيں جب كسی كے پاس عصا ہوتا ہے

عَنْهُ الشَّيْطَانُ وَيَخْشَعُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِرُ

ازو شيطان وترسد منافق وفاسق

تو شيطان اس سے بھاگتا ہے اور منافق ڈرتا ہے

مِنْهُ وَقِيْلَ فِيْهَا أَلْفُ نَوْعٍ مِنَ الْمَنَافِعِ كَمَا

ازو وگفته شده دروی هزار روش از سود ها است چنانچه

اور كہا گيا ہے كہ اسميں ہزار قسم كے منافع ہيں جيسا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قِصَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

گفت خدائے تعالی در قصه موسی عليه السلام

كہا اللہ تعالے نے موسی عليه السلام

Marfat.com

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ

وچیست ایں بدست راست تو اے موسیٰ گفت موسیٰ ایں عصائے من است

کے قصہ میں کہ اے موسیٰ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں حضرت موسیٰ نے

اَتَوَكَّاُ عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

تکیہ میکنم بریں و میرانم بایں بزہائے خود و نیز ہست

جواب دیا کہ یہہ عصاہے اسپر میں تکیہ کرتا ہوں اور بکریوں کو ہانکتا ہوں

مَآرِبُ اُخْرٰى كُلُّ عَمَّارٍ بِالدُّوْرِ سَكَنُوْا فِي الْقُبُوْرِ

مرادیں مقاصد دیگر۔ ہر آنکہ عمارت کند بجا نہائے خود مے باشند در قبرہا

اور بہت سے اسمیں میرے مقاصد ہیں جو کوئی عمارت کرتا ہے اپنے گھروں میں گویا قبر میں

وَمَنْ رَاٰى عُيُوْبَ نَفْسِهٖ لَمْ يَرَ عُيُوْبَ

و ہر کہ بیند عیب ہائے ذات خود نہ بیند او عیب ہائے

اور جو کوئی اپنی عیب دیکھے وہ غیر کے عیب نہیں دیکھتا

غَيْرِهٖ مَنْ مَلَكَ اُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ لَا يَقْدِرُ

غیر خود ہر کہ نگاہدارد ہر دو گوش خود و دو چشم خود قادر نباشد

جو کوئی اپنے کانوں اور آنکھوں کو نگاہ رکھتا ہے

الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ وَمَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

شیطان برو و ہر کہ نگاہدارد دو دست خود و دو پائے خود

اسپر شیطان قابو نہیں پاتا اور جو اپنے ہاتھ اور پاؤں کو

Marfat.com

لَا یَتَوَطَّنُ الشَّیْطَانُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

نباشد مقیم شیطان حضور او اے احمد

نگاہ رکھتا ہے اسکے اوپر شیطان مقیم نہیں ہوتا ہے

مَنْ شَهَرَ بَیْنَ الْخَلَائِقِ لَمْ یَامَنْ مِنَ الْبَوَائِقِ

ہرکہ شہرت کرد میان خلایق ایمن نباشد از ہلاکت

جو مخلوق میں مشہور ہے وہ امن نہیں پاتا ہلاکت سے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ عَاشَ غَامِضًا فِی النَّاسِ اَبَدًا

اے احمد ہرکہ زندگانی کرد بفروتنی میان او میان ہمیشہ

اے احمد جو شخص ہمیشہ لوگوں میں گمنامی سے زندگی بسر کرتا ہے

یَسِیْرُ اِلَیْهِ وَیُشَارُ سَرْمَدًا مَنْ عَاشَ

آسان شود کار او و اشارت کردہ شود ہمیشہ۔ ہرکہ زندگی کند

اسکا کام آسان ہوتا جاتا ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے ہمیشہ

عَاشَ غَامِضًا سَلِمَ مِنَ الْاٰفَاتِ وَمَنْ شَهَرَ

بفروتنی سلامت باشد از آفات وہرکہ شہرت کرد

جو گمنامی سے زندگی بسر کرتا ہے آفات سے سلامت رہتا ہے

وَعُرِفَ فَقَدْ وَقَعَ فِی الْبَلِیَّاتِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

و معروف شد پس تحقیق بیفتد در بلاہا اے احمد

اور جو مشہور و معروف ہوتا ہے وہ بلاؤں میں پھنستا ہے اے احمد

Marfat.com

يَا أَحْمَدُ عَلَامَاتُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ شَاكٍ

اے احمد نشانہا منافق سہ است دل شکایت

اے احمد منافق کی نشانیاں تین ہیں قلب شکایت

لِسَانٌ سَاهٍ بَدَنٌ طَاغٍ قَالَ

کنندہ زبان سہو کنندہ بدن باغی و عاصی گفت

کرنے والا زبان سہو کرنے والی بدن باغی ہونے والا

اَبُو الْقَاسِمِ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ابوالقاسم سمرقندی رحمت خدائے تعالیٰ

حضرت ابوالقاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ لِسَانٌ

بروئے نشانہائے مومن سہ است دل شکر کنندہ زبان

مومن کی تین علامتیں ہیں قلب شاکر لسان

ذَاكِرٌ بَدَنٌ صَابِرٌ وَلَهٗ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ يَعْصِمُ

ذکر کنندہ بدن صبر کنندہ اے احمد ذکر پاک میکند

ذاکر بدن صابر اور الہام ہوا کہ اے احمد ذکر پاک کرتا ہے

مِنَ الْحُضُوْرِ وَيَهْدِيْ إِلَى الْمَذْكُوْرِ وَلَهٗ

از حضور و راہ مے نماید بسوئے مذکور

حضور سے اور راہ کہلاتا ہے طرف مذکور کے

Marfat.com

یا احمد الذکر مزیل الھواجس و محرق الوساوس

اے احمد یاد خدا زایل کنندہ پلیدیت و سوزندہ وسواسہا

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر ہواجس کا زائل کرنے والا ہے اور وسواس کا جلانیوالا

وله یا احمد ذکر الشیخ فی الکلام کالملح

اے احمد ذکر بزرگ در سخن نمک

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر شیخ کا کلام میں مثل نمک کے ہے

فی الطعام او کالنور فی الظلام او کالروح

در خورش یا روشنائی در تاریکی یا جان در

طعام میں یا نور کے ظلام میں یا روح کے اجسام میں

فی الاجسام وله یا احمد المولی حی لا

تنہا است اے احمد مولے زندہ است نمے میرد

الہام ہوا کہ اے احمد مولی زندہ ہے

یموت وکذا اولیاء المولی لا یموتون لان

و ہمچنیں دوستان مولے نمے میرند زیراچہ

کبھی نہیں مریگا اور ایسے ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں انکو موت نہ آئے گی

الولی قد حی بمعرفۃ المولی فھو بالبقاء

بدرستی کہ ولی تحقیق زندہ است بمعرفت مولے پس او بزندگی

کیونکہ ولی زندہ ہوتا ہے اللہ کی معرفت سے پس اسکا باقی رہنا ظاہر ہے

Marfat.com

اَحْرٰی وَاَوْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ عَصٰی نَفْسَہٗ

لایق واولی است اے احمد کسے کہ مخالفت کند نفس خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اپنے نفس کی نافرمانی کرتا ہے

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ نَفْسَہٗ فَقَدْ

پس تحقیق اطاعت کند آنکس خدا را و کسے کہ اطاعت کند نفس خود را پس

اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو نفس کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالےٰ

عَصَی اللّٰہَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ دَعْ نَفْسَکَ وَ

تحقیق مخالفت کند آنکس خدا را اے احمد بگزار تو نفس خود را و

کی نافرمانی کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد نفس کو چھوڑ اور

تَقَرَّبْ اِلَی اللّٰہِ فَاِنَّہَا تُبْعِدُکَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

نزدیک شو بسوے خدا پس بدرستی کہ آن نفس دور میدارد ترا اے احمد

اللہ تعالےٰ کا تقرب حاصل کر کیونکہ نفس تجکو خدا سے دور کرتا ہے ای احمد

اِذَا قَوِیَتِ النَّفْسُ ضَعُفَ الْقَلْبُ وَاِذَا

وقتیکہ قوت دہی تو نفس را ضعیف شود دل ور وقتیکہ

جب نفس قوی ہوتا ہے قلب ضعیف ہوتا ہے اور جب نفس

ضَعُفَتِ النَّفْسُ فَقَدْ قَوِیَ

زبون شود نفس پس تحقیق قوی گردد

ضعیف ہوتا ہے تو قلب قوی ہوتا ہے

Marfat.com

اَلْقَلْبُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

قلب اے احمد نفس قبول کنندہ

اے احمد نفس مطمئنہ بندگی کی طرف

تُعِيْنُ صَاحِبَهَا عَلَى الطَّاعَاتِ

مے آرد صاحب خودرا ہر بندگے

معصیت سے لاتا ہے اور نفس امارہ معصیت کی طرف

وَالنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ تَجُرُّ صَاحِبَهَا اِلَى الْمَعْصِيَةِ

ونفسے کہ حکم کنندہ است مے کشد صاحب خودرا بسوئے گناہ

بلاتا ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ نَفْسُكَ عَدُوُّكَ فَلَا تُطِعْهَا

اے احمد نفس تو دشمن تست پس اطاعت مکن

الہام ہوا کہ اے احمد نفس ترا تیرا دشمن ہی اسکی اطاعت نکر

فَاِنَّ اِطَاعَتَهَا مَعْصِيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَهُ يَا

آنرا پس بدرستی کہ اطاعت کردن آن گناہ خداتعالی است اے

کیونکہ اس کی اطاعت اللہ کا گناہ ہے الہام ہوا کہ اے

اَحْمَدُ مَنِ انْقَطَعَ مِنَ النَّفْسِ فَقَدِ اتَّصَلَ

احمد کسے کہ جدائی کند از نفس پس تحقیق نزدیک شد

احمد جس نے نفس کو چھوڑا پس ملا

Marfat.com

إِلَى الرَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فَرْطُ الْمَحَبَّةِ يُورِثُ

آنکس بسوے خداے اے احمد بسیارے دوستی مے بخشد

رب سے الہام ہوا کہ اے احمد زیادتی محبت کی پیدا کرتی ہے

دَوَامُ الذِّكْرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشَّوْقَ يُورِثُ

ہمیشگی ذکر را اے احمد شوق مے بخشد

دوام ذکر کو اور الہام ہوا کہ اے احمد شوق موجب

الْحَرَكَةَ وَالْوَصْلُ يُورِثُ السُّكُونَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بی قوای وملاقات مے بخشد آرام اے احمد

حرکت کا ہوتا ہے اور وصل سکون کا باعث ہوتا ہے اے احمد

مَنِ اتَّبَعَ الْهَوَى فَقَدْ هَوَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کسے کہ تبعیت کند خواہش راپس تحقیق ہلاک شد اے احمد

جو خواہش کا تابع ہوا وہ ہلاک ہوا الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَرَغِبَ فِي الْعُقْبَى

کسے کہ انکار کند از دنیا وخواہش کرد در جنت

جسنے دنیا سے منہ موڑا اور عقبیٰ کی خواہش کی

فَهُوَ زَاهِدٌ وَمَنْ لَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمَا وَطَلَبَ

پس آن شخص زاہد است وکسے کہ خواہش می کند سوئے آن ہر دو وطلب کرد

وہ زاہد ہے اور جسنے دونوں کی طرف

المولی فهو عارفٌ وله یا احمد الجوع

مولی را پس آنکس عارف است اے احمد گرسنگی

میل نہ کیا اور مولی کو طلب کیا وہ عارف ہے الہام ہوا کہ اے احمد بھوک

یهدی الی الرحمٰن والشبع یجرّ الی الشیطان

راہ نمای میکند بسوے خدا وسیری میکشد بسوے شیطان

رحمن کی طرف راہ دکھاتی ہے اور سیری شیطان کی طرف لیجاتی ہے

وله یا احمد من لم یرضی بالاسترضاء فهو

اے احمد کسے کہ راضی نشود بحکم خدای پس آنکس بدترین مردمان

الہام ہوا کہ اے احمد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے راضی نہو وہ سب مردو

شرّ الرجال والنساء وله یا احمد من اتعب نفسه

وزنان است اے احمد کسے کہ رنجور کرد نفس

عورت سے بُرا ہے الہام ہوا کہ اے احمد کہ جسنے نفس کو مجاہدہ

بالمجاهدة فاریح قلبه بالمشاهدة وله

خود را برنج پس راحت دادہ شود دل او بلقائے خدا تعالے

کرکے تھکایا اسنے قلب کو مشاہدہ سے آرام پہنچایا

یا احمد من اکتفی بحظوظ النفس فقد حرم

اے احمد کسے کفایت کرد بخوشی نفس پس تحقیق باز داشت اورا از

الہام ہوا کہ اے احمد جسنے حظوظ نفس پر اکتفا کیا اسنے اپنے اوپر

نِعمَةَ القُربِ وَالاُنسِ وَلَه یَا اَحمَدُ مَن وَقَع

نعمت نزدیکی و دوستی اے احمد کسے کہ در افتاد

نعمت قرب اور انس کو حرام کیا اے احمد جو گرا

فِی غَیَابَةِ جُبِّ الدُّنیَا کَیفَ یَصِلُ اِلَی حَضرَة

در تاریکی چاہ دنیا چگونہ رسد آنکس بسوئے درگاہ

کنوئیں دنیا میں وہ حضرت

المَولٰی وَلَه یَا اَحمَدُ فَلَا تَرَکتَ النَّفسَ اِلَی الدُّنیَا فَحُرِم

خدا تعالیٰ اے احمد مگذار نفس خود را بسوئے دنیا پس

مولیٰ کی طرف کیسے پہنچ سکتا ہے اے احمد نفس کو دنیا کی طرف مت چھوڑ

حَضرَةَ المَولٰی اِنَّ الحَرِیصَ لَا یَشبَعُ وَبِمَا اُوتِیَ

محروم گردانند ترا در درگاہ خدا تعالیٰ۔ بدرستی کہ حریص سیر نمیشود بچیزیکہ داده شود

تاکہ حضرت مولیٰ کو تجھ پر حرام کردے حریص کا پیٹ نہیں بھرتا

لَا یَقنَعُ وَلَه یَا اَحمَدُ الحَرِیصُ لَا یَقنَعُ بِمَا یُوتیٰ

قناعت نمے کند اے احمد حریص قناعت نمے کند بچیزیکہ

اور جو مقدر میں ہے اس پر قانع نہیں ہوتا اے احمد حریص قناعت

وَیَطلُبُ الشَّرَّ بِمَا یَقضِی وَلَه یَا اَحمَدُ

داده شود او را طلب مے کند بدی را بچیزیکہ حکم کرده شود اے احمد

نہیں کرتا جو مقدر میں ہے اور طلب کرتا ہے بدی کو اس سے جو ہو لیا اور

Marfat.com

صَلْ اِلٰی اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ لِاَنَّہُمْ قَدْ وَصَلُوْا

صحبت کن با صاحب دلان زیرا کہ ایشاں بتحقیق رسیدہ اند

ارباب قلوب سے مل کیونکہ وہ محبوب سے واصل ہو گئے ہیں

اِلَی الْمَحْبُوْبِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ صَاحِبِ الْمَرِیْضَ لَا

بسوئے دوست داشتہ شدہ اے احمد صحبت کن مریض را

اے احمد اس مریض کی صحبت اختیار کر

شِفَاءَ لَہٗ وَمَا یَتَوَلَّدُ مِنْ نَفْسِہٖ ھُوَ دَاءٌ لَہٗ وَلَہٗ

کہ نیست بہی مراورا وچیزیکہ میزاید از ذات او آن چیز داست مراورا

جسکو شفا نہیں اور جو اسکے نفس سے پیدا ہووے وہ مریض ہووے

یَا اَحْمَدُ الصِّدْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ الصَّادُ وَالدَّالُ وَالْقَافُ

اے احمد صدق سہ حرف صاد است ودال ست وقاف است

اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال قاف صاد

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّیَانَةِ وَالدَّالُ عِبَارَۃٌ

پس صاد عبارتست ازنگاہ داشت ودال عبارتست از دین

سے مراد صیانت اور دال سے دین اور قاف سے

عَنِ الدِّیْنِ وَالْقَافُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْقُرْبِ فَمَنْ

وقاف عبارتست از نزدیکی پس کسے کہ

قریب پس جو

Marfat.com

صَدَقَ صَانَ دِينَهُ عَنِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ صَانَ

صادق است نگاہداشتہ است دین خود را از شیطان و کسے کہ نگاہداشتہ است

اسکا دین شیطان سے مصئون ہوتا ہے اور جس کا دین

دِينَهُ فَجَعَلَ لَهُ قُرْبَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

دین خود را پس گردانیدہ است برائے خود نزدیکی خدائے

شیطان سے مصئون ہوتا ہے اسکو قرب رب حاصل ہوتا ہے اور

اَلذَّنْبُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلذَّالُ وَالنُّوْنُ وَالْبَاءُ

اے احمد لفظ ذنب یعنے گناہ سہ حرف است ذال است و نون است و با است

الہام ہوا کہ اے احمد ذنب کے تین حرف ہیں ذال نون بے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذُّلِّ وَالنُّوْنُ عِبَارَةٌ

پس ذال عبارتست از خواری و نون عبارتست است

پس ذال عبارت ہے خواری سے و نون عبارت ہے

عَنِ النُّكْبَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيَّةِ

رنج و با عبارتست از بلا پس

نکبت ہے اور بے سے بلا

فَمَنْ اَتٰى بِالذَّنْبِ فَقَدْ ذَلَّ وَوَقَعَ

کسے کہ آوردہ ست گناہ را پس تحقیق خوار شد

جس کسی نے گناہ کیا وہ ذلیل ہوا

Marfat.com

فِیْ جُبِّ النَّکْبَۃِ وَالْبَلِیَّۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ

و واقع شد در چاہ رنج و بلا اے احمد زاہد

اور چاہ تاریک نکبت اور بلا میں ڈالا گیا اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

جَاھِدٌ وَالْعَارِفُ شَاھِدٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ

جاہد است و شناسندہ شاہد است اے احمد زہد کنند

جاہد ہے اور عارف شاہد ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

عَامِلٌ وَالْعَارِفُ عَالِمٌ وَاصِلٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عمل کنندہ است و شناسندہ خدا عالم رسندہ است اے احمد

عامل ہے اور عارف عالم واصل ہے الہام ہوا کہ ای احمد

حُضُوْرُ الْقَلْبِ نُوْرٌ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

حاضر بودن دل روشنی است در نماز اے احمد

حضور قلب روشنی ہے نماز میں الہام ہوا کہ اے احمد

کَلْبُ النَّفْسِ عَقُوْرٌ وَالْخَلْقُ مِنْہُ نُفُوْرٌ

سگ ذات گزندہ است و مردمان ازان سگ گریزندہ

کتا نفس کا کاٹنے والا ہے اور خلقت اس سے نفرت کرنے والی

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ نَفْسُکَ کَلْبٌ عَقُوْرٌ فَقَیِّدْھَا

اے احمد ذات تو سگے است گزندہ پس قید کن اورا

الہام ہوا کہ اے احمد نفس کتا کاٹنے والا ہے اسکو قید کرنا

Marfat.com

کَیۡلَا تَعۡقِرَ النَّاسَ وَلَہٗ یَا اَحۡمَدُ الۡحُضُوۡرُ فِیۡ

آنرا نمیگزد مردمانرا اے احمد حاضر بودن در

کہ نا کاٹے آدمیوں کو الہام ہوا کہ اے احمد وضو میں

التَّوَضُّوۡءِ یُوۡرِثُ الۡحُضُوۡرَ فِیۡ اَدَاۡءِ الصَّلٰوۃِ

وضو می کند حضور در گزاردن نماز

حضور ہونا حضور ہونے کا باعث ہے نماز کے ادا کرنے میں

وَلَہٗ یَا اَحۡمَدُ لَا تَکُنۡ ذَا الۡحِقۡدِ کَالۡحَیَّۃِ فَاِنَّ

اے احمد مباش تو صاحب کینہ چنانچہ مار

الہام ہوا کہ اے احمد تو صاحب کینہ نہو مثل سانپ کے

الۡحَقُوۡدُ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ وَلَہٗ یَا اَحۡمَدُ الۡحِقۡدُ کُدُوۡرَۃٌ

پس بدرستی کہ کینہ دار بدترین مردمان است اے احمد کینہ درد ست

کیونکہ کینہ کرنے والا بدتر آدمیوں سے ہے اے احمد کینہ والے کے

فِیۡ قَلۡبِ الۡحَقُوۡدِ وَالۡحَقُوۡدُ لَا یَسُوۡدُ کَالۡحَسُوۡدِ

در دل کینہ دار و کینہ دار بہتر نمی شود ہیچو حسد

دل میں کدورت ہے اور کینہ والی کی حاسد کی طرح عزت نہیں ہوتی

وَلَہٗ یَا اَحۡمَدُ الۡحَسَدُ نَارٌ مُوۡقَدَۃٌ فِی الۡفُؤَادِ

اے احمد کینہ آتشے است کہ روشن کردہ شدہ است در دل

الہام ہوا کہ اے احمد حسد دل میں آگ بھڑکنے والی ہے

Marfat.com

يُحْرِقُ خَيْرَ اَعْمَالِ الْحُسَّادِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ كَثِيْرُ الْاَكْلِ

مے سوزاند بہتر عملہار کینہ داررا اے احمد بسیار خورندہ

حاسد کے جسقدر عمل نیک ہیں سبکو جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زیادہ

وَضِيْعٌ ذَلِيْلٌ وَقَلِيْلُ الْاَكْلِ عَزِيْزٌ جَلِيْلٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ

خوارست واندک خورندہ عزیز بزرگ است اے احمد کسے کہ

کھانے والا ذلیل ہے اور کم کھانے والا عزیز وجلیل ہے اور الہام ہوا

كَثُرَ اَكْلُهُ قَلَّتْ عِبَادَتُهُ وَمَنْ قَلَّ اَكْلُهُ كَثُرَتْ طَاعَتُهُ وَلَهُ

زیادہ کرد خوراک خوردا اندک شد عبادت او کسے کہ اندک کرد خوراک خودرا زیادہ شد طاعت او

اے احمد جو زیادہ کھاتا ہے اسکی عبادت کم ہوتی ہے اور جو کم کھاتا ہے اس سے عبادت زیادہ ہوتی ہے

يَا اَحْمَدُ قَلِّلْ مِنَ الطَّعَامِ تَعِزَّ بَيْنَ الْاَنَامِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا

اے محمد اندک کن از خورش خود دوست داشتہ بشوی میان مردمان اے احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کم کرنا کہ لوگوں میں عزت حاصل ہو الہام ہوا

نُبِّهْتَ بِالْاَجَلِ فَلَا يَنْفَعُكَ النَّسَبُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ

وقتے خبردار شوی بموت پس نفع نبخشد ترا النسب بغیر عمل

جب تو خبردار ہوے گا موت پر تو نسب بغیر عمل کے کام نہ آسکے گا

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ فَلَا يُنْظَرُ

اے احمد وقتیکہ برانگیختہ شوند مردمان پس دیدہ نمی شود

اور الہام ہوا کہ اے احمد قیامت کے دن لوگوں کی نسب

Marfat.com

فِی اَنْسَابِهِمْ وَاِذَا حُكِمَ بَيْنَهُمْ فَلَا يُحْكَمُ

درنسب ہائے ایشان وقتیکہ حکم کردہ شود درمیان ایشان پس حکم کردہ نمیشود

کو نہیں دیکھا جاوے گا اور جب اللہ تعالیٰ حکم کرے گا تو حسب پر حکم نہیں کیا جائیگا

بِاَحْسَابِهِمْ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ بْنَ الْخَطِيْبِ ضَعْ جَبْهَتَكَ

بحسب ہائے ایشان اے احمد پسر خطیب بنہہ روئے خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد بیٹے خطیب کے رکھ

سَارِعًا عَلٰى بَابِ الْحَبِيْبِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ سَارِعْ

بسرعت بر در دروازہ دوست اے احمد شتابی بکن

اپنی پیشانی جلد تر حبیب کے دروازہ پر اور الہام ہوا کہ اے احمد شتابی کر

اِلٰى رَبِّ الْاَرْبَابِ فَعَفِّرْ خَدَّيْكَ عَلَى الذَّابِ وَلَهُ

بسوئے پروردگار پروندہا پس بنہہ دو خد خود را بر بگذارندہ اے

رب ارباب کی طرف اور اپنے رخساروں کو عجز کے ساتھ رکھ اسکی چوکھٹ پر

يَا اَحْمَدُ الْمُسَارَعَةُ اِلٰى بَابِ الْمَوْلٰى اَجْدَرُ وَاَحَقُّ

احمد شتافتن بسوئے دروازہ خدا مناسب تراست

الہام ہوا کہ اے احمد خدا کے دروازہ کی طرف جلدی جانا عمدہ

وَاَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ بَابُ اللّٰهِ مَفْتُوْحٌ

وراست تراست وبہتر اے احمد دروازہ خدا تعالےٰ کشادہ است

اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اللہ تعالےٰ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

Marfat.com

وَعَطَاؤُهُ غَيْرُ مَمْنُوعٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ

وبخشش او عام است — اے احمد دروازہ بلا

اور بخشش اسکی عام ہے — الہام ہوا کہ اے احمد دروازہ بلا کا

عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوحٌ وَدَمُهُ بِسَيْفِ الْعِشْقِ

بر عاشق کشادہ است — وخون عاشق بشمشیر عشق

عاشقون پر کشادہ ہے — اور خون انکا تلوار عشق

مَسْفُوحٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ

ریختہ شدہ — اے احمد کسے کہ ناتوان دانست فقیرانرا

سے گرایا گیا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیرون کو حقیر جانتا ہے وہ

حُقِّرَ فِي الْوَرَىٰ وَمَنْ عَظَّمَ لِلْفُقَرَاءِ فَهُوَ

ناتوان شد در خلق — وکسے کہ تعظیم کرد — فقیرانرا پس او

مخلوق کی نظرون میں حقیر ہوجاتا ہے

الْعَاظِمُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَحَبَّ الْفَقِيرَ

عظیم است — اے احمد کسے کہ دوست — دارد فقیر را

اور جو انکی تعظیم کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو دوست

أَحَبَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْفَقِيرَ أَبْغَضَهُ الْفَقِيرُ

دوست دارد فقیر اورا وکسے کہ دشمن دارد وآنکس فقیر را دشمن دارد او را فقیر

رکھتا ہے [۱] اور جو فقیر سے بغض رکھتا ہے فقیر اس سے بغض رکھتا ہے

[۱] فقیر اسکو دوست رکھتا ہے

اِذَا اُوْذِیَ غَفَرَ وَاِذَا بُتْلِیَ صَبَرَ اَخْلَاقُہٗ

وقتیکہ گزند دادہ شود شود مے بخشد وقتیکہ در بلا انداختہ شود صبر کند خصلتہائے او

جب ایذا دیا جاتا ہے بخشا جاتا ہے اور جب کسی بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے

سَنِیَّۃٌ وَّاَعْمَالُہٗ مَرْضِیَّۃٌ قَوْلُہٗ صِدْقٌ وَّ

روشن است وعملہا او مقبول است گفتار او راست است

اخلاق فقیر کے چمکتے ہیں اعمال اسکے پسندیدہ ہیں قول اسکا

فِعْلُہٗ رِفْقٌ اَکْلُہٗ قَلِیْلٌ وَّجِسْمُہٗ ھَزِیْلٌ

وفعل او آسان است خوراک او اندک است وتن او لاغر و

اور فعل اسکا نرمی سے ہوتا ہے اور تھوڑا کھاتا ہے اور لاغر ہوتا ہے

لِبَاسُہُ التَّقْوٰی وَمَقْصُوْدُہُ الْمَوْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

پوشاک او پرہیزگاری ومقصود او خدا تعالےٰ اسے احمد

اور لباس فقیر کا تقویٰ ہے اور مقصود مولیٰ ہوتا ہے الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْفَقِیْرُ یَہْوَی الْخُمُوْلَ یَا اَحْمَدُ ضَیَّعْتَ

فقیر دوست مے دارد گمنامی را اسے احمد ضایع کردی

فقیر گمنامی کو دوست رکھتا ہے الہام ہوا کہ اسے احمد تو نے اپنی عمر کو

عُمُرَکَ فِی الْبُطْلَانِ فَوَقَعْتَ فِیْ غِیَابَۃِ الْخُسْرَانِ

تو عمر خود را در باطل پس افتادی تو در تاریکی چاہ زیانکاری

ضایع کیا بطلان میں پس پڑا تو چاہ تاریک خسران میں

Marfat.com

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ قَدْ عِشْتَ فِی الْغَفْلَةِ وَالْعُطْلَةِ

اے احمد تحقیق زیستی تو در غفلت و تعطیل

اور الہام ہوا کہ اے احمد عمر گزاری تو نے غفلت اور عطلت اور

وَالْفُتُوْرِ فَمَا قَدَّمْتَ خَیْرًا لِیَوْمِ الْحَشْرِ وَالنُّشُوْرِ

و ہلا پس نہا دردی تو خوبی برائے روز قیامت و بعث

فتور میں اور نہ بھیجا توشہ یوم حشر و نشور کی طرف

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَدْ رَكَنْتَ اِلَی الدُّنْیَا الدَّنِیَّةِ وَمَا

اے احمد تحقیق میل کردئی تو بسوے دنیا کمینہ و جمع

اور الہام ہوا کہ اے احمد میل کیا تو نے دنیاے دون کی طرف

تَزَوَّدْتَ شَیْئًا لِیَوْمِ الْمَیِّتَةِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

نکردی توشہ را برائے روز موت اے احمد

اور موت کے دن کے لیے جمع نکیا اور الہام ہوا کہ اے احمد

قَدْ اَوْقَعْتَ نَفْسَكَ فِی الْاَهْوَاءِ فَبُلِیْتَ بِاَشَدِّ

تحقیق افگندی تو ذات خود را در ہوا و حرص پس مبتلا شدی

تو نے اپنے نفس کو ہوا و حرص میں ڈالا پس مبتلا ہوا تو

الدَّاهِیَةِ وَشَرِّ الْبَلَاءِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَدْ سَلَكَ

تو بسخت رنج و بلا اے احمد تحقیق رفتہ

سخت اور اشد بلاہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد تیرے

اِخْوَانُكَ مَسْلَكَ الْاَخْيَارِ وَاَنْتَ تَبْيَتُ فِی

برادران تو راه بہتران وتو ماندی تو در

بھائی اخیاروں کی راہ پر پہنچ گئی اور تو ارا ذل اور

عَدَدِ الْاَرَاذِلِ وَالْاَشْرَارِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

شمار کمینہ ہا و بدتران اے احمد

اشرار میں پڑا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ خَالَطَ مَعَ اَهْلِ الدُّنْيَا فَقَدْ حَرَّمَ حَضْرَةَ

کسیکہ صحبت کند با صاحب دنیا پس تحقیق حرام کرد در درگاہ

جسنے اہل دنیا کے ساتھ صحبت کی اس نے اپنے اوپر

الْمَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الدُّنْيَا مَغْضُوْبَةٌ

خدائے تعالےٰ اے احمد دنیا غضب کردہ شدہ

حضرت مولٰی کو حرام کیا اور الہام ہوا کہ اے احمد دنیا پر خدا کا غضب ہے

اللهِ تَعَالٰى لَا يُدَارِيْهَا الْعَارِفُوْنَ اِلَّا بِالْبَغْضَاءِ

اللہ تعالےٰ کہ برتر است مدارات نمیکنند آن دنیا را اہل عرفان مگر بغضب

اسکی مدارات عارف بجز غضب کے نہیں کرتے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الذَّهَبُ فِیْ كَفِّكَ تُرَابٌ

اے احمد زر در کف دست تو خاک

الہام ہوا کہ اے احمد سونا تیرے ہاتھ میں مٹی ہے

Marfat.com

فَاِنِّیْ فَاِذَا وَضَعْتَہٗ فِیْ غَیْرِکَ صَارَ ذَہَبًا

فانی است پس وقتیکہ بداری تو آن خاک را در دست غیر خود میگردد آنخاک زر خالص

فانی ہے اور جب غیر کو تو نے دیا تو زر خالص ہو جاتی ہے اور

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی لِمَنِ اخْتَارَ التَّہَجُّدَ

اے احمد خوشی است ہر کسے را کہ اختیار کردہ است تہجد را

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے جسنے تہجد اور

وَالسَّہَرَ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ تَعَالٰی فِی السَّحَرِ

وشب خیزیرا واستغفار کردہ است پروردگار خود را کہ برتر است وقت سحر

شب بیداری کو اختیار کیا اور صبح کے وقت اللہ سے استغفار کیا

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی لِمَنْ سَہَرَ اللَّیَالِیْ وَتَعَبَّدَ

اے احمد خوشی است ہر کسے را کہ برخاستہ است در شب و عبادت

الہام ہوا کہ اے احمد خوش خبری ہو اس شخص کو جسنے شب بیداری کی

وَاِنْ ہَجَعَ قَلِیْلًا فَتَہَجَّدَ طُوْبٰی لِمَنْ بَاتَ

کردہ است واگر خوابیدی خوابیدہ اند کے پس تہجد کردہ است خوشے است ہر کسی را

اور رات عبادت میں گزاری جو سویا تو تھوڑا سویا اور تہجد کی نماز پڑھی اور

اللَّیَالِیْ تَالِیًا اَوْ ذَاکِرًا اَوْ قَائِمًا اَوْ سَاجِدًا

کہ گزاردہ است شب را تلاوت کنندہ یا ذکر کنندہ یا ایستادہ یا سجدہ کنندہ

خوشخبری ہو اس شخص کو جسنے تلاوت کر کر یا ذکر کر کر یا نماز پڑھکر یا سجدہ کر کر رات گزاری

طُوبٰی لِمَنْ سَهِرَ اللَّیَالِیْ وَاسْتَغْفَرَ بِالْاَسْحَارِ

خوشے باد مر کسے را کہ بیدار ماندہ است و توبہ کردہ است در وقت پگاہ

اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو رات کو جاگا اور صبح کو استغفار کیا اور خرابی ہو

وَالْوَیْلُ عَلٰی مَنْ بَاتَ هَاجِعًا اِلٰی وَجْهِ النَّهَارِ

ویلاکے است بر کسے کہ گزارندہ شب را خوابیدہ تا روز

اس کے لئے جو شام سے صبح تک پڑا سوتا رہا

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طُوبٰی لِمَنْ وُفِّقَ لِکَسْبِ الْحَسَنَاتِ

اے احمد خوشے است مر کسے را کہ توفیق دادہ شدہ است مر کسب فعل نیکو را

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہو اُسکے لئے جسکو کسب نیک کی توفیق دیگئی

وَالْوَیْلُ عَلٰی مَنْ وُکِّلَ لِاکْتِسَابِ السَّیِّئَاتِ

ویلاکے بر کسے کہ وکیل کردہ شدہ است از برائے کسب فعل بد

اور خرابی اسکے لئے جو کسب بد کا وکیل کیا گیا

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَبْلُغَ الْمَنْزِلَ

اے احمد اگر خواہی تو اینکہ برسی تو منزل را

اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو چاہتا ہے کہ منزل پر پہونچ جائے تو اپنے

فَدَعْ نَفْسَکَ فِی الطَّرِیْقِ وَفِرَّ مِنَ الرَّفِیْقِ وَلَهٗ

پس بگذار ذات خود را در راہ و بگریز از یار اسے

نفس کو راہ میں چھوڑ اور رفیق سے مونہہ موڑ

Marfat.com

یَا اَحْمَدُ لَا تَغْتَرَّ بِالْمَالِ وَالدَّوْلَةِ وَالْجَاهِ

اے احمد مشغول مشو بمال ودولت وبمرتبہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد مال اور دولت وجباہ میں مشغول

وَاَعْرِضْ عَمَّا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

وپرہیز از چیزیکہ باز دارد آن ترا از یاد خداے تعالیٰ اے احمد

نہو اور جو خدا کے ذکر سے روکے اس سے پرہیز کر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اِنَّ اِبْلِيْسَ قَدْ تَكَبَّرَ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ

بدرستی کہ شیطان تحقیق تکبر کردہ است وگفتہ است کہ من بہتر از ان آدم

شیطان نے تکبر کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

فَمَنْ تَكَبَّرَ مِنَ الْاِنْسَانِ فَهُوَ تَابِعُ الشَّيْطَانِ

پس کسے کہ تکبر کرد از آدمیان پس آنکس پیرو شیطان است

پس جو شخص تکبر کرتا ہے وہ شیطان کا تابع ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ تَقَرَّبْ اِلٰى مَنْ قَرَّبَكَ اِلَيَّ

اے احمد قریب شو تو بسوئے کسے کہ قریب کند کسے بسوے من

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھکو ہمسے نزدیک کرے اسکے نزدیک ہو

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ تَبَعَّدْ مِمَّنْ بَعَّدَكَ مِنِّيْ

اے احمد دور از کسے کہ دور دارد ترا از من شو

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھکو ہمارے سے جدا کرے اس سے جدا رہ اور اسکے پاس تک

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ تَمَسَّكْ بِذَیْلِ الرِّجَالِ فِیْ آوَانٍ وَحَالٍ وَلَهٗ

اے احمد چنگل بگیر تو بدامن مردان در ہر وقت و در ہنگام

اور الہام ہوا کہ اے احمد تمسک کر دامن رجال کو ہر وقت اور ہر حال میں

یَا اَحْمَدُ کِتْمَانُ السِّرِّ مِنْ شِیَمِ الْاَخْیَارِ وَالْفَشَاوَةُ مِنْ عَادَاتِ

اے احمد پوشیدن راز از خصلت بہتر انست وظاہر کردن آن راز از عادت

الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کا چھپانا اخیار کی خصلت سے ہے اور انکا ظاہر کرنا

الْاَشْرَارِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَخْزَنُ

بدانست اے احمد دل مسلمانان مخزن

اشرار کی عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد دل مومن مخزن

السِّرِّ وَرَاحَةُ مَعْدَنُ الْبِرِّ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ لَا

راز وکف کان نیکوکارے است اے احمد

اسرار ہے اور کف مومن معدن پرہیزگاری ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

تَفْشِ سِرَّ اَخِیْكَ الْمُؤْمِنِ وَاکْتُمْهُ فِی الْفُؤَادِ

پراگندہ مکن راز برادر خود کہ مومن است و بپوش آن راز در دل

کسی بھائی مومن کا بھید افشا مت کر اور اسکو دل میں پوشیدہ رکھ

لِتَرْجِیْ بِذٰلِكَ یَوْمَ التَّنَادِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

تاکہ امیدوار شوی تو بآن پوشیدن سر روز قیامت اے احمد

تاکہ قیامت میں اسکی وجہ سے امیدواری ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

يَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْاَذْكَارِ وَلَنْ يَّتْرُكَ

سزاوارست مر مرید را اینکه شغل دارد بذکر حق و ہرگز ترک نکند

مرید کو لایق ہے کہ اذکار میں مشغول ہووے اور رات دن کے جو وظیفہ ہیں

اَوْرَادَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ

وردہاے شب و روز اے احمد سزاوارست مر مرید را

انکو نہ چھوڑے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

اَنْ يَّقُوْمَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمَ النَّهَارَ وَمِنْ عَيْنِهٖ

اینکہ قایم باشد شب را و روزہ دارد روز را واز چشم ہاے

کہ رات کو نفلیں پڑھے ۔ اور دنکو روزہ رکھے اور اپنی آنکھوں گریہ

اَلْبَاكِيَةِ يُفَجِّرُ الْاَنْهَارَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِي

گریان خود جاری کند چشمہ ہا را اے احمد سزاوارست

کرنیوالے سے چشمہ بنادے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يُّحِبَّ الْاَخِلَّاۤءَ وَالْجُلَسَاۤءَ وَلَا

مر مرید را اینکہ دوست دارد دوستانرا و ہمنشینان را

کہ دوستوں اور ہمنشینوں کو دوست رکھے

يُبْغِضَ الْاَحِبَّاۤءَ وَالْقُرَنَاۤءَ وَلَهٗ اَحْمَدُ يَنْبَغِي

و بغض ندارد از دوستان واز ہمجنسان اے احمد سزاوارست

اور محبوبوں اور مخلصوں سے بغض نہ رکھے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

Marfat.com

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَّصِفَ صَدْرَهٗ مِنَ الْكُدُوْرَاتِ وَيَصْقُلَ

مر مرید را آنکہ صاف کند سینہ خود را از کدورات وصقل کند

کہ اپنے سینہ کو کدورت سے صاف کرے اور اپنے دل کو زنگ سے

قَلْبَهٗ مِنَ الصَّدَاءِ كَالْمِرْاٰتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ

دل خود را از زنگ چنانچہ آئینہ اے احمد سزاوار است

پاک کرے مثل آئینہ کے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَّحْفَظَ اٰدَابَ الْاِرَادَةِ لِيُفْتَحَ عَلَيْهِ

مر مرید را اینکہ نگاہدارد آداب ارادت را تا اینکہ کشادہ شود.

ہے کہ آداب ارادت کو حفظ کرے تاکہ ابواب سعادت

اَبْوَابُ السَّعَادَاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ

برآن مرید درہا نیک بختی اے احمد سزاوار است مر مرید را

کشادہ ہوویں اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

يَّكُوْنَ فِي التَّوَاضُعِ كَالتُّرَابِ تَحْتَ قَدَمِ

اینکہ باشد در تواضع مانند خاک تا زیر پاے

کہ تواضع اختیار کرے اور اپنے تئیں ہر پیر وجوان کی خاکپا سمجھے

جَمِيْعِ الشُّيُوْخِ وَالشَّابِّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ

ہر پیر وجوان اے احمد کسے کہ

اور الہام ہوا اے احمد کہ

Marfat.com

اَذَی الشَّیْخَ وَالْخَلِیْفَۃَ لَمْ یُفْلِحْ اَبَدًا وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

آزار رسانید بزرگ را یا بادشاہ را بہتری نیابد ہمیشہ اے احمد

جو شیخ اور خلیفہ کو رنج دیتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَابَ الشَّیْخَ اَوِ الْخَلِیْفَۃَ فَھُوَ سُمِّیَ شَرُّ الْخَلِیْفَۃِ

کسے کہ عیب کرد بزرگ را یا بادشاہ را پس آنکس نام کردہ شدہ است مرد مان

جو شیخ اور خلیفہ کے عیب نکالتا ہے وہ بدترین مردمان کا نام پاتا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ اَبْغَضَ الشَّیْخَ اَوِ الْخَلِیْفَۃَ لِاَجَلِ

اے احمد کسے کہ بغض دارد بزرگ یا بادشاہ را از برائے

الہام ہوا کہ اے احمد جو شیخ اور خلیفہ سے درم و دینار کی وجہ سے بغض

الدِّرْھَمِ وَالدِّیْنَارِ فَھُوَ قَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ اَبْوَابَ

درم دینار پس آنکس بتحقیق کشاد بر ذات خود درہای

رکھتا ہے وہ اپنے نفس پر دوزخ کے دروازے کھولتا ہے

النَّارِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ اَحَبَّ الْفُقَرَاءَ فَھُوَ مَلَکٌ

دوزخ اے احمد کسے کہ دوست دارد فقیرا را پس آنکس فرشتہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیروں کو دوست رکھتا ہے وہ فرشتہ

وَمَنْ اَبْغَضَ وَقَعَ فِی الْبِئْرِ فَھَلَکَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

است و کسے کہ بغض دارد افتاد در چاہ پس بمرد اے احمد

صفت ہے اور جو اون سے بغض رکھتا ہے وہ کنوئیں میں گرتا ہے اور ہلاک ہوتا ہے

مَنْ اَحَبَّ الشُّیُوْخَ فَھُوَ سُمِّیَ خَیْرَ النَّاسِ وَمَنْ

کسے کہ دوست دارد بزرگہا را پس آنکس نام کردہ شود بہتر مردمان

جو شیخ کو دوست رکھتا ہے اس کا نام خیر الناس ہے

اَبْغَضَھُمْ عُدَّ مِنَ الشَّیْطَانِ الْمَرِیْدِ الْخَنَّاسِ

و کسے کہ دشمن دارد بزرگان را شمردہ شود از جملہ شیطان بدبخت

اور جو شیخ سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان خناس میں شمار کیا گیا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ حُبُّ الْفُقَرَاءِ یَقُوْدُ اِلَی الْجِنَانِ وَ

اے احمد دوستی فقرا مے کشد بطرف بہشت

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیروں کی محبت جنت کی طرف کھینچتی ہے اور

بُغْضُھُمْ یَسُوْقُ اِلَی النِّیْرَانِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا

و دشمنی فقرا مے برد بسوئے دوزخ اے احمد وقتیکہ

انسے عداوت رکھنی دوزخ کی طرف کھینچتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو

تَکَلَّمْتَ بَیْنَ یَدَیِ الشَّیْخِ فَلَا تَرْفَعْ صَوْتَکَ

تکلم کنی تو پیش بزرگ پس بلند مکن آواز خود را

شیخ کے روبرو کلام کرے تو بلند آواز سے نکرنا اور شیخ کی آواز سے بلند آواز

فَوْقَ صَوْتِہٖ وَاَخْفِضْ مِنْہُ مُرَاعِیًا لِلْاَدَبِ

بالای آواز ان شیخ و فروتنی بکن تو در آن برعایت ادب

نکرنا اور فروتنی و عجز برعایت ادب کرنا

Marfat.com

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبَخِيلُ يُعَادِيهِ الصِّغَارُ وَالْكِبَارُ

اے احمد بخیل دشمن دارد بخیل را خورد وکلان

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل سے چھوٹے بڑے سب دشمنی

وَالسَّخِيُّ يُوَالِيهِ الْأَبْرَارُ وَالْأَخْيَارُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

وسخی بزرگ پندارند اورا نیکان و بہتران اے احمد

رکھتے ہیں اور سخی کو ابرار واخیار بزرگ جانتے ہیں الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْعَاصِي يَخَافُ الْمَوْتَ هٰذَا وَالْمُطِيعُ لَا يَخَافُ

گنہگار مے ترسد موت را (این موت صوری است) وفرمان بردار نمی ترسد

گنہگار موت ظاہری سے خوف کرتا ہے اور مطیع نہیں خوف کرتا

لِأَنَّهُ أَطَاعَ نَفْسَهُ وَهٰذَا أَطَاعَ الْمَوْلٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

اینکہ عاصی پرستی کہ فرمان برداری کرد ذات خود را فرمان بردار فرمان برداری کرد است خدارا

کیونکہ عاصی مطیع نفس ہے اور مطیع مطیع مولیٰ ہے الہام ہوا کہ اے احمد

إِنَّ أَفْضَلَ الْأَذْكَارِ التَّهْلِيلُ لِيُوَحِّدَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ

اے احمد بدرستی بہتر ذکرہا کلمہ طیب گفتن ست باین کلمہ صاحب تا یکے دانستہ شود

افضل ذکروں کا ذکر کلمہ طیب ہے تاکہ ایک معلوم ہووے

الْمَلِكُ الْجَلِيلُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْأَوْلِيَاءُ نُوَّابُ الْأَنْبِيَاءِ

بزرگ اے احمد اولیاء نائب انبیا اند

ملک جلیل الہام ہوا کہ اے احمد اولیاء انبیا کے نائب ہیں

Marfat.com

لِاَنَّ الْاَوْلِیَاءَ یَقْتَدُوْنَ بِالْاَنْبِیَاءِ وَیَسِیْرُوْنَ

زیراچہ اولیا پیش روی مے کنند بہ پیغمبران وخصلت مے گیرد

کیونکہ انکی اقتدا کرتے ہیں اور انکی خصلتیں اختیار کرتے ہیں

بِسِیْرَتِہِمْ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا جَلَسَ الْمُتَلْمِذُ بَیْنَ

خصلتہائے ایشان اے احمد وقتیکہ نشیند شاگرد پیش

الہام ہوا کہ اے احمد جب کوئی شاگرد استاد

یَدَیِ الْاُسْتَاذِ وَاَخَذَ حَرْفًا مِّنْ فِیْہِ فَقَدْ ثَبَتَ

استاد وبگیرد حرف از دہن وے پس ثابت

کے روبرو بیٹھتا ہے اور اسکے منہ سے ایک حرف سنتا ہے

حَقُّہٗ عَلَیْہِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ لِلْاُسْتَاذِ حُقُوْقٌ

مے شود حق استاد بر شاگرد اے احمد مر استاذ را حق ہا است

تو اسپر استاد کا حق ہوجاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد شاگرد پر استاد کے

عَلَی التِّلْمِیْذِ وَجَبَ عَلَیْہِ اَنْ یُّؤَدِّیَہَا بِمَا اسْتَطَاعَ

بر شاگرد واجب است بر آن تلمیذ آنکہ ادا کند آن حقوق بچیزیکہ طاعت دارد

بہت حق ہیں شاگرد پر واجب ہے کہ بقدر استطاعت انکو ادا کرے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِنَّ الْاُسْتَاذَ خَیْرُ الْاٰبَاءِ فَلِمَ ضَیَّعْتَ

اے احمد بدرستی استاذ بہترین پدر ہا است پس چرا ضایع مے کنی

اور الہام ہوا کہ اے احمد استاد خیر الاباء ہے پس نافرمانی کرکر

Marfat.com

حَقُوقَهُ بِالعُقُوقِ اِذَا خَالَفَ التِّلمِیذُ اُستَاذَهُ

حق آن استاذ را بنافرمانی وقتیکہ مخالفت کند شاگرد استاد

اسکے حقوق کو کیوں ضایع کرتا ہے اگر کوئی شاگرد اپنے

فَیُخَاطَبُ بِذٰلِکَ یَومَ القِیَامَۃِ وَیُوَاخَذُ

خود را پس خطاب کردہ بشود بان مخالفت در روز قیامت ومواخذہ کردہ شود جاییگا

استاد کی مخالفت کرے گا تو قیامت کے دن اسکا سوال ہوگا اور پکڑا جائے گا

لَہٗ یَا اَحمَدُ اَنَا شَرُّ النَّاسِ لِاَنَّ النَّاسَ یَظُنُّونَ

اے احمد من بدترین آدم ہستم زیراچہ آدمی ظن مے کند

اور الہام ہوا کہ اے احمد میں بدترین آدمیوں کا ہوں کیونکہ

بِیْ خَیرًا وَاَنَا لَستُ کَمَا ظَنَّ وَلَہٗ یَا اَحمَدُ اِذَا

بمن نیک ومن نیستم چنانچہ گمان کردہ شدم اے احمد وقتیکہ

لوگ میری طرف گمان نیک کرتے ہیں اور میں ویسا نہیں ہوں اور الہام ہوا کہ اے احمد جب

تَخَاصَمَ المُرِیدَانِ ثُمَّ صَالَحَا فَلَا کَلَامَ لَھُمَا بَعدَ

جنگ بکند دو مرید پس باصلح کردند پس نیست ہیچ سخن ہر دو را بعد

دو مرید جنگ کرتے ہیں پھر صلح کرتے ہیں تو بعد استغفار کے

الاِستِغفَارِ وَلَہٗ یَا اَحمَدُ النَّشَاطُ وَالاِستِقَامَۃُ

بخشیدن اے احمد شادمانی واستواری

پھر کچھ کلام انپر نہیں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشاط واستقامت

Marfat.com

مِنْ اَعْمَالِ الرِّجَالِ فَلَهُ یَا اَحْمَدُ رُبَّ عَامِرُ الْبُنْیَانِ سَکَنَ فِیْ بَیْتِ الدَّابِدَانْ

از اعمال مردانست اے احمد بسیا آراستہ کنندہ خانہا جاے گرفتند در جاے کہ تا ان

اچھے لوگوں کے اعمال سے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بہت لوگ مکانوں کے آراستہ کرنیوالی بچھو کے گھروں میں ساکن ہوں گے

وَلَهُ یَا اَحْمَدُ لِلصَّمْتِ ثَلٰثَةُ اَحْرُفِ الصَّادُ

اے احمد لفظ صمت سہ حرف است صاد است

اور الہام ہوا کہ اے احمد صمت کے تین حرف ہیں صاد میم تے صاد سے مراد صوف ہے

وَالْمِیْمُ وَالتَّاءُ فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصُّوْفِ وَالْمِیْمُ عِبَارَةٌ

و میم است و تا است پس صاد عبارت است از صوف و میم

اور میم سے مراد مین یعنی کذب ہے اور تے سے ترس پس جو شخص خاموش

عَنِ الْمَیْنِ وَهُوَ الْکِذْبُ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ التُّرْسِ

عبارت از کذب است و تا عبارت است از سپر

رہا وہ بچایا گیا بلاؤں سے اور بے نیاز ہوا کذب سے پس گویا کہ

فَمَنْ صَمَتَ فَقَدْ صِیْنَ عَنِ الْبَلَاءِ وَاسْتَغْنٰی عَنِ

پس کسے کہ خاموش ماند تحقیق نگاہداشتہ است از بلا و بے نیاز است آنکس

اسکے خاموشی نے سب آفتوں کو جو بولنے اور کلام

الْکِذْبِ فَکَاَنَّمَا صَارَتْ صَمْتُهُ تُرْسًا یَمْنَعُ مِنْهُ

از دروغ پس گویا کہ گشتہ است خاموشی وے سپر منع کرے کند از وے

کرنے سے پیدا ہوتے ہیں منع کر دیا۔

Marfat.com

جَمِیعَ الآفَاتِ الَّتِی یَتَوَلَّدُ مِنَ المَنطِقِ وَلَه یَا اَحمَدُ

ہمہ بلاہا را آنکہ پیدا مے شود از گفتار اے احمد

تمام آفتیں پیدا ہوتی ہیں بولنے سے الہام ہوا کہ اے احمد

مَن عَصَی النَّفسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَن اَطَاعَهَا فَهُوَ

کسے کہ مخالفت کند نفس را پس وے مرد است و کسے کہ اطاعت

جس نے نفس کی مخالفت کی وہ مرد ہے اور جس نے نفس کی اطاعت کی

رُجَیلٌ وَلَه یَا اَحمَدُ لَا یَنَالُ المُرِیدُ المُرَادَ قَبلَ الخُرُوجِ

کند آنرا پس آن مرد مرد زبون است مرید نمے رسد مراد را پیش بیرون آمدن

وہ مردک ہے الہام ہوا کہ اے احمد مرید مراد کو نہیں پاتا۔

عَنِ النَّفسِ لِاَنَّ النَّفسَ تَطلُبُ مِنهُ مَا تَشتَهِی

از نفس زیرا چہ نفس طلب مے کند آز آن شخص چیزیکہ می خواہد

جب تک نفس سے نہیں نکلتا کیونکہ نفس

وَلَا یَحصُلُ مَطلُوبُهَا بِدُونِ الاِشتِغَالِ

و حاصل نمے شود مطلب آن نفس بغیر مشغول بودن

اپنے مطلوب کو چاہتا ہے اور مطلوب نفس کا بغیر

بِالدُّنیَا بِفَوتِ رِضَاءِ المَولٰی وَلَه یَا اَحمَدُ

دنیا بدور بودن رضامندی مولےٰ اے احمد

دنیا میں مشغول ہونے کے اور رضاء مولیٰ فوت کرنے کے نہیں حاصل ہو سکتا الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَیُّهَا الزَّائِرُ لَا تَزُرْنِی لِاَنِّی شَرُّ مَزُوْرٍ وَخَیْرٌ

اے ملاقات کنندہ ملاقات بکن مرا زیرا چہ من شر مزورم

کہہ کر اے ملاقات کرنے والو مجھ سے ملاقات نکرو کیونکہ میں سب سے برا ہون

مِنِّی کُلُّ مَزُوْرٍ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ نَفْسَهٗ فِی

و بہتر از من کل ملاقات کردہ شدہ اند اے احمد کسے کہ ترک کند ذات خود را

اور میرے سوا جس سے ملاقات کروگے وہ بہتر ہوگا الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص

اَلْهَوَاءِ سُدَّی کَیْفَ لَهٗ سَبِیْلُ اِلَی هُدًی وَلَهٗ

در خواہش نفس چگونہ مرا ورا راہ باشد بسوئے ہدایت اے

اپنے نفس کو اسکی خواہش پر چھوڑ دیتا ہے اسپر دروازہ معرفت کا بند ہو جاتا ہے

یَا اَحْمَدُ الْاِرَادَةُ تَصِحُّ بِالتَّوْبَةِ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَ

احمد مرید بودن صحیح شود بتوبہ از گناہان

اور الہام ہوا کہ اے احمد ارادت گناہوں سے توبہ کرنی اور اسکی زخارف کے چھوڑنے

وَیَتِمُّ بِتَرْكِ الدُّنْیَا وَزَخَارِفِهَا فَمَنْ لَّمْ یَاْتِ

و تمام مے شود بہ ترک دنیا و زخارف آن پس کسے کہ نیارد باین ہر دو

سے تمام ہوتی ہی پس جسمیں یہہ دونوں

بِهٰذَیْنِ الشَّرْطَیْنِ لَا یُسَمّٰی مُرِیْدًا عِنْدَ الْقَوْمِ

شرط نامیدہ نشود مرید نزدیک مردمان

شرطیں پائی جائیں وہ قوم کے نزدیک مرید نہیں ہے

Marfat.com

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ اَصْبَحَ اَسِیْرَ النَّفْسِ وَاَمْسٰی

اے احمد کسے کہ در وقت صبح اسیر نفس باشد و در وقت

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو صبح کو بھی نفس کا تابع و اسیر ہو اور شام کو بھی اس کا

اَسِیْرَهَا فَهُوَ لَا یُعَدُّ مِنَ الرِّجَالِ بَلْ یُعَدُّ مِنَ

شام تابع آن نفس پس آنکس شمار کردہ نشدہ از مردمان بلکہ شمار کردہ مے شود

وہ . مان برادر رہے وہ مردون میں شمار نہیں کیا

الْمُخَنَّثِیْنَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا اَصْبَحَ الْعِشْقُ غَالِبًا

از نامردان اے احمد وقتیکہ بگردد عشق غالب

جاتا مخنثون میں شمار کیا جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر صبح کو عشق غالب

وَظَلَّ قَاهِرًا وَقَادِرًا اَمْسَی الْعَقْلُ مَغْلُوْبًا عَاجِزًا

دیگر دد نمود آور و صاحب قدرت میگردد عقل مغلوب و زبون

و قاہر و قادر ہوتا ہے تو شام کو عقل مغلوب اور عاجز ہوتی ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ

اے احمد عشق و عقل جمع نے شوند ہرگز

اور الہام ہوا کہ اے احمد عشق و عقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتی کیونکہ سلطان عشق جب

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِاَنَّہٗ اِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

در دل واحد زیرا چہ وقتیکہ در آید بادشاہ عشق

ضابطہ اور اقتدار کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو عقل شکست کھا کر چھپکر فرار ہوتی ہے

Marfat.com

ضَابِطًا مُقْتَدِرًا قَدْ فَرَّ مِنْهُ مَامُتَوَارِيًا وَلَهُ

غالب قادر تحقیق میگریزد عقل مغلوب پوشیدہ اسے

یَا اَحْمَدُ کُلُّ طَبِیْبٍ یُعَالِجُ وَیُدَاوِی الْمَرْضٰی وَ

احمد ہر طبیب علاج مے کند و دارو مے کند بیماران و

اور الہام ہوا کہ اے احمد ہر طبیب مریض کی دوا اور علاج کرتا ہے اور

طَبِیْبِیْ یَمْرَضُ وَیَسْقَمُ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِنَّ الطَّبِیْبَ

طبیب من مرض مے دہد و زبون مے کند اے احمد تحقیق طبیب

میرا طبیب مرض اور سقم الٹا بڑھاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طبیب

یُعَالِجُ لٰکِنَّ طَبِیْبِیْ اَمْرَضَ بِمَرَضٍ مِّنْ اَمْرَاضِہٖ وَرَضِیْتُ

علاج مے کند لیکن طبیب بچیز یکہ من آزار مید ہد باز آری از آزار ہا دراضی

علاج کرتے ہیں لیکن میرا طبیب مریض کرتا ہے اپنے امراض سے

[illegible] اَقْضٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ صَاحِبُ الْبَیَانِ

[illegible] آن طبیب بچیزیکہ حکم کرد اے احمد عالم صاحب بیانست

اور میں راضی ہوں جو اس کا حکم ہے اس پر اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم صاحب

وَالْعِبَادَاتِ وَالْفَقِیْرُ صَاحِبُ الرُّمُوْزِ وَالْاِشَارَاتِ

صاحب عبادات است وفقیر صاحب رمزست واشارات

بیان وعبادات ہے اور عارف صاحب رمز و اشارات

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ طَالِبُ الشُّهْرَةِ وَالْعِرْفَانِ

اے احمد عالم طالب شہرت ست و طالب معرفت

اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم طالب شہرت اور عرفان کا ہے اور عارف

وَالْفَقِیْرُ طَالِبُ الْخُمُوْلَةِ وَالْکِتْمَانِ اَلْعَالِمُ یَعْرِفُ

وفقیر طالب خمولۃ و پوشیدگی عالم تعریف میکند

طالب گمنامی اور کتمان ہے عالم

نَفْسَهٗ بِالنُّطْقِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْفَقِیْرُ یَجْهَلُ نَفْسَهٗ

ذات خود را بگویائی و فصاحت و فقیر جاہل مے کند

اپنے نفس کو جانتا ہے گویائی فصاحت سے اور فقیر اپنے نفس کو بھولتا ہے

مَعَ الْعِلْمِ وَالْبَلَاغَةِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اَلْعَالِمُ یَجْهَدُ

ذات خود را با دانش و بلاغت اے احمد عالم کوشش میکند

علم و بلاغت سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم کوشش کرتا ہے

فِیْ اِقْتِبَاسِ الزِّیَادَاتِ وَالْفَقِیْرُ یُجَاهِدُ فِیْ

در حاصل کردن زیادتی و فقیر کوشش مے کند

حاصل کرنے زیادات میں اور فقیر سعی کرتا ہے

اَلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اَلْعَالِمُ

در عبادات و طاعات اے احمد عالم

طاعت و عبادات میں اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

يُحِبُّ اَنْ يَجْتَمِعَ الْخَلْقُ لَدَيْهِ وَالْفَقِيْرُ يَرْضٰى

دوست میدارد آنیکہ جمع شوند خلق نزدیک من و فقیر راضی میشود

اسبات کو دوست رکھتا ہے کہ اسکے پاس خلقت جمع ہو اور فقیر اس بات سے راضی ہے

بِاَنْ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْاِنْقِطَاعُ

باینکہ اشارت کردہ نشود اے احمد جدائیگی دو

کہ اسکی طرف کوئی اشارہ بھی نکرے اور الہام ہوا کہ اے احمد انقطاع

اِنْقِطَاعَانِ اِنْقِطَاعٌ عَنِ الْخَلْقِ لِيَحْصُلَ بِالْعُزْلَةِ

جدائیگی اند جدائیگی از خلق است تا اینکہ حاصل نشود گوشہ

دو ہیں ایک انقطاع خلق ہے اور یہہ عزلت سے حاصل ہو جاتا ہے

وَهٰذَا اَيْسَرُ وَاَسْهَلُ وَالْاِنْقِطَاعُ عَنِ النَّفْسِ

نشینی داین آسان تراست و سہل تراست وجدائگی از نفس

اور یہ آسان ہے دوسرا انقطاع نفس سے اور یہہ بغیر ریاضت

لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِالرِّيَاضَةِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَهٰذَا

حاصل نمے شود مگر بریاضت وکوشش داین دشوار

اور مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتا اور یہ

اَشَقُّ وَاَشَدُّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ اَفْطَرَ وَمَنَعَ حَوَاسَّهٗ

تراست اے احمد کہ کسے کہ افطار کند و منع کند حواس

دشوار ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص افطار کرتا ہے اور حواس

Marfat.com

اَلخمسُ مِمَّا لاَ یَعنِیہِ فَخَیرٌ مِمَّن اَمسکُ عَنِ الاکلِ

خمس را از چیزے کہ بے فائدہ است پس بہتر ست از کسے کہ امساک کردہ است از

خمس کو لایعنی سے روکتا ہے اور اس شخص سے بہتر ہے جو روزی

وَالشُّربِ وَیُعَالِجُ حَوَاسّہ وَیَترُکُھَا اِلَی المَحظُورَاتِ

خوردن و نوشیدن و علاج نمی کند حواس خود را و ترک کند حواس را بسوے بدیہا

رکھتا ہے اور حواس کو محظورات اور ممنوعات میں ڈالتا ہے

وَالمَمنُوعَاتِ وَلَہٗ یَا اَحمَدُ رُبَّ صَائِمٍ مُفطِرٌ

و منہیات اے احمد بسا صایم افطار کنندہ احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد بہت سے روزہ رکھنے والے صائم

وَرُبَّ مُفطِرٍ صَائِمٌ لِاَنَّ مَن اَمسَکَ عَنِ الاَکلِ وَالشُّربِ

و بسا افطار کنندہ روزہ دارند زیرا چہ کسے کہ باز ماند از خوردن و نوشیدن

نہیں ہوتے ہیں اور بہت سے افطار کرنے والے صائم ہوتے ہیں کیونکہ جو کھانے پینے سے باز رہے اور اعضا کو ممنوعات میں ڈالے

وَتَرکُ جَوَارِحَہٗ اِلَی المَمنُوعَاتِ فَھُوَ صَائِمٌ عِندَ اَھلِ

و بگذارد اعضاء خود را بسوے بدیہا پس آں روزہ دار است نزدیک

وہ اہل شریعت کے

الشَّرِیعَۃِ وَمُفطِرٌ عِندَ اَھلِ الحَقِیقَۃِ وَمَن اَفطَرَ

صاحب شریعت و افطار کنندہ نزدیک صاحب حقیقت و کسے افطار کند

نزدیک صائم ہوتا ہے اور اہل طریقت کے

Marfat.com

وَمَنَعَ جَوَارِحَهُ مِنَ الْمَحْظُورَاتِ فَهُوَ مُفْطِرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ

و بازدارد اعضائے خود را از بدیہا پس آن افطار کنندہ است نزد صاحب

نزدیک صایم نہیں ہوتا اور جو افطار کرتا ہے

وَمَنْ صَامَ وَرَاعَى هٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ فَصَوْمُهُ تَامٌّ فِي الشَّرِيعَةِ

حقیقت و کسے کہ روزہ دارد و رعایت کند این دو شرط را پس روزہ داشتن او تمام است

اور جوارح کو برائیوں سے روکتا ہے وہ شریعت

وَالْحَقِيقَةِ نَظَرْتُ فِي الْبُخْلِ وَسُوءِ الْخُلُقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ

در شریعت و حقیقت دیدم من در بخل و بد خلق پس یافتم ہر یکے از ان

کی رو سے صائم نہیں اور طریقت کی رو سے صایم ہے

مِنْهُمَا سُوءَ الْخِصَالِ لِأَنَّهُمَا شُعْبَتَانِ مِنَ الْكُفْرِ وَنَظَرْتُ فِي

ہر دو را بدخصلت زیرا چہ آن دو دو شاخ اند از کفر و نظر کردم

اور جو روزہ رکھے اور اسمیں یہ دونوں شرطیں ملحوظ

الْجُودِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَحْسَنَ

در جود و خوش خلق پس یافتم ہر یکے آزان ہر دو نیکو

رکھے اسکا روزہ کامل ہوتا ہے

الْخِصَالِ لِأَنَّهُمَا شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ فَالْوَيْلُ لِمَنْ حَبَسَ لِسَانَهُ فِي فِيهِ وَالْيَدِ

خصلت زیرا چہ آن ہر دو دو شاخ اند از ایمان پس ہلاکے است کسی را کہ حبس کردہ است زبان خود را

از روئے شریعت و طریقت کے ہیں نے بخل اور بدخلقی کی طرف نظر کی دونوں کو

Marfat.com

لِغِيبَةِ أَخِيهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبٰى لِمَنْ رَأَى عُيُوبَ نَفْسِهِ وَ

دہن خود برائے گلہ برادر خود اے احمد خوشے است مر کسے را کہ بہ بیند عیب خود را

برا پایا کیونکہ یہہ دونوں شاخیں کفر کی ہیں اور میں نے جو داد خلق کو دیکھا

لَمْ يَرَ عُيُوبَ غَيْرِهِ وَالْوَيْلُ عَلٰى مَنْ رَأَى عُيُوبَ غَيْرِهِ وَلَمْ

و نہ بیند عیب دیگر را و بلا کے ہر کسے کہ بیند عیب دیگر یرا و نہ بیند

ان دونوں کو عمدہ پایا کیونکہ یہہ دونو شعبہ ایمان کے ہیں پس ہلاکت

يَرَ عُيُوبَ نَفْسِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ أُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ

عیب خود را اے احمد کسے مالک شود دو گوشش خود را

اسکے لئے جسنے زبان کو منہ میں حبس کر رکھا ہے اور خرابی اسکے لئے جسنے زبان کو بھائی

لَا يَقْدِرُ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ لَا

دو چشم خود را قادر نمیشود شیطان بر وے اے احمد کسے کہ مالک شود دست

مسلمان کی غیبت میں کھول رکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے ہے جس نے

يَتَوَطَّنُ الشَّيْطٰنُ لَدَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ وَفَخِذَيْهِ

و پائے خود را نمے آید شیطان نزدیک وے اے احمد کسے کہ مالک شود دو بازو خود را

اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھا اور غیر کے عیبوں کو نہ دیکھا اور خرابی اس کے

أَكْرَمَهُ اللّٰهُ فِي دَارَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَاشَ مَالِكَ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا هُوَ حَيٌّ

و دو ران خود را بزرگ گرداند او را خدائے در ہر دو سرای اے احمد کسے کہ بزیست مالک نفس در دنیا اں پیدا کردہ شود

اسکے لئے جسنے غیر کے عیبوں پر نظر کی اور اپنے عیوب کو نہ دیکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَلِكُ الْعَشَائِرِ فِي الْعُقْبَىٰ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ثَلٰثٌ وَالْعَالِمُ

بادشاہ قبیلہ در آخرت اے احمد خوانندہ قرآن سہ است عالم

جو اپنے کانوں اور آنکھوں کا مالک ہوا شیطان اسپر قدرت نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو اپنے

وَالزَّاهِدُ وَالْعَارِفُ فَأَمَّا الْعَالِمُ فَهُوَ يَتْلُو بِالتَّدَبُّرِ وَالتَّفَكُّرِ وَأَمَّا الزَّاهِدُ فَهُوَ

وزاہد وعارف اما عالم پس ان عالم میخواند بتامل وفکر واما زاہد پس

ہاتھ پاؤں پر مالک ہوتا ہی شیطان اسکے پاس نہیں رہتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو زبان ورتر پہ مالک

يَجْهَدُ فِي كَثْرَةِ التِّلَاوَةِ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَلَهُ شَأْنٌ عَظِيمٌ فِي التِّلَاوَةِ

آن زاہد جہد مے کند در زیادتی خواندن واما عارف پس مرا اورا طریق بلند است .

ہوتا ہی اسکو اللہ دو جہان میں بزرگی دیتا ہی اور الہام ہوا کہ ای احمد جو نفس پہ دنیا میں مالک رہا حشر میں

لِأَنَّهُ يَتْلُو مُتَكَلِّمًا مَعَ اللّٰهِ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ كُلُّ لَفْظٍ يَتَوَلَّدُ مِنَ اللِّسَانِ فَهُوَ يَبْقَىٰ

در خواندن زیرا چہ ان میخواند درانحال کہ کلام کنندہ است باخدائے ۔ اے احمد ہر لفظ

بادشاہ ایک قبیلہ کا ہو کر اٹھیگا اور الہام ہوا کہ ای احمد تلاوت کرنیوالے قرآن کی تین ہیں ایک عالم دوسری زاہد

فِي الْآذَانِ وَكُلُّ مَعْنًى يَخْرُجُ مِنَ الصُّدُورِ فَهُوَ يَقَعُ فِي الْمَحْجُورِ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ ذِكْرُ

پیدا میشود از زبان پس آن لفظ باقی بے ماند در گوشہا وہر معنی کہ بیرون مے آید

تیسرے عارف تلاوت کرتا ہی تفکر اور تدبیر سے اور زاہد زیادہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور عارف کی

الْجَنَانِ أَبْلَغُ مِنْ ذِكْرِ اللِّسَانِ وَقُلْ لَهُ يَا أَحْمَدُ وِعَاءُ الْعَالِمِ ضَيِّقٌ لَا يَسَعُ فِيهِ الْأَشْيَاءُ

از سینہ پس آن واقع میشود در شہا اے احمد ذکر دل بہتر است از ذکر زبان ای احمد ظرف عالم تنگ است گنجایش نے

تلاوت میں بڑی شان ہو کیونکہ وہ خدا سے باتیں کرتا ہی الہام ہوا کہ اے احمد جو لفظ زبان سے پیدا ہوتا ہی

وہ کانوں میں باقی رہتا ہی اور جو معنی صدور سے نکلتے ہیں وہ مجور میں پڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ ای احمد ذکر دل کا زبان کے ذکر سے بہتر ہے

Marfat.com

قَلِيْلٌ لِاَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ عَنِ الْمَقْرُوْاتِ وَ الْمَحْفُوْظَاتِ وَ وِعَاءُ الْفَقِيْرِ وَسِيْعٌ يَسَعُ فِيْهِ

اندک زیرا چہ مے گوید از خواندنی و از یاد داشت و ظرف فقیر کشادہ است گنجایش

اور الہام ہوا کہ اے احمد ظرف عالم کا تنگ ہے اسمیں شے قلیل آسکتی ہے کیونکہ عالم مقروات اور محفوظات سے کلام

مِنَ الْاَشْيَاءِ لِاَنَّهٗ يَنْطِقُ عَنِ الْمُلْهَمَاتِ وَ الْوَارِدَاتِ وَ قُلْ لَهٗ يَا اَحْمَدُ اَكَلُّوْ يَلُ لِمَنْ

مے کند در آن بسیارے از اشیا زیرا چہ فقیر مے گوید از روشنی دل و از چیز یکہ ابتدا است

کرتا ہے اور ظرف فقیر کا وسیع ہے اسمیں وسعت بہت اشیا کی اسکی ہے کیونکہ یہہ کلام کرتا ہے ملہمات

وَقْتُهٗ مَقْتٌ وَ قُلْ لَهٗ يُقَالُ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ اَيْ لَا يَخُوْضُ فِيْ حَدِيْثٍ

از خدا ای احمد بلا کے مر کسے را وقت وی بیفائدہ است ای احمد گفتہ مے شود کہ کہ شناسد خدا را گنگ شود

اور واردات سے اور الہام ہوا کہ ای احمد خرابی اسکے لئے جسکا وقت بیفائدہ جاتا ہے الہام ہوا کہ ای احمد کہا گیا ہے

لَا يَعْنِيْهِ وَ قُلْ لَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَكَرَ وَ كَدَّ فَقَدْ هَلَكَ وَ بَادَ وَ قُلْ لَهٗ يَا اَحْمَدُ

زبان او یعنے در نمے آید در حدیثی کہ بیفائدہ است ای احمد کسے کہ مکر کند و کوشش کند پس تحقیق

جسکو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسکی زبان گنگ ہو جاتی ہے یعنی لایعنی باتوں میں خوض نہیں کرتا

اَلسَّخِيُّ يُمَيِّزُ ثُمَّ يَسْخُوْ وَ الْجَوَادُ يَجُوْدُ بِغَيْرِ التَّمْيِيْزِ وَ اَنْشَاتُ

ہلاک شدہ و ہلاک شد اے احمد سخی تمیز مے کند و مے دہد و جواد

اور الہام ہوا کہ ای احمد جسنے مکر کیا اسکو مکر کیا پس ہلاک ہوا اور تباہ ہوا اور الہام ہوا کہ ای احمد سخی وہ ہے کہ

اَلشِّعْرَ اِنَّ السَّخِيَّ مُمَيِّزٌ سُبْحَانَهٗ تمت

تمیز می دہد - و انشاد کردم شعر در سخا - سخی در سخاوت خود تمیز می کند

تمیز کر کے بخشش کرے اور جواد جو بغیر تمیز کے سخاوت کرے اور اس مصرعہ کو ہم پڑھتے ہیں

(تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری گیٹ لاہور)

third a gnostic who reads with deliberation and pondering. The pious one studies exceedingly. There is great esteem for the gnostic because he talks with God.

O Ahmad, all words arise from the tongue, stay in the ears and all meanings arise from the breast remain in the heart.

O Ahmad, remembering with the heart is better than remembering with the tongue.

O Ahmad, the world has a small capacity and can contain little because whatever it says is out of memory and recalling. The *dervesh* has great capacity and can hold much because he speaks out of his inner light and inspiration.

O Ahmad, woe unto him whose time goes waste.

O Ahmad, he who knows God, he becomes tongue-tied, that is, he does not reflect upon frivolous matters.

O Ahmad, woe unto him who resorts to guile and does it again, is undone and destroyed.

O Ahmad, a charitable man is one who gives alms discriminatingly and a munificent one who does so indicriminatingly, and we recite this line: A charitable person gives alms in a pertinent way.

Marfat.com

O Ahmad, a scholar wishes that lots of people should gather around him and a *dervesh* that no one should point towards him.

O Ahmad, there are two types of separations, one is separtion from people which comes by isolation and is easy the other is separation from the carnal self which cannot be acquired except by striving and exertion and is difficult.

O Ahmad, he who opens the fast and prevents the five senses from frivolous matters, is better than one that keeps fasts and plunges his mind into evils and forbidden things.

O Ahmad, many who fast are not restrained real fasters and many who restrain are not fasters because one who refrains from eating and drinking but plunges his organs into things forbidden, is a faster according to the followers of the Shariat and not according to the believers in Tariqat. And one who does not fast but restrains his organs from evils, is a non-faster according to the spiritualists, and one who keeps a fast and observes both these things, his fast is perfect from the point of view of both *Shariat* and *Tariqat*. I looked at both stinginess and ill temper and found them bad. Both are offshoots of disbelief; and I looked at munificence and good nature and found both good, because they are a part of faith. Woe unto him, therefore, who observes the faults of others and not his own.

O Ahmad, a person who controls his ears and eyes, Satan cannot overcome him.

O Ahmad, one who masters his hand and feet, Satan does not draw dear him.

O Ahmad, happy is he who controls his two arms and two thighs, God exalts him in both the worlds.

O Ahmad, he who controls his self in the world, would rise as the king of a tribe on Doomsday.

O Ahmad, there are three types of reciters of the Qur'an, One a scholar. second a pious person and the

Marfat.com

O Ahmad. let not the visitor see me because I am the worst of men and whomsoever you meet except me, would be better than I am.

O Ahmad, he who leaves his carnal self to its cravings the door of knowing God is closed on him.

O Ahmad, the resolve (to be spiritual) really results in fulfilment if one repents from one's sins and by giving up the world and its petty things. So one who is characterised by these two unworthy qualities is not regarded as a person who really makes a resolve.

O Ahmad, he who is a slave to his carnal self and obeys it in the evening also, is not counted among men but among eunuchs.

O Ahmad, if love dominates in the morning and holds power, the intellect is over-powered and helpless by the evening.

O Ahmad, love and reason cannot remain together in one heart because when the monarch of love enters the heart with power and glory, the intellect is worsted and flees.

O Ahmad, every physician treats and cures the patient but my physician enhances my illness and ailment.

O Ahmad, the physician cures the patients but mine makes me ill with his diseases and I am pleased with what he orders.

O Ahmad, a scholar is versed in speech and worship but a gnostic is conversant with signs and symbols.

O Ahmad, a scholar seeks fame and a seer seeks obscurity and concealment. The former knows his self through his wisdom and rhetoric. A saint forgets it with his knowledge and eloquence.

O Ahmad, a scholar strives to get plenty but a *dervesh* exerts himself in prayer and worship.

Marfat.com

O Ahmad, the saints are viceroys of God because they follow the prophets and acquire their qualities.

O Ahmad, when a pupil sits before a teacher and receives a word from his mouth, the teacher acquires a right over him.

O Ahmad, a teacher has many rights over the pupil. So it is meet he discharges his obligations towards him as far as he can.

O Ahmad, the teacher is the best of fathers. So why do you deny his rights by disobedience ? If any pupil opposes his teacher, he would be taken to task for it on the Day of Judgment.

O Ahmad, I am the worst of men because people take me for a good person which I am not.

O Ahmad, two disciples fall out and then get reconciled ; there is no blame on them after connonation.

O Ahmad, happiness and felicity proceeds from their deeds.

O Ahmad, many who adorn their houses would lodge in the houses of scorpions.

O Ahmad, the word *Samt* has three letters : *Sad*, *Mim* and *Tay*. *Sad* means *Suf* (woollen garment of a sufi), *Mim* means falsehood, and *Ta* means tars (shield). So one who kept silence, was indeed saved from calamity, he is free from falsehood. Thus his silence has become a shield for him protecting him against all the ills which arise from speaking.

O Ahmad, all troubles arise from speaking.

O Ahmad, he who opposes his carnal self is a man and he who obeys it is a eunuch.

O Ahmad, one who aspires does not achieve his purpose unless he escapes from his carnal self because it seeks its own object which cannot be acquired except being engrossed in the world and losing the pleasure of God.

Marfat.com

O Ahmad, a devout person is he who duly observes the modes and practices of devotion so that the doors of felicity should be opened for him.

O Ahmad, it is proper for a devout person that he should be humble like dust under the feet of everyone young and old.

O Ahmad, he who harms a *Sheikh* or *khalifa*, never fares well.

O Ahmad, he who finds fault with the *Sheikh* and *khalifa* acquires the worst of names.

O Ahmad, he who bears malice to the *Sheikh* and *khalifa* on account of *dirhams* and *dinars* (riches), opens the gates of hell on himself.

O Ahmad, he who holds dear the *derveshes*, is an angel, and he who bears them illwill falls into a well.

O Ahmad, he who holds affection for the *Sheikh* is the noblest of men; and he who bears them illwill, is one of the wicked devils.

O Ahmad, friendship of the *derveshes* draws you towards heaven and enmity with them to hell.

O Ahmad,do not speak to a *dervesh* in a loud tone, and do not raise your voice above his ; speak to him in a lowly and humble manner with full respect.

O Ahmad, all big and small are inimical towards a miser, and the virtuous and pious regard a generous person as noble.

O Ahmad, a sinner is afraid of the physical death and one loyal is not afraid because the sinner is obedient to his carnal self, and the really obedient is obedient to God.

O Ahmad, the most precious of recitations is the *Kalima Tayyebah* so that the One is realised as a sublime Master.

O Ahmad, tidings to him who is enabled to perform good deeds and ill befalls him who is set to commit bad deeds.

O Ahmad, if you want to reach the goal, leave your (carnal) self on the way and turn away from your companion.

O Ahmad, do not engage yourself in acquiring riches, wealth and rank and abstain from what keeps you from the remembrance of God.

O Ahmad, Satan had boasted and said he was superior to Adam Therefore he who is proud is a disciple of Satan.

O Ahmad. draw near one who draws you close to Us.

O Ahmad, keep away from one who draws you away from Us and stay not near him.

O Ahmad, catch the hem of noble personages any and every time.

O Ahmad, retaining secrets is a sign of the noble and disclosing them that of the wicked.

O Ahmad, the heart of a believer is a treasure of secrets and his palm is a mine of virtue.

O Ahmad, do not divulge the secret of a fellow believer and conceal it in your heart so that you may have hope on the Doomsday.

O Ahmad, it is well of a devoted person that he should be engrossed in remembering God and not miss the recitals of day and night.

O Ahmad, it behaves a devout person that he should offer supererogatory prayers at night and fast during the day ; he shonld make his eyes fountains with weeping.

O Ahmad, it is proper for a devout person to befriend his mates and companions and not bear malice to them.

O Ahmad. a devout person is he who cleans his breast of ill will and purges his heart of rust like a mirror.

The *dervesh* has six virtues : His deeds are good ; his words and acts are soft ; he eats less ; he is lean ; his dress is righteousness, and his object is God.

O Ahmad, a *dervesh* likes obscurity.

O Ahmad, you have wasted your life in falsehood and fallen in the well of loss.

O Ahmad, indeed you lived in heedlessness, idleness and distraction ; so you did not bring anything good for the Doomsday and resurrection.

O Ahmad, you inclined towards the mean world and did not accumulate anything for the last day.

O Ahmad, you have engrossed and cast yourself in base desires. Therefore, you are plunged in affliction.

O Ahmad, your brothers have reached the path of the noble and you are lost in the company of the low and vicious.

O Ahmad, he who associates himself with the worldly men, denies himself the company of God.

O Ahmad, God is wroth with the world. The saints do not treat it except with wrath.

O Ahmad, gold is like dust in your hands ; it is perishable. When you give it to others, it becomes pure gold.

O Ahmad, happy is he who takes to midnight prayer and keeps awake at night, and seeks forgiveness in the morning.

O Ahmad, happy is he who rises up at night and spends the night in worship. If he sleeps, he does so far a short while only and offers the midnight prayer. Happy is he who spends the night reciting the Qur'an, or remembering God, offering prayer prostrating himself. Happy is he who keeps awake at night and seeks forgiveness in the morning. Alack the person who remains asleep.

Marfat.com

O Ahmad, a person with vindictive spirit has foulness in his mind and he is not respected just like an envious person.

O Ahmad, vindictiveness is a fire lighted in the heart and burns up all one's good deeds.

O Ahmad, a gourmandiser is base and one who eats less is dignified.

O Ahmad, he who eats much prays less and he who eats sparingly can pray more.

O Ahmad, eat less so that you should be respected.

O Ahmad, when you become aware of death, nothing would avail you except good deeds.

O Ahmad, one's pedigree will not be considered on the Day of Judgment ; and judgment will not be on that basis.

O Ahmad son of Khatib, (hasten towards God and) place your forehead on the threshold of the beloved.

O Ahmad, hasten towards God, put your face with humility on his door.

O Ahmad, going towards God's door is right and high.

O Ahmad, God's door is open and His munificence universal.

O Ahmad, the door of affliction is open to the lover and the sword of love has shed his blood.

O Ahmad, he who considers the *derveshes* insignificant becomes contemptible in the eyes of men and he who respects them is great.

O Ahmad. he who respects a *dervesh,* the dervesh respects him.

And he who bears malice towards a *dervesh*, the *dervesh* feels malice for him.

When he is afflicted (*dervesh*) he forgives ; when he is cast into trouble, he bears it with patience.

Marfat.com

O Ahmad, he who denies the world and yearns for the Hereafter, is pious, and he who does not desire any of these, is indeed a gnostic,

O Ahmad, hunger makes one turn towards God and satisfaction to Satan.

O Ahmad, he who does not surrender to God's order, is the worst of men and women.

O Ahmad, keep company with spiritual men because they have reached the Beloved.

O Ahmad, adopt the company of a sick person who cannot be cured and whatever arises from his self makes him ill.

O Ahmad, *Sidq* consists of three letters : *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means guarding, *Dal Deen* and *Qaf Qurb*, that is nearness. So one who guards himself guards his Deen from Satan, and he who guards the *Deen* acquires nearness of God Almighty.

O Ahmad, the word *Zanb* consists of three letters : *Zal*, *Nun* and *Bey*. *Zal* means degradation, *Nun* affliction and *Bey* calamity. So he who commits sin is debased, falls into the well of affliction and calamity.

O Ahmad, a pious person is one who strives, the gnostic is he who witnesses.

O Ahmad, a pious person merely performs and a gnostic acquires union.

O Ahmad, the self is a biting dog and people hate it.

O Ahmad, self is a biting dog ; chain it so that it does not bite men.

O Ahmad, to be absorbed in ablution is to be rapt into prayer, also ;

O Ahmad, be not vindictive like a serpent for a vindictive person is the worst of men.

Marfat.com

O Ahmad, when the self becomes strong the mind becomes weak and when the self gets weak, the mind becomes strong.

O Ahmad, the staid self takes you to worship, and the commanding self draws you towards sin.

O Ahmad, the carnal self is your enemy, so do not obey it, for obedience to it is sin against God.

O Ahmad, he who separates himself from the carnal self draws near to God.

O Ahmad, excess of love leads to perpetual remembrance.

O Ahmad, intense passion leads to activity and Union leads to peace of mind.

O Ahmad, he who follows desires, perishes.

O Ahmad, he who denies the world and seeks the Hereafter is devout and he who seeks both is a gnostic.

O Ahmad, hunger takes you towards God and satiety to Satan.

O Ahmad, he who does not obey God's behest is most unworthy.

O Ahmad, he who tires out the self by striving, comforts his heart by sight of God.

O Ahmad, he who satisfies himself with carnal pleasures, denies himself the felicity of nearness and company of God.

O Ahmad, he who sinks himself in the well of the world, how can he reach the court of God ?

O Ahmad, let not your self go towards the world so that it should deprive itself of Divine audience. Indeed the greedy one's belly is never filled and he is not satisfied with what has been apportioned for him. He seeks evil by what he commits.

Marfat.com

dissembler and profligate are afraid. It is said it has thousands of benefits as Allah has mentioned in the episode of Hadrat Musa (PBUH) : O Musa, what is there in your hand ? Musa answered it is my staff; I depend upon it and drive goats with it, and there are many other uses in it. Those who raise buildings would live in the graves, and whoever observes his faults does not note other men's faults. He who guards his ears and eyes, Satan has no hold on him ; he who keeps watch on his hands and feet, Satan does not come near him. He who is renowned among men is not saved from destruction.

O Ahmad, he who lives obscurely among men, his affairs are facilitated and he is always pointed out. He who spends his life in obscurity is saved from calamities. He who becomes known certainly falls into troubles.

O Ahmad, marks of dissembler are three : a mind complaining, a tongue erring and body rebellious.

Abul Qasim Samarqandi said : A believer has three marks : mind, grateful tongue remembering and body. patient

O Ahmad, remembrance relieves from the present and leads us to the One remembered.

O Ahmad, remembrance of God removes evil and burns up doubts.

O Ahmad, mention of the preceptor in talk is like salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, God is alive ; He would never die. Similarly are the saints. They would not die because a saint is indeed alive by virtue of Divine cognition. Hence his remaining alive is right and proper.

O Ahmad. he who opposes his self, obeys God. and he who obeys the self, disobeys God.

O Ahmad, give up the self and seek nearness of God because the self takes you away from God.

Marfat.com

who wears woollen cloth should be a sage or bearer of burden like a camel. A saint should wear a woollen garment for a meaningful purpose and not for gratifying his carnal self.

O Ahmad, wearing woollen dress by a *dervesh* to acquire renown is pernicious.

O Ahmad, it is not right for a disciple to put on *khirqa* without the permission of the spiritual leader. The *khirqa* by itself has no importance ; it is the preceptor's order that carries weight.

O Ahmad, whoever wears woollen dress is only *sufi* formally wearing this dress ; he who purifies his mind is a genuine *sufi*. He who wears woollen dress but is not pure of heart, is a *sufi* in the eyes of the common folk, not in the eyes of God. Hadrat Abu Saeed Abul Khair (God bless him) said, the *khirqa* is the coffin of the living, the heritage of the prophets ; it is the scales of the *Deen* and a mark of the believers. It is the screen of faults and key of the Unseen. It is the ornament of the noble and the distress of the evil-doers. It is the purity of both the worlds and terror for the profligates. It is good in the eyes of God but is bad in the eyes of the people. It is honour for the noble and degradation for the heedless. It is the rendezvous of the God-fearing. Said Abu Saeed, knowledge of Divine Unity consists of eight qualities : generosity, patience, surrender, sacrifice, humility, wearing woollen cloth and travelling. Generosity was there in Hadrat Ibrahim (PBUH), surrender in Hadrat Ismail (PBUH), patience in Hadrat Ayyub (PBUH), sacrifice in Hadrat Zakariya (PBUH), forlornness in Hadrat Yahya (PBUH), wearing woollen dress pertained to Hadrat Musa (PBUH) travelling to Hadrat Isa (PBUH), and *Faqr* to Hadrat Muhammad (PBUH). Said Hadrat Hasan Basri : the staff has six virtues : it is the way of the prophets, adornment of the virtuous and a weapon for enemies. that is the dog, snake etc., and help for the weak, woe for the treacherous ones, and increase in virtuousness. It is said if anyone has a staff, Satan runs away from him and the

Marfat.com

O Ahmad, loneliness is of two types ; the external and internal. The first is this that one should remove the dress and apparel from the body. This is the solitude of the novice. The other is that the mind should be purged of gross qualities and foul habits. This is the solitude of the perfect.

O Ahmad, I regard this as solitude that the traveller should divest his mind of lusts and coveted things, and subject it to rigours by severe discipline and regimen by starving it.

O Ahmad, segregation is this that one should remove oneself from all that is created and brought forth, and summon such one's mind to the Creator of heaven and earth.

O Ahmad, there are seven benefits of isolation : firstly, saving of the created things and creatures from you ; secondly, not alighting of the eyes on what is forbidden ; thirdly, preventing the ears from listening to false things ; fourthly, restraining the tongue from back-biting and foul talk ; fifthly, to be unmindful of going about ; sixthly, be always worshipping and praying, and seventhly, engrossment in the love of God.

O Ahmad, there are two types of journeys: the apparent one and the inner one. The first is this that the traveller should journey in villages and towns, and *move* from stage to stage and place to place. The other is that one should travel in the mind and cut down the trees of desires and whims that spring up in it.

O Ahmad *Suf* has three letters: *Sad*, *Vao* and *fey*. *Sad* generates *safa* (purity), *vao* creates *wafa* (fidelity), and *fey fana* (self-annihilation). The saint who possesses these qualities, reaps the benefit of saintliness. But the *dervesh* who puts on the *Suf* for lust and embellishment, should weep over his self ; he who wishes to dominate his self, should put on woollen cloth, because Hadrat Isa (PBUH) used to put on a woollen garment to suppress his self. Woollen dress is the wear of prophets. So one

Marfat.com

O Ahmad, it is proper for a disciple that he should part from his self so that he should have a higher station than that of the djinns and men.

O Ahmad, he who falsely calumniates the Sheikh or the Khalifa, incurs loss both in this world and hereafter.

O Ahmad, he who vexes the Sheikh or Khalifa, vexes God and His messenger.

O Ahmad; when you go to a Sheikh's place, do not look right and left but sit with head bowed and eyes shut. If one sits in front of him. you should keep your mind present and listen to what he says by way of advice.

O Ahmad, when you walk with the Sheikh, you should go behind and not ahead of him, or on the right and left because this is disrespectful ; anyone who looks up to the Sheikh or sees right and left, without keeping his mind attentive, is unmannerly and loses all the benefits.

O Ahmad, there are two persons condemned of the *Shariat* and *Tariqat*. The former is one who forsakes Islam after accepting it and becomes an apostate. The latter is one who becomes the disciple of a Sheikh and does not obey his orders.

O Ahmad, baths are of two types, that of the *Shariat* and the *Ṭariqat*. The first is that one should pour water on one's head and the whole body. The latter that one should please the Sheikh after committing a sin.

O Ahmad, ablutions are of two types : that of the *Shariat* and the *Tariqat*. The former consists of washing one's hands, drawing the hand over the lower hind part of the head, and washing the feet with the water of tanks and wells. The latter is bathing the heart with the water of rapt devotion to and ardour for God and perform the *masah*.

O Ahmad, sin is such a disease which has no remedy except repentance.

Marfat.com

O Ahmad, he who looks down upon a *dervesh* is himself maligned and he who regards him as respectable is esteemed. Respecting saintly persons is a characteristic of the noble and despising them is a sign of mean people. A saint is one worthy of respect, honour, dignity, veneration and reverence.

O Ahmad, one who looks down upon a saint himself goes down in the eyes of people, and he who regards them as noble is himself respected.

O Ahmad, when a saint is subjected to affliction. he is forgiven, and when plunged in trouble, he is given patience because the saints have fine morals and their actions are accepted. Their words are true and actions good ; they have meagre meals and their bodies are slender ; their dress is piety and objective God.

O Ahmad, remembering the Sheikh (spiritual leader) in one's talk is like having salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, the Sheikh orders and the disciple is one whose will is subject to the will of the preceptor. O disciple, keep in mind whatever the preceptor inculcates and keep acting upon it as long as you live. If you oppose him in word or deed, you are not sincere in your devotion to him. Adorn your exterior with good qualities and remedy your evils with devoutness. The hair on the disciple's head is a veil ; getting it shorn is a source of benediction.

O Ahmad, conceal the secrets in your heart like the pure ones, otherwise your heart would not be a treasure of secrets.

O Ahmad, a disciple should be engaged in remembrance and not give up the devotional practices day and night. He should shut his eyes, close his ears, shear his tongue, lame his feet and see without eyes, hear without ears, speak without tongue, hold without hands, and walk without feet,

O Ahmad, the *derveshes* are the kings of monarchs and potentates.

O Ahmad, the *derveshes* are men of the inner self. They give up comfort and accept afflictions.

O Ahmad, *derveshes* are not afraid of the angels and look towards the heaviest impositions.

O Ahmad, sit among the poor and the destitute, and give up the rich and affluent.

O Ahmad, I swear by my self that the *derveshes* have traversed the course, reached their destination and found what they sought ; so they became silent on reaching the stage of God's love and devotion. I swear by my self, that the *derveshes* are the friends of God.

O Ahmad, the saints are imbued with the qualities of a Prophet because a saint can perform exploits and a prophet miracles. Therefore a saint conceals his spiritual capacity whereas a prophet displays it, because saints have not been ordered to claim miraculous powers but a prophet is ordered to do so ;

O Ahmad, whoever woes fame, suffers, and whoever assumes obscurity remains secure. One coveting fame is stricken with woe and that remaining obscure is free from perplexity. He who is renowned is often lost in woe and an obscure person is often happy.

O Ahmad, the saints are insignificant in the eyes of the self-ridden and esteemed in the eyes of the noble-minded.

O Ahmad, *Faqr* is of two types ; the essential and the arbitrary. The essential is that which when it comes, a person is unable to bear its intensity and gives it out.

O Ahmad, *Faqr* is of two kinds : one of black face in both the worlds and the other of a bright one in both. That which is of the black face, brings heresy and rebellion; that which spells dignity in both the worlds, takes one to the pleasure of God.

Marfat.com

O Ahmad, a scholar is polemical and argumentative, but a saint is a man of ecstasy and trance.

O Ahmad, *Faqr* consists of three letters : *Fa*, *Qaf* and *Ra*. *Fa* means *fanum*, *Qaf* means *qurb* (nearness) and *Ra* *ruyat* (Sight of God).

O Ahmad, *Faqr* is a great thing. Only the strong yearn for it and the weak turn away from it.

O Ahmad, *Faqr* is dignified. The saints are proud of it but the rich and wealthy reject it. There is such dignity in *Faqr* that it leads to chastity, piety, devoutness, righteousness, worship, obedience, hunger, starvation, meekness, contentment, magnanimity generosity, honesty, self-guarding, trustworthiness, keeping awake at night, rising towards the end of the night, humility, fearing God, lowliness, forbearance, restraint, forgiving, connivance, kindliness, charity. sacrifice, feeling for others, sincerity, severing and breaking (with the world and worldly), truthfulness patience, gratitude, tolerance, purity, submission, modesty, charitability, munificence, liberality, fearing God, dread, hope, persistence in doing good and fair dealings, belief in unity, culture, dynamism, exertion, exercise, striving, self-censor, meditation, seclusion, being elevated, regarding others as equal, kindness, indulgence, abasement, intercession, beneficence, humanity, reflection, trance, remembrance, respecting courtesy, innocence, honouring, seeking, affection, being admonished, insight, waking, wisdom, spiritedness, cognition, spirit of serving, lowliness, self-surrender, reliance, severance, weightiness, affluence, consistency, affability. These are all good qualities and a person who possesses them is a perfect saint ; if not he is not one.

O Ahmad, he who affiliates himself to the spiritually high, would be with them on the Doomsday, and he who bears them ill will would be one lacking and regretting.

O Ahmad, love of the *derveshes* brings salvation and their enmity brings destruction,

Marfat.com

O Ahmad, separation is more bitter than death and union sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of things and truthfulness is the best of qualities both in men and women.

O Ahmad, *Sidq* (Truth) has three letters : *Sad, Dal* and *Qaf*. *Sad* means watching, *Dal Deen* (Faith) and *Qaf* nearness.

O Ahmad, *Kizb* consists of three letters : *Kiaf, Zal* and *Ba Kaf* means *Karb* (anguish), *Zal* speaks for *Zanb* (sin) and *Ba baitunah* (separation).

O Ahmad, scholars are the most noble of men and the saintly persons the noblest of the noble. The chieftains are the marshalls of time and the religious scholars soldiers of night ; the *derveshes* are the vanguard.

O Ahmad, if you are an eloquent scholar, be not proud of that ; if you are pious in matters legitimate and forbidden, than too be not proud : if you are grateful, be not proud. But if you are an insignificant saintly person, be proud of that.

O Ahmad, indeed poverty is a matter of pride for the dervesh : This man feels it a matter of reproach to whom people turn because of his richness.

Indeed a rich man is befriended by worldly people, but God befriends a saint.

O Ahmad, scholars live in paper and their self, and the saints come out of paper and their selves.

O Ahmad, a saint is among scholars like the moon among the stars of heaven.

O Ahmad, learning is of two kinds, acquired and bestowed. Acquired learning cannot be acquired except by instruction, soliciting and formal seeking. That bestowed is granted by God the Most Granting, Wise and Forgiving.

Marfat.com

O Ahmad, *Kizb* (Falsehood) is composed of three *K*, *Z* and *B*, *Kaf* means *Karb* (anguish), *Z* means *Zanb* (evil) and *B* means separation.

O Ahmad, *Tauba* consists of three letters : *T*, *V* and *B*, *T* means *Tark* (giving up), *V* means *Vahdat* (worship) and *B* means *Bazl* (charity).

O Ahmad, talking is a vexation for the lips and silence a means of comfort.

O Ahmad, talking breeds troubles and silence is a source of relief.

O Ahmad, a contented person satisfies himself with little and a greedy one is not satisated with much even. A contented person is rich in spite of having less and a greedy one is destitute despite having abundant wealth. The former is happy with what God allots him and the latter hankers after the livelihood of others.

O Ahmad, perform some deeds before dying and die before death.

O Ahmad, one ardant for God's sight is not afraid of death and longs for it because he can see God after dying.

O Ahmad, he who kills the carnal self and the world, does not die ; he only passes on to the next world in the Hereafter. Death is of two kinds : the inevitable and the discretionary. The first is the departure of the spirit from the body at the appointed hour and this death would be tasted by all. The second one is met by destroying base human qualities. In this the spirit remains in the body. This is the morality of the perfect. The word *maut* (death) consists of three letters. *Meem,vao* and *ta*. Meem (M) means wealth, *vao worith* (heir) and *Tai* (*T*) *turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies, his property is taken by the heirs and he is buried in the earth. Therefore a wise man is one who gives away his wealth in the way of God so that his heirs should not waste it after his death

Marfat.com

O Ahmad, speech leads to troubles and silence is a means of security.

O Ahmad, a contented person contents himself with a little and a greedy person is not satisfied even with much.

O Ahmad, a contented one is rich even with little belongings, and a greedy one is penurious even with plenty. A contented person is satisfied with what has been apportioned to him and a greedy one seeks the portion of others.

O Ahmad, do something before you die and before dying.

O Ahmad, the devoted one is not afraid of death and seeks it in order to see God.

O Ahmad, he who kills his self, does not die, instead he shifts to the abode of Hereafter. Death is of two kinds ; one is inevitable and the other discretionary. The inevitable one means departure of life from the body when the time comes ; this would be tasted by all. The discretionary one is bad by destroying low human qualities so that the soul remains within the body. This is the death of perfect ones.

O Ahmad, the word *maut* (death) has three letters : *M*, *V* and *T* the letter *M* means *mal* (riches), *V* means *warith* (heir) and *T* means *Turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies his property is (taken) by his heirs and he is buried in the earth. Hence a wise man gives away his property in the way of God when alive, so that his heirs do not waste property after his death.

O Ahmad, separation is more bitter than death, and meeting is sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of virtues in men and women.

O Ahmad, *Sidq* is composed of three letters : *S*, *D* and *Q*, *S* means guarding, *D* means *Deen* (Faith) and *Q* means *qurb* (nearness).

O Ahmad, those who seek Divine sight, crave for the hereafter and not for worldly matters.

O Ahmad, a vindictive person does not acquire the sweetness of faith.

O Ahmad, burn whatever of animosity and jealousy there is in you and clean your heart with the fire of God's remembrance.

O Ahmad, pride is bad and humility good. Pride is the cause of animosity and humility breeds friendship. Pride is bad and humility good. Pride causes enmity and humility creates love. Pride is the way of the unworthy and humility that of the noble. Pride separates friends and humility brings together friends. Pride is a very bad thing whether in men or women. Pride is the worst of traits in men and women.

O Ahmad, Ibn Abbas has reported (R. D. A.) the Prophet as saying : I am surprised how one who has twice come out from the urinary passage can feel proud.

O Ahmad, wrath damages homelands and separates relatives ; it displeases friends and pleases Satan ; it removes reason and leads to murder ; it gives rise to mischief and damages friendships ; it is the cause of enmity. And amity is meant of truth. Wrath is besought of Satan and amity friend of God. Anger arises out of the lower self and amity out of the spirit.

O Ahmad, refrain yourself from frivolous talk because it drags you towards commoners ; control your tongue because it brings you happiness of both the worlds.

O Ahmad, remain quiet and do not talk too much because there is security and comfort in silence and there is weariness and injury in talking.

O Ahmad, restrain your tongue from talking and be happy in being silent among men.

O Ahmad, speech torments the lips and silence gives comfort in both the worlds.

Marfat.com

O Ahmad, indeed generosity is a quality of prophets. So develop this similitude and know how worthy a generous person is.

O Ahmad, miserliness is a fire that is kindled and burns and generosity is a light which illumines.

O Ahmad, miserliness is bitter colocynth in the hands of bad men ; generosity is a rose in the hands of good and noble persons.

O Ahmad, a miser is small in the eyes of men even if he be high, and a bounteous person is big in the eyes of God even if he be small in the eyes of men.

O Ahmad, *Bakhl* (miserliness) consists of three letters ; *Bulkh* and *L*. The first *B* means being away from God, *kh* means *khali*, that is empty, and *Lam* means *Laeem*, that is maligned of men.

O Ahmad, an avaricious person is not satisfied by anything he gets and seeks more than what is prescribed for him.

O Ahmad, a greedy person is hungry and a contented person is satisfied.

O Ahmad, a greedy person is disliked by men and is contemptible, but a contented person is rich and great, even if he has little wealth.

O Ahmad, greed kills you whereas contentment makes you a king.

O Ahmad, crave for worship like men and do not collect wealth like women.

O Ahmad, *hirs* (Greed) consists of three letters : *H*, *R* and *S*. *H*. means deprivation, *R* stands for livelihood and *S* for dishonouring.

O Ahmad, he who is greedy is deprived of contentment and destined scanty livelihood.

Marfat.com

O Ahmad, feeding others is the sign of the bounteous, and not doing so that of misers.

O Ahmad, reliance is leaving off seeking livelihood, and this is real faith, the very height of the *Deen* ; it is the way of the noble and a characteristic of the prophets.

O Ahmad, conviction arises out of Islam. It is all composure, there is no unrest in it. Reliance is relinquishing of means with mental repose, without any anxiety.

O Ahmad, he who gives up the cover, is given the kernel.

O Ahmad, refrain from pride because it befouls one's acts and kills people.

O Ahmad, the worship of men is an adornment for them and being proud of worshipping is bad.

O Ahmad, being generous is a quality of prophets. Therefore it is good tidings for the generous.

O Ahmad, generous partakes the quality of prophets and becomes known for this good quality.

O Ahmad, the word *Jud* consists of three letters, *J*, *Vao* and *D*. *J* means jalalat, that is elevation, *Vaow* means saintliness, and *D* high station.

O Ahmad, one does not attain one's object by numerous prayers and fasts but by meeting the needs of men.

O Ahmad, *bukhl* (miserliness) consists of three letters : *B*. *kh* and *L*. *B* means being dull, *kh* abasement, and *L* condemnation.

O Ahmad, miserliness is the worst of qualities in men and women.

O Ahmad, a miser is abused and satirised, and a generous one praised and exalted.

O Ahmad, give away whether less or more because it would serve you well ; indeed generosity is above heaven.

Marfat.com

O Ahmad, the domination of the self over one craving is severer than that of Satan, the condemned.

O Ahmad. the self is a mad dog and people flee from it.

O Ahmad, the best of men is he who makes others weep and the worst is he who makes men laugh.

O Ahmad, all men are dead except those who are engrossed in the Lord of the earth and heaven.

O Ahmad, company of the self is harmful and following it is bad.

O Ahmad, he who disobeys the self is a man and he who follows it is a eunuch.

O Ahmad, the word *rajl* (man) has three letters : *R*, *J* and *L*. *R* means devotion, *J* means liberality and L means committing oneself to good deeds.

O Ahmad, he who gratifies himself with striving and gives away whatever he gets in the way of God and does not hoard it, and makes worship of God incumbent upon himself as long as he lives, is a real man.

O Ahmad so long as one does not derive any benefit from silver, considers it as stone. O Ahmad, gold and silver are two stones. Therefore. according to appraisers they have no value.

O Ahmad, one whose belly is full, performs the journey of the world, and he who is hungry, performs the journey of the Hereafter. So being pampered is the fare of the world and being hungry the provision of the Hereafter. Therefore one who eats less is honoured by all.

O Ahmad, food is of two kinds : that of the self and the other of the heart. The meal for the self is made of eatables and that for the heart is the remembrance of God who is the Creator.

Marfat.com

O Ahmad, love is a malady without cure; the physician is helpless therein, for recovery from it is impossible.

O Ahmad, hearing music moves the hearts of the listeners and kindles the fire of passion in men's hearts. Its listener is one whose heart is alive and the body is dead. Music is fond of the longing ones and calls them towards God. Hearing music takes those who listen to it towards God, and music is very good and excellent.

O Ahmad, sound or voice is of two kinds ; one which calls towards the false and the other which calls towards the True. The first relates to the maintainers of falsehood and the second to the champions of truth.

O Ahmad, patience is extremely bitter. No one can have patience over the hardships of the world except one resigning to the will of God. And having patience in troubles is the better of worships and befitting of prayers.

O Ahmad, those longing for self-gratification are dead and those with waking hearts are living.

O Ahmad, those led by craving for the self are carried away and severed from God, and those spiritually alive are with Him.

O Ahmad, those with putrid hearts are bereft of God's mercy. and the spiritually alive are forgiven.

O Ahmad, those craving for the profane are sick and those with live heart are healthy.

O Ahmad, associating with the profane folk leads to loss, and to revel with them is bad.

O Ahmad, company of the self is a wound and fleeing from it comfort.

O Ahmad, company of the people is a deadly poison and keeping away from it, an antidote.

O Ahmad, God's pleasure lies in being severe to the self and His severity means gratifying the self,

Marfat.com

O Ahmad, He who falls in love, surely gets near sorrow ; his breast becomes full of anguish and woe.

O Ahmad, *Ishq* (love) consists of three letters, *Aiyn*, *shin* and *qaf*. *Aiyn* means '*Ibna* (affliction), *shin* means *shiddat* (hardship) and *qaf quh* (exhaustion) so these three letters were put together and named *Ishq*. Therefore he who falls in love, his body is wholly afflicted with woe, hardship and exhaustion, and his heart feels exhilarated by the excess of love.

O Ahmad, he who reaches the presence of the Lord, exaltation and dignity behove him.

O Ahmad, he who is separated (from the world), is united with God.

O Ahmad, how can a sick person be cured if the physician forbids, and how can a lover be happy if he is separated from the Beloved ?

O Ahmad, how can a fish feel happy in fire, and one separated from the Beloved ? How can one passionate feel calm in his passion, and how can a lover feel comfort in separation ? For the lovers feel no rest day and night like *Majnu* stricken with madness on separation from *Laila*.

O Ahmad, separation from the Beloved is poison and union therewith the antidote ; in fact the lover's life is union and separation death.

O Ahmad, love makes restless the wise ; it causes affliction and torment.

O Ahmad, love is the uprooter of homelands and destroyer of homes.

O Ahmad, love is of two kinds : love of the common and that of the elect. Love of the common is love for houris and palaces, and that of the elect, love for the Lord Who forgives.

Marfat.com

O Ahmad. separation (from the beloved) is death and union with Him life.

O Ahmad, the beloved of the pious person is Hereafter and that of the gnostic God.

O Ahmad, signs of gnostics are three : their eating is the eating of a sick person ; their sleep the sleep of saints and their crying the crying of a woman whose son has died.

O Ahmad, it is good and commendable to turn towards the door of God ;

O Ahmad, God's door is wide and His beneficence is unlimited.

O Ahmad, the door of calamity is open unto the lover and his blood has been shed with the sword of love.

O Ahmad, the blood of the lovers has been shed with the sword of love and passion.

O Ahmad, the lover is bound with the anguish of the heart and the rope of friendship.

O Ahmad, the passion of the lovers arouses ardour.

O Ahmad, love is a fire lighted with the fuel of passion and burns in the breasts of the lovers.

O Ahmad, I am the one who has a friend, and one whom He befriends is I. We are two spirits that have entered into one body. Hence when you see me, you see Him, and when you see Him, you see me. Love and reason do not come together in one heart. When the king of love dominates, reason runs away higgledy piggledy.

O Ahmad, he who becomes a lover, surely plunges in a multitude of troubles and is bound with the rope of affliction and woe.

O Ahmad, he who falls in love, is bereft of happiness and cast in the love of calamities.

O Ahmad, the ascetic washes his limbs and the gnostic sees the Creator of earth and heaven.

O Abmad, the ascetic traverses the pathway and the gnostic reaches the goal.

O Ahmad, the vocation of the gnostic consists of six things. When he remembers God, he feels elated ; when he remembers his own self, he considers it worthless ; when he sees Signs of God, he acknowledges them ; when he inclines towards sin or lust, he reprimands himself ; when he remembers God, he felicitates himself, and when he remembers his sins, he seeks forgiveness.

O Ahmad, there are two houses, one the world and the other the Hereafter. The seekers of the world are avaricious, and those of the Hereafter are few.

O Ahmad, what the gnostics seek transcends the world, that is God.

O Ahmad, the ascetic is one striving and the gnostic beholds God.

O Ahmad, the pious man endeavours day and night to get out of his self ; the gnostic has come out of it, and sees the beauty of his Beloved for ever.

O Ahmad, felicity is for him who relinquishes the world and occupies himself with the behest of God.

O Ahmad, woe unto him who is engrossed in the world and becomes heedless to the Hereafter.

O Ahmad, people are of three kinds ; those who seek the world are most ; those who seek the Hereafter less, and the seekers of God the least.

O Ahmad, the Lord is the one Living without mortality. Similarly are the saints, indeed they are so because of cognition, Hence there being abiding is meet and manifest,

Marfat.com

O Ahmad, happy tidings for him who remembers God in the heart of night, and woe unto him who spends his night in sin and is incontinent.

O Ahmad, the seeker of the world is arrogant, that of the Hereafter wise, and that of God perfect.

O Ahmad. seeker of the world is condemned, that of the Hereafter befriended, and that of God laudable.

O Ahmad, seeker of the world is loss-stricken, that of the Hereafter auspicious, and that of the Lord granted security.

O Ahmad, seeker of the world is deprived, that of the Hereafter forgiven.

O Ahmad, seeker of the world is spurned, that of the Hereafter is the one served.

O Ahmad, seeker of the world perishes, that of the Hereafter is treader of the right path, and seeker of God is the master.

O Ahmad, seeker of the world is chained, that of the Hereafter is a seer, and that of God the chief.

O Ahmad, seeker of the world is small, that of the Hereafter big, and that of God far greater.

O Ahmad, seeker of the world is base, that of the Hereafter glorious, and that of God a close friend.

O Ahmad, seeker of the world is low, that of the Hereafter wealthy, and that of God high-ranking.

O Ahmad, seeker of the world is one reviled, that of the Hereafter exalted, and that of God great.

O Ahmad, the ascetic forsakes the world for the Hereafter and the gnostic does so for God.

O Ahmad, the ascetic cleans his outside with water, and the gnostic purges his inside of carnal desires and Satan,

O Ahmad, every prayer without devoutness is like the moon under eclipse from which light disappears.

O Ahmad. absorption of the heart in prayer is like light in the verses of the Qur'an.

O Ahmad, when Allah loves a bondsman, He inspires him to pray, and when He is wroth with someone. He plunges him in evil.

O Ahmad, God's Remembrance is sweetness for the tongue and felicity for the heart.

O Ahmad, Remembrance is a furnace for the heart and prover of friendship.

O Ahmad, *Dhikr* (Remembrance) consists of three letters, first *Dh*. second *K* and third *R*. *Dh*. means sagacity, *k* signifies intelligence, and *r* intensity of feeling. Therefore (anyone) who remembers God. his heart is purified, the (carnal) self is broken, and he becomes softly sensitive highly feeling.

O Ahmad. if you keep remembering yourself, you will forget God.

O Ahmad, one who is unmindful of remembrance, surely he makes good taboo for himself.

O Ahmad, make worship incumbent upon yourself ; one who is enabled to remember God, is granted the best of dignities.

O Ahmad, felicity is for one who stands up somewhere in the morning and devotes himself to prayer, reciting the Qur'an and seeking forgiveness.

O Ahmad, many nears are far and many fars are near.

O Ahmad, remembrance is of two kinds ; one of men and the other of God. The remembrance of men is to repent and return to God ; and the remembrance of Allah means, He accepts one's repentance.

Marfat.com

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

Praise be to Allah, Lord of the Worlds. And good Hereafter for the righteous. Benedictions upon and salutations unto the Messenger of God, Muhammad (P.B.U.H.) and his Companions. After that, this is an auspicious booklet consisting of the inspired sayings of our master and exalted saint, Jamaluddin Hansvi (may God bless his soul.)

He said that repentance wipes out sin.

O Ahmad, you have good qualities and bad qualities. So preserve the good ones with worship and devotion and remove the bad ones with discipline and (spiritual) exercises.

O Ahmad, prayer is the collection of devotional acts and a treasure of worship,

O Ahmad, the prayer is like the body and absorption (in God) like the spirit ; all those prayers in which there is no absorption are like body without soul.

O Ahmad, prayer is the best of all devotional acts and the key to felicities. Therefore no one maintains it except a believer who has staunch faith and is a devout Muslim.

O Ahmad the best of noble deeds is that a bondsman is graced with the felicity and inspiration to offer prayer.

O Ahmad, make your heart absorbed in prayer so that you may acquire the felicity of supplication.

O Ahmad, raptness in prayer is light ; for prayer is like the eye whose light is Absorption.

O Ahmad, prayer with devoutness is like Moses (peace be on him) on Sinai.

O Ahmad, prayer without devotion and mental concentration is like food without salt and oil,

Marfat.com

Inspired Sayings

of

Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad Hansvi

Translated into English by

Sardar Ali Ahmed Khan,

Assistant Secretary General,

Motamar Al-Alam el Islami, Pakistan.

Marfat.com

the various Chishti organisations for the propagation of Islam should work in an organised manner and those above should have an eye on those under them. Qutb Jamal-ud-Din's piety and saintliness drew large number of people to him and he did all he could to help console and guide them.

Here are some of the sayings ascribed to him: The recital of God's name is the food of the soul. and His praise the wine of the soul.

An autocratic ruler and an ignorant priest are the enemies of the country and religion.

A wise man deprecates two persons ; the talented person who makes no use of his talents, and the ignorant hermit who is eager for perfection.

Hadrat Jamal-ud-Din Hansvi's motto like all other Chishti saints was "To speak less, eat less, sleep less, and to avoid the company of the well-placed". He died at Hansi (Haryana-India) on 12th of Shaban 659 A.H., at the age of 76 years. He left behind *Mulhimat*, translated version accompanying, his Persian *Diwan* in two volumes. *Pandnama Farsi and Umdatul Waizeen.* He lies buried in a mausoleum at Hansi. In the wake of partition of the Punjab in August 1947, Hansi witnessed a great massacre unparallel-ed in the annals of barbarity. The precincts of the Mazar of Hadrat Jamal-ud-din presented awein spiring spectacle of second Karbala. With the exodus of entire Muslim population from Hansi, the Mazar remained neglected for sometime It was in the year 1961 that Shah Waliur Rehman Jamali (d. 1961) restarted observance of Hadrat Qutb Jamal's urs at the Dargah Sharif in Hansi, which is continuing. Thousands of devotees from all over the subcontinent gather together annually to pay their devout homage there.

Marfat.com

Hadrat Qutb Jamal-ud-Din Ahmad Hansvi

(Sardar Ali Ahmed Khan)

Sheikh Jamal-ud-Din Ahmad was a direct descendant of Hadrat Imam Abu Hanifa, the renowned jurist of Islam. He was born at Ghazni (Afghanistan) in the year 583 A.H, He was five years old when his family came to Hansi. He became a disciple of Hadrat Baba Fariduddin Shakar Ganj of Pakpattan at the age of 50. He learnt deeply and served devotedly. It is said that once Sheikh Bahauddin Zakarya of Multan came to Baba Farid and stayed with him for some time. On his return, he wrote to Baba Sahib "Give me your disciple Jamal and have all mine and courtesy demands that request be not turned down." Baba Farid is reported to have replied : "Exchange is permissible in goods material. But Jamal (which means beauty) is not exchangeable." Baba Farid liked Sheikh Jamaluddin so much that he went to Hansi to stay with Sheikh Jamaluddin for 12 years. He nominated the latter as his Khalifa. He trusted him so much that whenever Baba Farid would give the letter of Khilafat to anyone, he would direct him to have it countersigned by Sheikh Jamal-ud-Din of Hansi. Hadrat Jamal-ud-Din passed away during Baba Fariduddin's life time. A lady took a minor son of Qutb Jamal to Baba Sahib. He treated him most kindly and appointed him a khalifa. She said to Baba Sahib in Hindi : Khawaja Bahauddin is a child. To which Baba Sahib said : The moon too begins as a crescent and gradually becomes full moon. Directed by Baba Farid, Sahibzada Bahauddin often waited upon Sheikh Nizam-ud-Din Auliya of Delhi. He had such a deep faith in him that he never took anyone as his disciple during the latter's lifetime Sheikh Qutb-ud-Din Munawwar who was the special Khalifa of Hadrat Nizam-ud-Din Auliya was Hadrat Baha-ud-Din's son. Qutb Jamal-ud-din Hansvi was Baba Farid-ud-Din's right-hand man in his far-flung programme for the propagation of Islam. It has been remarked above that Baba Farid would have his appointees as khalifa get the appointment countersigned by Qutb Jamal-ud-Din Hansvi. This was not merely out of regard for him, its real object was that

Marfat.com

but many of them look beautifully harmonised. Islamic Tasawwuf is an aristocracy of self-sacrifice, an elitism of the mind and the spirit, an exclusiveness of the humble.

"So high did He raise the dust
that on coming to itself,
it become the passionate desire to see.
Of this passion He Himself became the object.
O How passing strange it was."

S.A.A.K.

Marfat.com

CHIAROSCURO

The concept of recompense in future life for the trials of the present one, is very old one. All the great religions over the globe stand for it. There is nothing repulsive about religion. The consolations of religion have, through the ages, kept social discontent and defiance very largely at bay. The Creator of the universe and a Dispenser of its existence is a mystically comprehensible and attainable entity beyond cognition———the ultimate, unfathomable, super-matter reality behind the appearance of things.

> "Intoxicated with His beauty He is driven to manifest Himself,
>
> As regards my eyes, they are afflicted with the malady of hiding Him from me."
>
> (Iqbal)

Islam is not devoid of spiritualism. Blessings of the Almighty descend to earth and cause His saints to go to rescue of humanity. Aulia (saints) solely rely on God and take total refuge in Him. Associating oneself with these pious men, listening to or reading their exposition of the holy scriptures, praising Allah's glory, realising the purely vanishing nature of worldly pleasures, offering prayers and resorting to spiritual exercises as enjoined upon by the Quraan and sunnah of our Holy Prophet make us true Muslims and Momins.

Since God is the embodiment of love, He can be experienced only through divine love. The only qualification needed for God—experience is intense longing and selfless love for Him. The way of Sufis or saints is neither dogmatic nor static. It is virile. It represents inquiries, quests and Kashf (revelations) of super—intellectuals endowed with intuition of the highest order. The path of Saluk was illumined by the insights of very many seers and thinkers with active blessings of our Holy Prophet's great Soul. Work of many centuries, it embraces many strains and beliefs, some of them seem discordant (to the beginners)

Marfat.com

Hadrat Qutab Jamal Hansvi always gave to himself and his disciples a high standard in piety, humility, friendliness and devotion to the cause of Islam. He followed the sunnah of our Holy Prophet even in small details of life and work. Mulhemaat is a masterly book from the pen of Qutab Jamal Hansvi and is a deification of reality. Its study ennobles the heart, unveils the true meanings of Tasawwuf so that one discovers the secret rays of the metaphysical untranslatable truths.

Sardar Ali Ahmed Khan

Alfateh, 8 - Garden Town,
Lahore.

2-1-1984

Marfat.com

PREFACE

The amazing technological advancement in modern times has provided man with all the material comforts, yet even the prosperous feel that there is a vacuum in heart and desire to enjoy peace of mind which eludes and in the heart of hearts suffers from inexplicable grief, and it is here that faith steps in to ensure unalloyed bliss, through prayers, meditation, reading or reciting of the Revealed Word of God. Spiritual progress is attainable through religion alone which strengthens the sagging morale of the soul and leads it to the kingdom of God. What spring is to trees, inspiration is to the human race. The *sufi* thought has contributed a great deal to our peace of mind in all ages, conveying the transcendental truth and opening up beautiful vistas of divine vision, suggesting the infinite and inexpressible, and attuning the soul to heavenly harmonies, thereby preparing it for the highest mystical experience. To the wise, the purpose of man's existence on the earth is to know who he is, what is his link with his Creator and attainment of beautitude.

Hadrat Qutbuddin Ahmad Jamal of Hansi subscribed to the Chistia Order which aims at grasping the ultimate reality of things and to enjoy the blessedness of actual communion with the Highest. The thought which is most intensely present with the Chishtia saints is that of a supreme, all-pervading and in-dwelling power in whom all things are one ;

> "Calling on my Beloved incessantly, I have become one with Him :
>
> (So) call me by His name, O friends, call me not by mine"

The goal of mysticism is a simple and sublime longing (on a sufi's part) to lose one with all one's worldly weaknesses and imperfections in a perfect entity to become moer perfect. It is the quality of saintly men both to serve as an example for the age in which they live and to transcend its limitations by the force of their personality.

Marfat.com
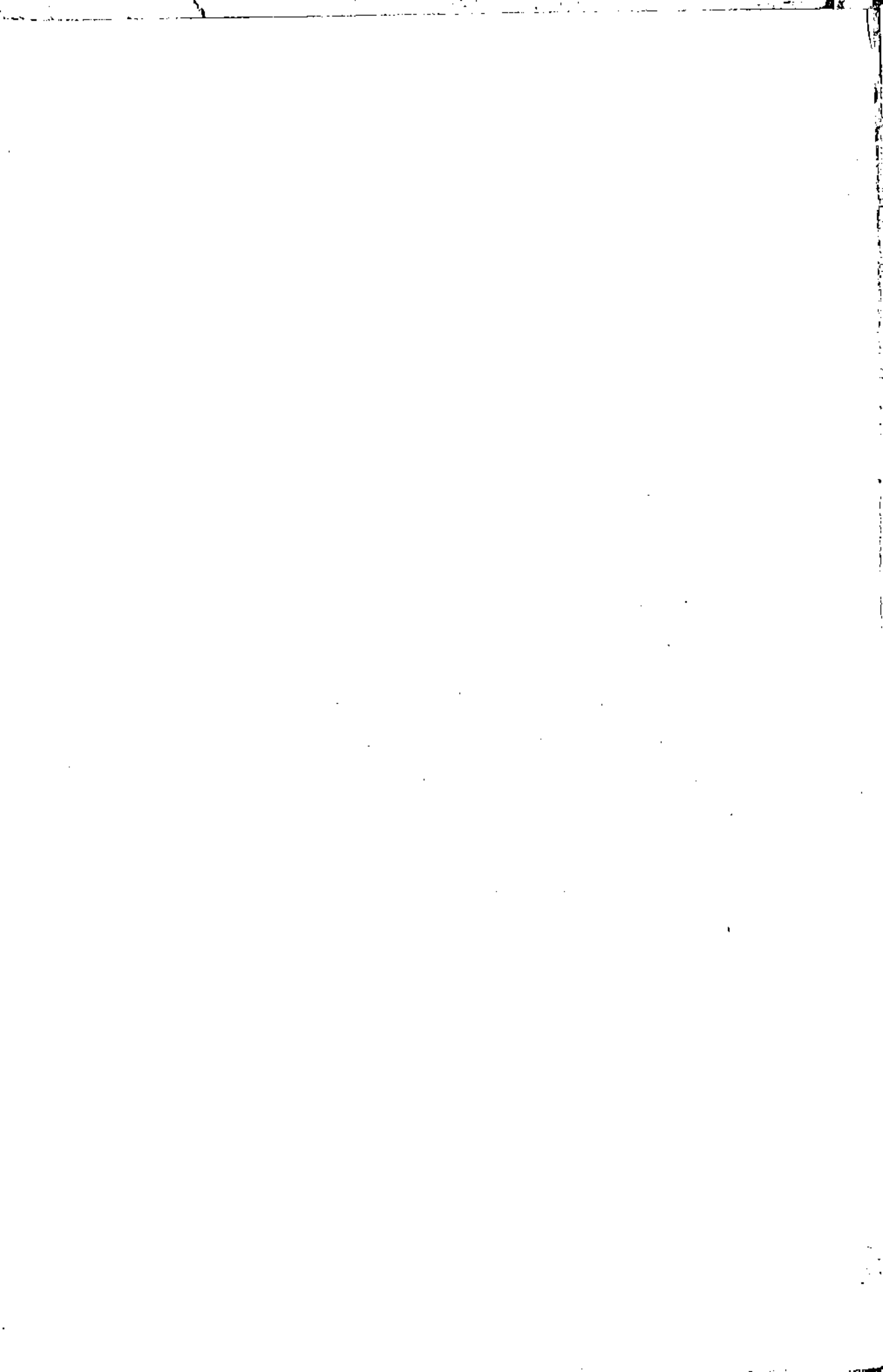
A Prayer

"Lord make me an instrument of Thy peace.

Where there is hatred let there be love.

Where there is injury, pardon.

Where there is doubt, faith.

Where there is despair, hope.

Where there is darkness, light.

Where there is sadness, joy.

O Divine Master, grant that 'I may not so much seek as to give, not so much to be consoled as to console; to be understood, as to understand; to be loved, as to love; for it is in giving that we receive, it is in pardoning that we are pardoned, and it is in dying that we are born to Eternal life."

It is in Persian and two volumes. He got photo copies and handed me one set. I wish *Diwan* can also be published one day with translations in Urdu and English for a larger reading public.

I conclude with apology for mistakes of man—including my own. God is forgiving. Let his creature do the same.

ABDUL SHAKURUL SALAM

64-D Model Town Lahore.

Dated, 24-1-1985.

Acknowledgement

The Publishers wish to express thanks to Alhaj Seth Abdul Qadir Usman, Haji Taj Din and Alhaj Mian Saeed Wamiq for their valuable monetary help. Thanks are also due to Mr. Mohammad Sabir, Master Muhammad Safdar and Syed Ziauddin Ahmed Gilani for printing and proof reading, but for whose labours the book could not see light of the day.

Marfat.com

Persian and Urdu translations in Delhi by one of the descendents of Qutab Jamaluddin of Hansi namely Pir Rafiuddin in 1889. I got it printed from Talimi Printing Press, outside Akbari Gate, Lahore sometime in April/May, 1961. All the copies were passed on to persons interested. I was left with a couple or so. I thought many times to get it re-printed. But probably time was not ripe or I was not deemed fit to get the honour. By chance I was introduced to Sardar Ali Ahmad Khan. The latter met me few times and I found him a very learned gentleman, master of quite a few languages and interested in mystic thought of Muslim missionaries who had spent their lives in living and preaching Islam. Man learns mostly by immitation and hearing. Intellect comes later. That is why the impact of Muslim holy men who lived life of Islam, spoke and wrote its precepts—with clear understanding that God created all men and directed the Arch-Angel to prostrate before man to prove that man is His best creation and that it is everybody's business to treat all people with respect and sympathy, lived amongst them, learnt their language to communicate daily and be part of them, that these holy men could leave imprint of Islam on millions upon millions' people's hearts. Hav'nt I digressed a little ! I was talking about Sardar Ali Ahmad Khan. When I found him as I said before, I mentioned about *mulhaimat* and my desire for its reprint. He at once said that he would undertake the job, if I could give him the book. He also remarked that he could translate it into English so that English readers could benefit as well. Of course, I agreed at once.

He has translated it. He has contributed articles from known sources and also from *Tazkarai Hansi* by the City Qazi, Syed Sharif Hussain published by Gulshan Ibrahimi Arueen, Lucknow in June, 1915. He has included very learned treatise full of references of Prof. Muhammad Masud Ahmad of Hyderabad, Sind published in the Magazine 'Burhan' Delhi in November and December, 1960 issues, on the life and poetry of Qutab Jamaluddin. Also a pedigree-table published by Pir Rafiuddin aforesaid and reprinted by Pirzada Muhammad Hanif Jamali Hansvi and brought it uptodate. He searched the *Diwan* of Qutab Jamaluddin Ahmad from Diyal Singh College Liberary, Lahore.

Marfat.com

JUDGE

Lahore High Court
Lahore.

FOREWORD

Strange are the ways of God. No body can get created of his volition nor does he positively know what will happen to him after the allotted span. Interregnum is determined by the place. race and time of the birth. But some may be overlifted to create their own life and affect others in innumerable ways.

Inquisitiveness seems to be ingrained in man. Philosophers fathom the inscrutable by reason for peace and harmony. Men of religion by faith and intuition. Such are called Soofis in Islam and mystics in other faiths or systems.

The book in your hand is a composition of the utterances, in Arabic of Qutab Jamal-ud-din Ahmad Hansvi in alterative form. It is called *mulhaimat*. Its publication now has come about in a strange manner. When I joined the Bar at Lahore, late Raja Hassan Akhtar (may his soul rest in peace) who had once been a Punjab Civil Service Officer posted at Hissar district of Hansi. saw me one day and said : I hear you are from the family of Qutab Jamal of Hansi. I have a book of his *mulhaimat* and probably also his *Diwan*. I at once said : if you could kindly lend me the copy of *mulhaimat*, I will get it printed and return the original. Though you don't know me personally but you may kindly trust me. He was kind and good old gent'eman. He gave me the book. It was got printed with

Marfat.com